سیاہ کاری کی رسم اور اسلامی تعلیمات

www.KitaboSunnat.com

محقق و مؤلف
پروفیسر مولانا سید باچا آغا صاحبزادہ

ناشر: جامعہ راحت القلوب و خانقاہ یعقوبیہ (رجسٹرڈ) کوئٹہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سیاہ کاری کی رسم اور اسلامی تعلیمات

محقق ومؤلف
پروفیسر مولانا سید باچا آغا صاحبزادہ

www.KitaboSunnat.com

ناشر: جامعہ راحت القلوب وخانقاہ یعقوبیہ (رجسٹرڈ) کوئٹہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب.......................سیاہ کاری کی رسم اور اسلامی تعلیمات

محقق و مؤلف.......................سید باچا آغا صاجزادہ

ناشر.............مکتبۃ الحفاظ جامعہ راحت القلوب و خانقاہ یعقوبیہ (رجسٹرڈ)

پوسٹ بکس نمبر 496.جی پی او کوئٹہ

سن اشاعت.......................2009

قیمت.......................100 روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولا تقربوا الزنا انه كان فاحشة وساء سبيلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

اسلام دین فطرت ہے' جو انسانی زندگی کے تمام معاملات سے بحث کرتا ہے اور معاشرے کو گمراہی کے راستے سے نکال کر ہدایت کے راستے پر چلنے کیلئے مکمل رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔ اسلام نے انسانیت کی فلاح اور کامیابی کا مدار ان ضابطوں پر رکھا ہے جو فطرت انسانی کے عین مطابق خالق کائنات نے انسان کے سپرد فرمائے ہیں' یہ ضابطے شریعت کہلاتے ہیں! شریعت انسانیت کے تمام افراد (مرد ہو یا عورت) کو مخاطب کرتی ہے اور بلا امتیاز جنس اطمینان' مسرت اور کامیابی کے ساتھ زندگی گزارنے کے کچھ اصول بتاتی ہے کیونکہ اسلام ایک جامع و مکمل دین ہے اور وہ مرد و عورت کی تفریق کے بغیر تمام انسانوں کے مساویانہ حقوق کا تعین بھی کرتا ہے' تو لازمی بات ہے کہ اسلام کی جامعیت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ زندگی کے تمام معاملات میں اسلام ہی سے رہنمائی لی جائے اور اسلام کے مدمقابل آنے والے تمام رسم و رواج کو خیر باد کہہ کر ان سے کنارہ کشی کر لی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ان تمام فرسودہ رسومات اور جاہلانہ رواج مٹانے کا حکم دیا ہے جس سے انسانی معاشرہ کسی بگاڑ کا شکار ہو جائے یا جنس انسانی کے دونوں افراد (مرد و عورت) میں کسی بھی قسم کا تفاوت و نزاع پیدا ہو' جس کے نتیجے میں معاشرہ فتنے اور فساد کا گڑھ بنتا چلا جائے۔ چونکہ مرد و عورت معاشرے کے بنیادی کردار ہیں اور انسانی معاشرہ انہیں کے وجود سے فروغ پاتا ہے تو ضروری ہے کہ ان دونوں افراد کے حقوق میں ایسی مساوات قائم ہوں جن سے معاشرے میں حسن و خوبی کے اثرات بڑھیں اور معاشرے کے یہ دو لازمی جز باہمی اتفاق و محبت سے اپنے معاملات کو نبھا سکیں۔ اسی لیے شریعت مطہرہ نے اپنی تعلیمات میں پر امن اور صالح معاشرے کے قیام میں مرد و عورت کی اہمیت کو بھی تسلیم کیا ہے اور ان کے حقوق و فرائض کا بھی تفصیل سے تذکرہ کیا ہے۔

اگرچہ یہ بات دنیا میں مسلم ہے کہ مرد بمقابلہ عورت کے فہم و قوت میں کمال رکھتا ہے اور جو مقام و مرتبہ مرد کو حاصل ہے عورت اس سے محروم ہے۔ یہ شرف و فضیلت اور حقوق خود خالق انسان نے عورتوں کی مصلحت اور فائدہ کے لیے بتقاضائے حکمت قائم کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے' **الرّجال قوّمون علی النساء**' لغت عرب میں قوام اس شخص کو کہا جاتا ہے جو کسی نظام کو چلانے والا ہو' مراد اس سے حاکم ہے۔ جس طرح قبائلی نظام میں کسی نہ کسی شخص کو حاکم و سربراہ تسلیم کیا گیا ہے تاکہ نظام سلطنت و حکومت بگڑنے نہ پائے اس طرح عائلی نظام میں بھی بتقاضائے عقلیت یہ ضروری ہے کہ کسی کو سردار یا حاکم مانا جائے جو اس نظام کی اصلاح اور اس کو بگاڑ سے بچانے کا ذمہ دار ہو۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے مرد کو فوقیت دی ہے۔ جس کی علمی' عملی اور ذہنی قوتوں کا عورتوں اور بچوں کی نسبت زیادہ ہونے کا کسی کو انکار نہیں' لیکن قرآن نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ مرد کی یہ حاکیت محض ظلم و استبداد کی بنیاد پر نہیں ہے بلکہ حاکم یعنی مرد بھی قانون شرع اور مشورہ کا بہر حال پابند ہے اور اس کو وضاحت سے حکم دیا گیا ہے کہ **عاشروھنّ بالمعروف** یعنی عورتوں سے اچھا سلوک کرو اور نظام زندگی میں ان کے تقاضوں کو مدنظر رکھو۔ عورت پر مرد کی حاکیت و فضیلت سے یہ مفہوم اخذ کرنا صریحاً ناانصافی ہوگی کہ نعوذ باللہ اسلام نے عورتوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبر کر کے ان کے حقوق کو پامال کیا ہے۔ اسلام نے نظام زندگی کی بنیادوں کو فطرتی ضابطوں پر استوار کر کے اگر مرد کو حاکم بنایا ہے تو عورتوں کے حقوق وحیثیت کو بھی قرآن معظم کی بے شمار آیات' احادیث نبویہ کے مختلف ابواب اور سیرت وتاریخ کے متعدد آثار وواقعات میں اجاگر کیا گیا ہے۔ عورت محکوم ہے مگر وہ ماں' بیٹی' بیوی اور بہن کے روپ میں نہایت قابل احترام اور عزت وشرف کے بلند رتبے پر بھی فائز ہے۔ عورت کو یہ مقام ومرتبہ اسلام کی بدولت حاصل ہوا ہے اور مرد حاکم ہونے کے ناطے عورت کے اس رتبے کا محافظ ونگہبان ہے' لیکن اسلام اعتقادات وعبادات کے جملہ امور میں مرد وعورت کو یکساں حیثیت دیتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی بھلائی کے راستے پر چلنے اور بدی کے راستے کو چھوڑنے کی وسیع محنت میں دونوں برابر کے شریک اور ذمہ دار ہیں۔

اسلام کے عورت کے متعلق قائم کردہ تصورات اور شرعی حقوق وفرائض کو ہر دور میں زیر بحث لایا گیا ہے۔ دور حاضر کے مغربی معاشرے میں اور مغرب سے متاثرہ مشرقی مفکرین کے ہاں عورت کا موضوع اسلام پر طنز وتنقید کا ذریعہ بنتا رہا ہے جس کا سبب دانشوران مغرب ومتاثرین مغرب کی کم علمی' کج فہمی اور تعصب وتنگ نظری کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ ورنہ عورت کے متعلق اسلام کی تعلیمات اور عورت سے متعلقہ دیگر ادیان کے تصورات کے تقابل سے اس حقیقت کو آشکارا کیا جاسکتا ہے کہ اسلام کو عورت کے حقوق کی پامالی کا الزام دینے والوں کا دامن کس قدر آلودہ ہے' کون نہیں جانتا کہ زمانہ اسلام سے پہلے رائج رسومات میں عورت سب سے زیادہ مجروح اور مظلوم ہستی تھی جس کے نازک وجود کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا تھا اور آج کا مہذب مغرب اور تہذیب یافتہ اقوام عورت کو جانور کے برابر حقوق دینے پر بھی تیار نہیں تھے۔ علم اور تہذیب سے ناآشنا یہ اقوام مرد وعورت میں مساوات تو دور کی بات! مرد اور مرد میں بھی امتیاز وتفریق کی قائل تھیں۔ فرسودہ رسومات اور جاہلانہ معاشرے کی وجہ سے گورے مرد کو کالے مرد پر فوقیت دینا معمولی واقعہ ہے۔ ان کے نزدیک عورت ایک چھوت تھی اور کالا مرد معاشرے میں ایک ناسور' مگر اسلام کے دامن رحمت نے عورت کو تقدس واحترام کی رفعتوں سے مالا مال کیا اور کالے وگورے کا امتیاز ختم کر کے اعمال صالحہ واخلاق حسنہ کی صفات کو فضیلت ومرتبت کا معیار قرار دیا۔

عورت معاشرے کا نہایت اہم کردار ہے' جس کی بدولت ایک طرف حسن معاشرت قائم ہوتی ہے تو دوسری طرف یہی عورت متعدد امور قبیحہ اور عوامل فاسدہ کے جنم لینے کا سبب بنتی ہے۔ تاریخ انسانی کی ایسی ان گنت مثالیں بطور شہادت پیش کی جاسکتی ہیں جس میں عورت کی ذات عائلی نظام زندگی میں ایک چیلنج کی حیثیت اختیار کر جاتی ہے اور حاکم یعنی مرد جذبات کے دوراہے پر کھڑا ہوتا ہے جہاں ایک طرف عورت کی نزاکت' حسن اور مقام وحیثیت اس کے احساسات کو جھنجوڑتے ہیں تو دوسری طرف معاشرے کی تند وتیز نگاہیں' مردانہ غیرت اور نفسانی خواہشات اس پر غالب آنے کی کوشش کرتی ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں عورت مرد کا تختہ ستم بنی' اقوام یورپ میں عورت کی ذات مجروح ہوئی یا دور حاضر میں عورت جاہلانہ رسومات کا شکار ہوتی ہے تو اس کے پس منظر میں یہی مردانہ نفسیات کارفرما رہی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد کا وجود عورت کا مرہون منت ہے۔ مرد اس کا معترف بھی ہے مگر جب اس کی غیرت وحاکیت کو پکارا جاتا ہے اور اس کی نفسانی خواہشات اور حرص وطمع کے جذبات بیدار ہوتے ہیں تو یہی عورت مرد کی رسومات وخواہشات کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے۔ مرد وعورت کے باہمی ملاپ سے قائم عائلی نظام زندگی اسی وقت شدید نقصانات کا شکار ہوا ہے جب عورت کا کردار مرد کی غیرت کا امتحان بن جاتا ہے۔ معاشرہ اور ماحول مردانہ غیرت کو انتقام کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور مرد سچ اور جھوٹ سے بے پروا' تحقیق وتفتیش سے بے نیاز محض معاشرتی رسومات کے بھرم رکھنے اور اپنی عزت وحاکیت کے نشے میں قانون ہاتھ میں لے لیتا ہے اور عورت بے چاری اس کی قوت وحاکیت کا شکار ہو کر دامن پر بدنامی کا داغ لیے ہمیشہ کے لیے دنیا سے رخصت ہو جاتی ہے۔ اگرچہ مردوں کی یہ غیرت وحمیت بھی مردانہ جنس کو بھی نشانہ بناتی ہے اور انتقام کی آگ میں اس کے ہم جنسوں کو بھی جلنا پڑتا ہے مگر اپنی فطرتی کمزوری کی وجہ سے معاشرے کے ستم کا عموماً عورت ہی کو ہدف بننا پڑتا ہے۔ یہ تمام حالات معاشرے کی جاہلانہ رسومات اور فرسودہ ذہنیت کی عکاسی کرتے ہیں۔ اسلام نے ہمیشہ ان عوامل کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ بخاری ومسلم شریف میں حضرت سعد بن عبادہؓ کا واقعہ نقل کیا گیا ہے' جب انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کی تھی کہ "اگر میں کسی مرد کو اپنے اہل کے ساتھ پاؤں گا تو اس کا علاج تلوار سے کروں گا' یعنی اسے قتل کروں گا۔" اس مقام میں سعدؓ نے غیرت کی شدت کی وجہ سے قتل کرنے کو اختیار کیا جو کہ حد شرع سے تجاوز کرنا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف فرمائی کہ سعدؓ ایک غیرت مند شخص ہیں اور میں ان سے بھی زیادہ صاحب غیرت ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ صاحب غیرت ہیں۔ حدیث میں مذکور اس واقعہ کو سرسری نگاہوں سے دیکھنے کی بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب میں پوشیدہ اس حکمت پر غور کرنے کی ضرورت ہے جو ان امور میں ایک نظام اور ضابطے کی طرف متوجہ کر رہی ہے۔ اسلامی ضابطہ حیات میں معزز ومحترم وہی ہے جو صالح کردار اور اخلاق حسنہ رکھتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اسلامی حدود وقیود کو پامال کرنے کی جسارت کرتا ہے اور اس کے اس عمل سے کسی کے جذبات مجروح ہوتے ہیں تو اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ یہ شخص اپنے مجروح شدہ جذبات کی تسکین کے لیے منصف بن کر مجرم کے لیے من مانی سزا تجویز کر کے اس پر از خود عمل کرنے لگ جائے۔ اگر سزا اور فیصلہ کرنے کا اختیار افراد کے سپرد کر دیا جائے اور وہ اپنی ذاتی رائے سے سزا تجویز کرنے لگیں تو پھر شریعت کا مقرر کردہ معیار یعنی "شہادت وثبوت" مجروح ہوتا ہے اور قانون وعدل کے تقاضے نامکمل رہتے ہیں۔ اس شخص کا یہ عمل عقلاً وعرفاً بھی غلط ہوگا اور اسلامی دستور کی بھی خلاف ورزی ہوگی کیونکہ اسلام نے نظام زندگی کے ہر شعبے میں اگر حدود قائم کی ہیں تو ان کی پامالی کرنے والوں کے لیے ثبوت جرم اور نفاذ سزا کی بھی کچھ خاص شرائط وقیود مقرر کر رکھی ہیں۔ اسلام انسانیت کا محسن وخیر خواہ ہے لیکن معاشرے میں عدل قائم کرنے کے لیے سزا وجزا کا نظام بھی جاری کرتا ہے۔ یہ نظام محض جذبات یا انتقام کی بنیاد پر حرکت نہیں کرتا بلکہ سچ اور حقیقت کو مدنظر رکھ کر شہادت وعدل کے تمام تقاضے پورے کرنے کے بعد کسی کے جرم وسزا کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اسلام جرم کے ثبوت پر سزا کو لازم کرتا ہے لیکن یہ فیصلہ اور نفاذ افراد کے ذریعے نہیں عدالت کے ذریعے ہوگا۔ اگر عدالت میں جرم ثابت ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو پھر بلا تخصیص جنس و بلا امتیاز مرتبت اسلام کا نظام عدل حرکت میں آتا ہے اور سزا کے نفاذ میں کوئی بھی رکاوٹ برداشت نہیں کی جاتی۔ فاطمہ بنت قیس کی چوری ثابت ہونے پر صحابہ کرامؓ کی سفارش کے باوجود نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حد قائم کرنے کا حکم فرمایا تھا اور آپؐ کا ارشاد گرامی کہ "فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں حد قائم کرتا۔" اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام نفاذ عدل میں مرتبت اور حیثیت کے مفروضے کو پسند نہیں کرتا۔

آج پاکستان میں آئے روز ایسے واقعات وقوع پذیر ہو رہے ہیں جب کسی نہ کسی مرد اور بالخصوص عورتوں کو مورد الزام ٹھہرا کر بے دردی سے قتل کر دیا جاتا ہے اس عمل قبیح کو قبائلی رسم ورواج اور علاقائی روایات کی آڑ میں تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے۔ تعلیم اور شعور کے اس زمانے میں وقوع ہونے والی ان جاہلانہ رسومات اور قبیح روایات کے پس منظر میں جہاں مردوں کی نفسانی خواہشات' ذاتی رنجشیں' طمع و حرص اور لالچ سمیت دیگر کئی مذموم مقاصد کارفرما ہیں تو وہاں ملک میں بڑھتی ہوئی عریانی و فحاشی' آزادی نسواں کی فریب کاری' میڈیا کی یلغار' مغربی تہذیب سے متاثرہ ذہنیت اور این جی اوز کا بڑھتا ہوا اثر ورسوخ بھی ہے جس کے نتیجے میں ہماری نسل نو میں اخلاقی بگاڑ اور بے حیائی عام ہوتی جا رہی ہے۔ ذکر کردہ تمام اسباب دراصل مشرقی تہذیب وروایات کو مٹانے اور مغربی تہذیب وثقافت کے فروغ کے تحریکیں ہیں جنہوں نے ان مذموم رسومات کے پھیلنے اور ان گندے جرائم کے بڑھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ان تمام واقعات اور حقوق نسواں کی آڑ میں بڑھتے ہوئے این جی اوز کے کردار کی روک تھام کے لیے نہ تو کوئی مؤثر قانون موجود ہے اور نہ ہی حکومتی سطح پر اس کا تدارک کیا جا رہا ہے۔

"سیاہ کاری اور اسلامی تعلیمات" کے عنوان پر مقالہ ہذا مرتب کر کے سید باچا آغا نے انہی رسومات وروایات کا پردہ چاک کیا ہے اور اپنے قلم سے ایک میزان عدل قائم کر دی ہے جہاں اسلام اور دیگر مذاہب کی تعلیمات کے تقابل سے مرد وعورت کے مقام ومرتبت اور معاشرے میں ان کی حیثیت کا بھی پتہ چلتا ہے وہاں عائلی نظام زندگی کی کامیابی کے لیے اور جرم وسزا کے فیصلوں کے نفاذ کے طریقہ کار سے بھی واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ سید باچا آغا کا یہ تحقیقی مقالہ ان کے ذوق نظر کا ثبوت بھی ہے اور ان کے محسوسات وجذبات کا آئینہ دار بھی۔ فاضل مصنف چونکہ خود ایک نظریاتی وفکری انسان ہے اور تعلیم وشعور کے چمنستان کا واقف حال بھی' لہٰذا اس نے اپنے مشاہدات وتجربات اور اپنی فکر کا نچوڑ بخوبی ان صفحات میں پیش کر دیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان خیالات وافکار سے استفادہ کی سبیل کی جائے اور جہالت وتاریکی میں بھٹکنے والی انسانیت کو شعور واخلاق کی منزلوں سے متعارف کروایا جائے۔

راقم التحریر علم وتحقیق کی رفعتوں سے تو ناآشنا ہے محض برادر مکرم سید باچا آغا کی محبت میں چند سطریں تحریر کر دی ہیں۔ اللہ رب العزت موصوف کی محنت کو قبولیت وشہرت سے نوازیں۔

حافظ نصیر احمد احرار (لاہور)

مرکزی صدر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

15-02-09

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مشمولات

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۵	تمہید	☆
۸	حقوق نسواں	باب اول
۸	ہندومت میں عورت کا مقام اور حیثیت	ا۔
۹	عورتوں کے لئے تعلیم	الف۔
۱۰	بیوہ عورت سے شادی	ب۔
۱۱	عورت کا نان ونفقہ	ج۔
۱۱	عورت کا حق وراثت	د۔
۱۳	یہودیت میں عورت کا مقام اور حیثیت	۲۔
۱۳	ظالمانہ احکام	الف۔
۱۴	عورت کا حق وراثت	ب۔
۱۶	عیسائیت میں عورت کا مقام اور حیثیت	۳۔
۱۷	حقوق زوجین	الف۔
۱۷	دور جدید کے عیسائی معاشرہ میں عورت	ب۔
۲۰	اسلام میں عورت کا مقام اور حیثیت	۴۔
۲۰	حقوق میں مساوات	الف۔
۲۱	حق وراثت	ب۔
۲۳	حق نفقہ	ج۔
۲۴	بیوہ کی حیثیت	د۔
۲۴	عورتوں کی تعلیم وتربیت	ھ۔
۳۰	سیاہ کاری کا تعارف	باب دوئم
۳۰	سیاہ کاری اور اس کے مترادفات کا تعارف	ا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۔	سیاہ کاری کے نام پر قتل کا تاریخی جائزہ	۳۲
۳۔	سیاہ کاری کے نام پر قتل کے وجوہات	۳۶
باب سوئم	............سیاہ کاری کے متعلق رسوم ورواج	۴۱
ا۔	سیاہ کاری کے متعلق انگریزی دور میں مختلف اقوام کے رسوم ورواج	۴۱
۲۔	سیاہ کاری کے متعلق دور حاضر میں مروجہ رسوم ورواج	۴۷
۳۔	سیاہ کاری کے متعلق مختلف شعبہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے تاثرات	۵۱
باب چہارم	............سیاہ کاری اسلامی تعلیمات کے تناظر میں	۵۷
ا۔	سیاہ کاری کے مرتکب مرد وعورت کے متعلق اسلامی تعلیمات	۵۷
الف۔	زنا محض اور زنا بزن غیر میں فرق	۵۷
ب۔	زنا محض کی سزا	۵۸
ج۔	زنا محض کی سزا دینے کیلئے شرائط	۶۰
د۔	زنا بزن غیر یا زنا بعد احصان کی سزا	۶۰
ھ۔	زنا بزن غیر کے سزا دینے کیلئے شرائط	۶۱
ی۔	زنا بالجبر کے متعلق احکام	۶۳
۲۔	سیاہ کاری کے مرتکبین کو از خود قتل کرنا اسلامی تعلیمات کے روشنی میں	۶۷
۳۔	سیاہ کاری کا شبہ ظاہر کرنے یا الزام لگانے کے متعلق اسلامی تعلیمات	۷۳
الف۔	محصنات کی تشریح	۷۴
ب۔	شرط گواہی اور حد قذف	۷۵
ج۔	ایک غلط فہمی اور اس کا جواب	۷۷
د۔	لعان	۷۸
ھ۔	لعان کے بعد افتراق زوجین کا مسئلہ	۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
باب پنجم	---------سیاہ کاری دیگر مذاہب کی تعلیمات کے تناظر میں	۸۸
ا۔	سیاہ کاری کے متعلق یہودی مذہب کی تعلیمات	۸۸
۲۔	سیاہ کاری کے متعلق عیسائی مذہب کی تعلیمات	۹۳
۳۔	سیاہ کاری کے متعلق ہندوؤں کی قوانین	۹۵
باب ششم	----------سیاہ کاری کے شرح تناسب کا جائزہ	۹۸
ا۔	مختلف سالوں میں سیاہ کاری کا شرح تناسب	۹۸
۲۔	سیاہ کاری کے نام پر قتل کے شرح میں اضافے کے اسباب	۱۰۶
الف۔	سرداری اور جاگیرداری نظام	۱۰۶
ب۔	قبائلی ضابطہ سے انحراف	۱۰۶
ج۔	حد سے زیادہ آزادی	۱۰۷
د۔	اسلامی قوانین پر عدم عمل درآمد	۱۰۷
ھ۔	تعلیم کا فقدان	۱۰۸
۳۔	سیاہ کاری کے نام پر قتل کے خاتمے کیلئے تجاویز	۱۱۰
الف۔	ولی کی نگرانی	۱۱۰
ب۔	سخت قانونی گرفت	۱۱۰
ج۔	سیاہ کاری کے خلاف شعور اجاگر کرنا	۱۱۱
د۔	پردے کا اہتمام	۱۱۲
ھ۔	سیاہ کاری کے نام پر قتل کا اسلامی حل	۱۱۳
ی۔	جہالت کا خاتمہ	۱۱۴
باب ہفتم	---------سیاہ کاری کے متعلق اخبارات وجرائد کی رپورٹیں	۱۱۶
باب ہشتم	-----------خلاصہ بحث	۱۳۰
☆	--------------کتابیات	۱۳۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

ان عظیم ہستیوں کے نام، جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے یہ دعائیہ کلمات نازل کیئے ہیں:۔

﴿وقل رب ارحمهما كما ربيني صغيرا﴾ بنی اسرائیل ۱۷:۲۴

''اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔''

یعنی جب میں بالکل کمزور وناتوان تھا انہوں نے میری تربیت میں خون پسینہ ایک کر دیا، اپنے خیال کے موافق میرے لئے ہر ایک راحت وخوبی کی فکر کی، ہزارہا آفات وحوادث سے بچانے کی کوشش کرتے رہے، بارہا میری خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالی، آج ان کی ضعیفی کا وقت آیا ہے، جو کچھ میری قدرت میں ہے ان کی تعظیم وخدمت کرتا ہوں، لیکن پورا حق ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس بڑھاپے میں اور موت کے بعد ان پر نظر رحمت فرما۔ (آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہید

تعارف موضوع:۔

سیاہ کاری، کاروکاری یا غیرت کے نام پر قتل کرنے کا دستور بہت قدیم ہے۔ مذکورہ نام ایک دوسرے کے مترادف ہیں، جوکہ سندھ میں کاروکاری بلوچستان میں سیاہ کاری پنجاب میں کالا کالی اور سرحد میں طور طورہ کے نام سے مشہور ہیں۔ کالے رنگ کے مفہوم کی حامل یہ اصطلاحات زنا کاری اور اس کے مرتکب ٹھہرائے گئے افراد سے وابستہ سماجی رسوائی کا مظہر ہیں۔ پاکستان میں جب کوئی شخص کسی مرد وعورت کی جان لے کر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے یہ کام اس بناء پر کیا ہے کہ وہ جنسی بدفعلی کے مرتکب ہوئے ہیں تو اسے قتل نہیں بلکہ "غیرت کے نام پر مارنا" کہا جاتا ہے۔ ملزم زانی عورت اور بعض اوقات اس کے شریک جرم ملزم مرد کو قتل کرنے کا مقصد رسوائی مٹانے اور عزت وآبرو برقرار رکھنے کے علاوہ مرد اپنے دیرینہ جھگڑے نمٹانے، زمین وزر کے حصول، قرض ادا کرنے کی ذمہ داری گلوخلاصی کرانے، دوسری بیوی کے حصول، کسی ناپسندیدہ عورت سے چھٹکارہ پانے اور اسی طرح کے اور بہت سے مقاصد کے لئے مردوں اور عورتوں پر کاروکاری کا لیبل لگا کر انہیں قتل کردیتے ہیں۔

حالیہ برسوں میں کاروکاری، سیاہ کاری یا غیرت کے نام پر کئے گئے قتل سے متعلق واقعات میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا ہے اور مذکورہ واقعات کی اخبارات میں بہت زیادہ تشہیر کی گئی ہے جس نے قابل غور اور انتہائی حل طلب مسئلے کا رخ اختیار کرلیا ہے۔

موضوع تحقیق کا پس منظر:۔

بغیر نکاح کے کسی مرد کا عورت کے ساتھ یا عورت کا مرد کے ساتھ مباشرت کرنا زنا ہے۔ قرآن نے مرد وعورت دونوں کو زنا کرنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ولا تقربوا الزنیٰ انه کان فاحشة وساء سبیلا

(اور زنا کے بھی پاس نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث میں زنا کو نہ صرف بے حیائی اور بری راہ سے تعبیر کیا گیا ہے بلکہ اس کو حدود میں داخل کر کے کڑی سزائیں مقرر کی گئیں ہیں۔

شریعت ایک طرف حکم دیتی ہے کہ اگر کوئی زنا کرے اور شہادتوں سے اس کا جرم ثابت ہو جائے تو اس کو وہ انتہائی سزا دو جو کسی اور جرم پر نہیں دی جاتی۔ اور دوسری طرف فیصلہ کرتی ہے کہ جو شخص کسی پر زنا کا الزام لگائے وہ یا تو شہادتوں سے اپنا الزام ثابت کرے، ورنہ اس پر 80 کوڑے برسا دو تا کہ آئندہ کبھی وہ اپنی زبان سے ایسی بات بلا ثبوت نکالنے کی جرأت نہ کرے۔ بالفرض اگر الزام لگانے والے نے کسی کو اپنی آنکھوں سے بھی بدکاری کرتے دیکھ لیا ہو تب بھی اسے خاموش رہنا چاہیے اور دوسروں تک اسے نہ پہنچانا چاہیے تا کہ گندگی جہاں ہے وہیں پڑی رہے اور پھیلے نہیں۔ البتہ اگر اس کے پاس گواہ موجود ہیں تو معاشرے میں بے ہودہ چرچے کرنے کے بجائے معاملہ حکام کے پاس لے جائے اور عدالت میں ملزموں کا جرم ثابت کر کے اسے سزا دلوا دیں، یوں نہ ہونا چاہیے جیسا کہ آج کل ہمارے معاشرے میں بلا ثبوت وگواہی کے صرف سیاہ کاری کا الزام عائد کر کے مرد وعورت کو قتل کیا جاتا ہے۔ اور اس طرز عمل کو رسوم ورواج کا حصہ قرار دینے کی دلیل دی جاتی ہے۔

اس طرز عمل کو اپناتے ہوئے ملوث افراد نہ صرف اسلامی حدود کو پار کر دیتے ہیں بلکہ انسانی حقوق کے بھی پامالی کر لیتے ہیں۔ لہذا مذکورہ بالا نکات میرے تحقیقی مقالے کے بنیادی موضوع ہیں۔

ضرورت واہمیت موضوع:۔

جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ مذکورہ واقعات میں روز افزوں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور بغیر تحقیق و تفتیش کے کسی پر صرف کاری کا الزام لگا کر انہیں قتل کیا جاتا ہے۔ نہ اسلامی قوانین کی طرف رجوع کیا جاتا اور نہ ہی انہیں خاطر میں لایا جاتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کے واضح آیات اور احادیث کی روشن تعلیمات کے علاوہ اسلامی فقہ میں اس کیلئے باقاعدہ حدود، تعزیر اور لعان جیسے تفصیلی قوانین موجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔جن کے مطابق انہیں مطلوبہ سزادی جاسکتی ہے۔لیکن ابھی تک ان سے یکسر صرف نظر کیا جارہا ہے۔

لہذا مذکورہ تمام حالات وواقعات کو مدنظر رکھتے ہوۓ عوام الناس کو سیاہ کاری اوراس کے مترادفات کی حقیقت ونقصانات سے آشنا کرنے ،اس ضمن میں اسلامی احکامات وقوانین کی وضاحت وآ گاہی کی خاطراس مسئلے کوواضح انداز سے پیش کرنے کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر میں نے اس موضوع کاانتخاب کیا ہے۔

اسلوب تحقیق:۔

سب سے پہلے میں نے حقوق نسواں پر مختلف مذاہب کے تعلیمات کی تناظر میں بحث کیا ہےاوراس ضمن میں یہ واضح کیا ہے کہ مختلف مذاہب میں عورت کو کیا مقام اور حیثیت دی گئی ہے؟لیکن ان مذاہب کی تعلیمات کے برعکس آج کل عورت کو ہیچ سمجھتے ہوۓ بعض طبقات اس پر محض سیاہ کاری کا لیبل لگا کر کس طرح بے دردی سے قتل کردیتے ہیں۔حقوق نسواں سے متعلق یہ خصوصی بحث کرنا اس لئے ضروری ہے تاکہ خواتین کے حقوق کماحقہ اجاگر ہوسکیں اورانکے حقوق ہمیشہ زیرنظر رہیں۔

اس کے بعد میں نے سیاہ کاری اوراس کے مترادفات کا تعارف کیا ہے،انکی وجوہ اور اسباب تلاش کئے ہیں اورمختلف علاقوں میں اس سے متعلق پائی جانے والی رسوم کاذکر کیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ان مروجہ رسوم ورواج کے متعلق مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے تاثرات کوبھی قلم بند کیا ہے۔اس کے بعداسلامی تعلیمات واحکامات کاذکر کیا ہےاوراس کے متعلق فقہی قوانین مثلاً حدود ولعان کو بیان کیا ہے۔اس ضمن میں دیگر مذاہب کی تعلیمات کوبھی ذکر کیا ہے۔ساتھ ساتھ مختلف سالوں میں سیاہ کاری اوراس کے مترادفات کی شرح تناسب،اس میں اضافہ کے اسباب اوراس کے خاتمے کیلئے تجاویز بھی پیش کئے ہیں۔

اس کے علاوہ ملکی اخبارات وجرائد میں جومضامین وبیانات اس مسئلے کے متعلق شائع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہیں حتی المقدور اس کا بھی حوالہ دیا ہے۔اور آخر میں خلاصہ بحث سپرد قرطاس کیا ہے۔

وضاحت:۔

زیر نظر کتاب ''سیاہ کاری کی رسم اسلامی تعلیمات کے تناظر میں'' دراصل میرے ایم فل کا مقالہ ہے۔ مذکورہ موضوع پر میں نے جامعہ بلوچستان سے ایم فل کیا ہے۔ بندہ ناچیز کے چند اساتذہ کرام، شعبہ صحافت سے تعلق رکھنے والے احباب و دوستوں نے اصرار کیا کہ اسے کتابی شکل میں منظر عام پر لایا جائے تا کہ نفع عام کا سبب بنے۔ لہذا اسی بناء پر چند ترامیم کے ساتھ اسے شائع کیا جا رہا ہے۔ اگر پڑھنے کے دوران اس میں کوئی غلطی نظر آئے تو راقم الحروف کو ضرور مطلع فرمائیں اور مزید گزارش ہے کہ بندہ اور بندہ کے والدین کو خصوصی دعائے خیر میں یاد فرمائیں۔ بندہ عاجز و ناچیز، کم علم، اجہل و ناتواں، دربار خداوندی میں دعا گو ہے کہ رب کریم میری اس ناتمام و ناچیز کوشش و سعی کو اپنی درگاہ میں شرف قبولیت عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین

سید باچا آغا صاحبزادہ

مدرس و ناظم جامع راحت القلوب و خانقاہ یعقوبیہ کوئٹہ

لیکچرر اسلامیات گورنمنٹ ڈگری کالج کوئٹہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول　　　　حقوق نسواں

مذاہب عالم میں عورتوں کو کیا حقوق حاصل ہیں، ان کا کیا مقام ہے، اپنے معاشرے میں کیا حیثیت رکھتی ہے؟ اسی سلسلے میں سب سے پہلے ہندومت کے متعلق اور پھر بعد میں آسمانی مذاہب (عیسائیت و یہودیت) کے متعلق بحث کی جائے گی اور آخر میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بحث کی جائے گی، کہ اسلام نے عورتوں کو کیا حیثیت دی ہے اور کونسے حقوق دیئے ہیں۔

ہندومت میں عورت کا مقام اور حیثیت

ول ڈیورانٹ اپنی کتاب ''ہندوستان'' میں لکھتے ہیں کہ ''جیسا کہ ایک ہندو دیو مالا بتاتی ہے کہ وشیتری (Twastri) خدائی صفت گر جب عورت کی تخلیق کی جانب متوجہ ہوا تو اسے پتہ چلا کہ اس کے سارے عناصر تو مرد کی تخلیق میں صرف ہو گئے ہیں اب اس کے پاس کوئی ٹھوس عنصر نہیں بچا اس کی کیفیت میں اس نے تخلیق کے بچے کچے عناصر چن کر عورت کو بنا دیا۔'' اس نے چاند سے گولائی، بیلوں کی لٹکتی شاخوں کی نرمی، نرسل کی باریکی، رعونت گل، پودوں کی سبک رفتاری، ہاتھی کی سونڈ کی نرمی، ہرنی کی چمک دمک، شہد کی مکھیوں کی چھاتہ برداری، سورج کی آب و تاب، ابر کی گریہ وزاری، ہواؤں کی بے ثباتی، خرگوش کی لطافت، مور کی خود بینی، طوطے کے سینے کی نرمی، سنگ خارا کی درشتی، شہد کی حلاوت، آتش کی گرمی و روشنی، برف کی سردی، فاختہ کی پکار، کونج کی منافقت اور چکروا کی وفاداری سب کو ملا کر اس نے عورت بنائی اور اسے مرد کی تحویل میں دے دیا''۔ (۱)

عورت کے بارے میں ہندو عالموں کا نظریہ ہے کہ عورت داسی ہے، مرد دیوتا، پتی دیو (شوہر) کو پوجنا پتی (بیوی) کا دھرم ہے۔ ناتھ ناری کی مانگ کا سیندورہ ونا ہے۔ شوہر (ناتھ) کی موت کے بعد عورت کی زندگی اس قدر بے معنی تصور کی جاتی تھی کہ اسے شوہر کی چتا پر زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ ہندو معاشرے میں خاوند کی موت کا ذمہ دار اب بھی بیوی کو ٹھہرایا جاتا ہے کیونکہ وہ ایک ڈائن ہے جو شوہر کو نگل جاتی ہے بعض گھرانوں میں بیوی کو جن میں گیارہ بارہ سال کی لڑکیاں بھی ہوتی ہیں، گھر سے باہر سلایا جاتا ہے۔ ایک وقت معمولی کھانا دیا جاتا ہے اور اسے نیم برہنہ رکھا جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کنواری لڑکیوں کو اس کے سائے تک سے بچایا جاتا ہے۔ (۲)

ویدوں کی تعلیمات عورت کے متعلق سراسر خلاف فطرت اور انسانی حقوق کی شب خون ہے۔ ول ڈیورانٹ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ: ''عورت رسوائی کا باعث ہے، عورت باعث نزاع ہے، اس فانی زندگی کا باعث عورت ہی ہے لہذا عورت سے بچو''۔ عورت احمق تو احمق ایک عقل مند کو بھی سیدھی سچی زندگی سے ہٹا کر اپنی ہوس کا اسیر بنا سکتی ہے۔ (۳)

ہندوؤں کے معاشرے میں عورت کا مقام کبھی بھی بلند نہیں رہا۔ لڑکی کی پیدائش کا ذکر یجر وید اور اتھر وید میں نہایت حقارت سے کیا گیا ہے اور ادب و شعر میں اس کی بے وفائی، متلون مزاجی اور ہر جائی پن کا ذکر عام ملتا ہے۔ وہ عورت کے متعلق کہتے ہیں کہ:

''عورتوں کے حربے یہ ہیں، دھوکہ دینے والی باتیں، مکر، قسمیں کھانا، بناوٹی جذبات کا اظہار کرنا، جھوٹ موٹ کے ٹسوے بہانا، بناوٹی مسکراہٹ، لغو دکھ درد کا اظہار اور بے معنی خوشی، بے اعتنائی، بے معنی سوالات پوچھنا، خوشحالی اور ادبار سے بے نیازی، نیک و بد میں تمیز نہ کر سکنا، عشاق کی طرف نگاہ غلط انداز سے دیکھنا''۔ آگے نیتی اشوک کا حوالہ دیتے ہوئے ایس اہم شاہد لکھتا ہے کہ عورت خواہ کتنی ہی محبت کا اظہار کرے ہمیشہ چوکس رہو۔ (۴)

عورتوں کیلئے تعلیم:

ہندومت میں عورتوں کیلئے پڑھنا لکھنا نامناسب تصور کیا جاتا ہے کیونکہ اس سے نہ تو مرد پر اس کی دسترس اور نہ ہی اس کی کشش میں اضافہ ہوتا ہے۔ چترا ٹیگور ایک تمثیل میں کہتی ہے۔ ''عورت تو محض ایک عورت ہی ہوتی ہے اسکی خوشی اس میں ہے کہ وہ اپنی مسکراہٹ، اپنی خدمت گزاری، اپنی اطاعت، اپنی ادا و ناز اور اپنی نرم تھپکیوں سے مرد کے دل کو بھاتی پھرے'' یہ تعلیم اس کے کس کام کی؟ ویدوں کا علم اس کے الفاظ میں'' ملک میں آشفتگی کی علامت ہے''۔ آگے مصنف Tagore,R.Sadhana کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یگا ستھنز نے درج کیا ہے کہ چندر گیت کے عہد میں برہمنوں کی بیویاں تھیں، کئی کئی بیویاں تھیں لیکن ان کو تعلیم و تربیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم وفلسفہ سے محروم رکھا گیا۔ کیونکہ اگر عورتوں نے سیرت والم، زندگی وموت کے اسرار کو جان لیا تو وہ فاسد ہو کر مردوں کے اختیار میں نہیں رہیں گی۔ (۵)

لیکن اس کے برعکس یہ کہا جاتا ہے کہ عورتوں کے ہاں لازم ہے کہ عورت مذہبی تعلیم حاصل کرے جیسا کہ ذیل میں عبارت دی جا رہی ہے۔ مالک رام اپنی کتاب میں لکھتا ہے ''جہاں تک تعلیم نسواں کا تعلق ہے ہندوؤں کے ہاں لازم ہے کہ عورت مذہبی تعلیم حاصل کرے کیونکہ ہون اور یگیہ کے موقع پر اسے خاوند کے ساتھ بیٹھ کر وید منتروں کی تلاوت کرنا پڑتی ہے''۔ آگے لکھتے ہیں کہ ظاہر ہے کہ جب تک اسے مناسب تعلیم نہ دی جائے گی وہ اس فرض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی چنانچہ ویدوں میں متعدد ایسے رشیوں کے نام آئے ہیں جو عورتیں تھیں۔ اپشندوں میں بعض عورتوں کا مردوں کے ساتھ علمی اور مذہبی مسائل پر مناظرے کرنے کا ذکر ملتا ہے جو اعلیٰ تعلیم کے بغیر ناممکن تھا۔ (۶)

بیوہ عورت سے شادی:

ہندومت میں چونکہ شادی کو عورت کیلئے ایک ابدی بندھن تصور کیا جاتا تھا لہذا شوہر کی موت کے بعد بیوہ کی دوبارہ شادی ایک عظیم سماجی عیب بن گئی۔ لہذا برہمن قانون میں بیوہ سے توقع کی جاتی کہ دوبارہ کبھی شادی نہیں کرے گی۔ اسی طرح بیوہ اپنا سر منڈا کر اپنی گزر بسر کیلئے اور اپنی بچوں کے پرورش کیلئے خیراتی اداروں کی سرپرستی پر انحصار کرے گی۔ (۷) لیکن اسے مکمل طور پر قلاش یا مفلس نہیں چھوڑا جاتا تھا اس کے برعکس اپنے اور بچوں کے گزارے کیلئے شوہر کی جائیداد سے کچھ استحقاق تھا لیکن ان خواتین پر متوسط اور اونچے طبقے کی صرف تین فیصد روایت پرست خواتین عمل کر پاتیں۔ ویدوں کے زمانے میں بیوہ کو دیور سے بیاہ دیتے تھے، بعد میں بیوہ کا نکاح سخت ممنوع ہو گیا۔ بیوہ ہندومت میں بہت کمتر سمجھی جاتی تھیں، وہ صرف صبح کے وقت روکھی سوکھی کھا سکتی تھی اور ہر وقت پھٹے پرانے کپڑے پہنے رہتی۔ لوگ اس کے سائے کو بھی نجس سمجھتے تھے۔ (۸)

سر سید احمد خان اپنے مقالات میں لکھتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر بیوہ عورت دوبارہ شادی کرے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ متوفی خاوند کا اس کو ہر گز خیال نہ تھا۔ اس کی بے عزتی دنیا میں ہوگئی اپنے خاوند کے ساتھ بعد مرنے کے نہ رہنے پادے گی۔ پس بیوہ کو چاہیے کہ ساگ، ترکاری اور درختوں کی جڑیں کھایا کرے اور کوئی عمدہ اور لذیذ غذا نہ کھائے اور یہ بھی ان کا حکم ہے کہ بیوہ پلنگ پر نہ سویا کرے اور کسی طرح کا عیش نہ کرے۔ (۹)

سوامی دیانند جی نے اپنے کتاب سیتارتھ پرکاش میں لکھا ہے کہ نکاح بیوگان حرام اور زنا کے مترادف ہے اور اس کی جگہ بیوہ نیوگ کرے۔ (نیوگ کے معنی یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی اپنی بیوی سے اولاد نہ ہو بالخصوص کوئی لڑکا نہ ہو تو وہ یا تو اپنی بیوی کو اجازت دے کر وہ کسی اور شخص سے مقاربت کر کے اس کیلئے اولاد پیدا کرے یا اگر عورت اس قابل نہیں تو وہ یعنی شوہر خود کسی اور عورت (شادی شدہ یا دوشیزہ) کے پاس جائے اور اس سے اپنے لئے اولاد حاصل کرے یہ تو مرد کی زندگی تک قانون ہے۔ لیکن مرد کے وفات کے بعد اگر کسی کے کوئی اولاد نہ ہو تو عورت کیلئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ نیوگ کے ذریعے اپنے متوفی خاوند کیلئے جانشین پیدا کرے)۔ لیکن آچاریہ چانکیہ نے ارتھ شاستر میں بیوہ کو شادی کرنے کی اجازت دی ہے۔ (۱۰)

عورت کا نان ونفقہ:

ارتھ وید اور رگ وید میں عورت کا نان ونفقہ کے متعلق کچھ معلوم نہیں کہ کون سا طریقہ ہے لیکن ارتھ شاستر میں بعض مقامات پر عورت کے نان نفقہ کے متعلق لکھا ہے کہ:

''جس عورت کو غیر معینہ مدت تک نان ونفقہ طلب کرنے کا حق ہو اسے اتنی ہی خوراک اور کپڑے دیئے جائیں جو اس کی ضرورت کیلئے کافی ہوں یا اس سے زیادہ بھی اگر اس کا ولی استطاعت رکھتا ہو''۔ گر وہ مدت (جس میں روٹی، کپڑا، دینار مع ۱۰ فیصد زائد امداد) محدود و معین ہو تو ولی کے آمدنی کے مطابق اسے ایک بندھی ہوئی رقم دی جائے گی اور اس صورت میں بھی اسے ''شلک'' اور اثاثہ اور زرتلافی وصول نہ ہوا ہو (جو شوہر کو دوسری شادی کی اجازت دینے پر ملنا چاہیے) اگر وہ خود کو اپنے سسر کے رشتہ داروں میں سے کسی کی حفاظت میں دے دے یا علیحدہ رہنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کردے تو اس کے شوہر پر نان ونفقہ کا دعویٰ نہیں ہوسکتا۔(۱۱)

عورت کا حق وراثت:

i۔ ویدوں کی تعلیم کے مطابق عورت وارث نہیں ہوسکتی نہ باپ کی جائیداد میں نہ خاوند کی ترکے میں، لیکن دوسری جگہ آتا ہے کہ:۔

ہندو خاندانوں کی حالت اشتراک کی سی تھی اور عام طور پر تقسیم کم ہوتی تھی، بیوی اور بیٹی اسی صورت میں وارث ہوسکتی تھی جب وراثت بھائیوں میں تقسیم ہوگئی یعنی جب تک جائیداد سب بھائیوں کی مشترکہ ہوتی تھی اس وقت تک ان کا حصہ نہیں ہوتا جب ہر بھائی اپنا حصہ لیتا تو ان کو بھی کچھ نہ کچھ حصہ دیتا۔(۱۲)

اسی سلسلے میں ایک اور روایت میں آتا ہے کہ دستور منو میں تین افراد کا جائیداد کیلئے استحقاق نہیں بیوی، بیٹی اور غلام۔(۱۳)

ii۔ بیٹی کی وراثت کے متعلق جملہ آریہ قوموں میں یہ اصول تھا کہ شادی سے وہ اپنے باپ کا گوتر ترک کردیتی ہے اور عملی طور پر اپنے شوہر کے گوتر میں داخل ہوجاتی تھی اور اس طرح وہ اپنی سسر کی بیٹی ہوجاتی ہے اور باپ کا اس پر کوئی حق نہیں رہتا جس طرح شادی سے قبل اس کو بیٹے اور بیٹی دونوں پر حاصل تھا۔ اسی طرح ایک دوسرے جگہ لکھا ہے کہ ''جب تک پڑپوتے تک کوئی اولاد نرینہ موجود ہو بیٹی وارث نہیں ہوسکتی کیونکہ آریہ قوم میں مذکر اولاد کو مؤنث پر ترجیح حاصل ہے''۔(۱۴)

ارتھ شاستر میں ایک جگہ لکھا ہے کہ: ''اگر کسی کو اولاد نرینہ نہ ہو تو اس کے سگے بھائی یا ساتھ رہنے والے عزیز اس کی املاک کو اپنی تحویل میں لے لیں اور وہ بھی نہ ہوں تب بیٹیاں میراث اپنے قبضے میں لے لیں''۔(۱۵)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ ہی ویدوں کی تعلیم کے تحت عورت کا ورثہ میں کوئی حصہ ہے اور نہ ہی بعد کے مقننوں نے وراثت میں ان کے لئے کوئی حق رکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

iii۔ ہندو قانون کی رو سے بیوہ گان اور بیٹیوں کے وراثت کے متعلق متضاد دعوے ملتے ہیں جیسا کہ وگیا نیشور کا قول ہے کہ:۔ ''بیوگان کی وراثت کا قاعدہ اس وقت متعلق ہوتا ہے جب کوئی شخص اپنی علیحدہ جائیداد چھوڑے کیونکہ جب وہ خاندان کا مشترکہ رکن ہوتا ہے تو اس کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس جائیداد کا کون سا حصہ اس کا ہے۔اس کے فوت ہو جانے پر وہ جائیداد خاندان میں رہتی ہے اس کے پیش نظر یہ خیال ہوتا ہے کہ جائیداد خاندان کی ہے''۔(۱۶)

چانکیہ کوٹلیہ بیوہ کے متعلق لکھتا ہے کہ:''شوہر کی موت پر بیوہ جو پاک دامنی کی زندگی گزارنا چاہتی ہو، اپنا اثاثہ اور زیور اس کے علاوہ شلک کا باقی ماندہ حصہ بھی جو اس کے حق میں نکلتا ہو وصول کر سکے گی۔ اگر ان سب کی وصول کے بعد وہ کسی اور سے بیاہ کرلے تو یہ سب کچھ اس سے بمع سود واپس لے لیا جائیگا (جو اس کی مالیت پر لگایا جائے گا)''۔آگے لکھتے ہیں کہ:''اگر کوئی بیوہ اپنے سسر کے انتخاب کردہ مرد کے علاوہ کسی اور سے بیاہ کرے تو وہ اس تمام اثاثے سے دستبردار ہو جائے گی جو اس کے سسر و متوفی شوہر نے اس کو دیا ہوگا۔کوئی عورت دوسرا بیاہ کرنے کے بعد اپنے سابقہ شوہر کے اثاثے کی حقدار نہیں ہوسکتی''۔(۱۷)

مذکورہ بالا بحث سے معلوم ہوا کہ ہندومت میں عورت کی زندگی غلامی کا نمونہ ہے، نہ اپنی رائے کا اظہار کرسکتی ہے اور نہ اسے کوئی حق حاصل ہے۔ شادی سے قبل اپنے باپ اور شادی کے بعد خاوند کے زیردست بنی رہتی ہے، اسے باپ کے ترکے میں کوئی حق بھی حاصل نہیں، جبکہ شوہر کے موت کے بعد تو انتہائی کسمپرسی اور اجیرن زندگی سے سامنا کرتی رہتی ہے۔

یہودیت میں عورت کا مقام وحیثیت

یہودیت کا شمار دنیا میں ان مذاہب میں ہوتا ہے جنہوں نے چند عقائد ونظریات ہی نہیں پیش کیے بلکہ ان کی بنیاد پر زندگی کے عملی مسائل سے بھی تفصیلی بحث کی ہے۔ایسے مذہب سے یہ توقع کی جاسکتی ہے۔ وہ عورت کے بارے میں حقیقت پسندانہ خیالات کا اظہار کرے گا۔لیکن وہ ہمارے سامنے یہ تصور لاتا ہے کہ مرد نیک اور عورت بدنیت ومکار اور آدم علیہ اسلام کو خدا کی نافرمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اکسایا۔ یہودی مذہب میں یہودیوں نے اپنے ضابطہ حیات میں عورتوں کو صرف اس جرم میں کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو بہکایا تھا (یہودیوں کے عقیدے کے مطابق) ہمیشہ کیلئے مردوں کا محکوم ٹھہرایا چنانچہ پیدائش میں مرقوم ہے کہ:

''اور خداوند نے کہا کہ میں تیرے درد حمل کو بہت بڑھاؤنگا تو درد کیساتھ بچے جنے گی اور تیری رغبت شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا''۔ (۱۸)

اس آیت کے لہجے سے ہی عورتوں کے خلاف نفرت کا اظہار ہوتا ہے۔

ظالمانہ احکام:

بائبل میں عورتوں کے متعلق ایسے ظالمانہ احکام ملتے ہیں جن کو پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں چنانچہ کتاب مقدس میں لکھا ہے کہ:

''اگر کوئی اپنے غلام یا لونڈی کو لاٹھیاں مارے اور وہ مار کھاتے ہوئے مر جائے تو اسے سزا دی جائے لیکن اگر وہ ایک دو دن جیتا رہے تو آقا کو سزا نہ دی جائے اس لیے کہ وہ اس کا مالک ہے''۔ (۱۹)

اس کا مطلب ہے کہ یہودیت میں لونڈیوں کے بھی کوئی حقوق نہیں بلکہ ان کا درجہ حیوانوں سے بھی بدتر ہے۔ اس کے علاوہ کتاب مقدس میں آیا ہے کہ:

''سو تم ان بچوں کو جو لڑکے ہیں سب کو قتل کر دو اور ہر ایک عورت کو جو مرد کی صحبت سے واقف ہو چکی ہو جان سے مار دو لیکن وہ لڑکیاں جو مرد کی صحبت سے واقف نہیں ہوئیں ان کو اپنے لئے زندہ رکھو''۔ (۲۰)

اس سے یہ بات واضح ہے کہ جنگ میں عورتوں کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا بلکہ ان کو قتل کرنے کیلئے حکم دیا جاتا رہا ہے اور کنواری لڑکیوں کو مال غنیمت کے طور پر اپنے لیے رکھنے کا حکم مل رہا ہے۔

یہودیت میں بیٹی کی پیدائش پر چنداں فخر نہیں سمجھی جاتی تھیں۔ افرائیم القانہ کا اپنی بانجھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی حنہ سے کہنا کہ وہ روتی اور کھانا نہیں کھاتی تھی سو اس کے خاوند القانہ نے اس سے کہا کہ:

اے حنہ تو کیوں روتی ہے اور کیوں نہیں کھاتی اور تیرا دل کیوں آزردہ ہے کیا میں تیرے لیے دس بیٹوں سے بڑھ کر نہیں۔ اور حنہ غریب کا زار زار روتے ہوئے خداوند سے دعا مانگنا کہ اے رب الافواج اگر تو اپنی لونڈی کی مصیبت پر نظر کرے اور مجھے یاد فرمائے اور اپنی لونڈی کو فراموش نہ کرے اور اپنی لونڈی کو فرزند نرینہ بخشے تو میں اسے زندگی بھر کے لئے خداوند کو نذر کردوں گی اور استرہ اس کے سر پر کبھی نہ پھریگا۔ (۲۱)

مذکورہ بالا آیت بتاتی ہے کہ بانجھ پن کا داغ مٹھانے کیلئے محض اولاد کی پیدائش کافی نہیں تھی بلکہ اصل ضرورت لڑکے کی تھی تاکہ وہ اپنی سوت اور قبیلے کی دوسری عوتوں کے سامنے شرمندہ نہ ہو۔ یعنی لڑکی کی پیدائش باعث شرمندگی تصور کی جاتی۔

عورت کا حق وراثت:

یہودیت میں عورت جائیداد کی وارث نہیں۔ یہودی عورت میراث کی حقدار نہیں، نہ شوہر کی جائیداد سے اور نہ ہی باپ کی جائیداد سے۔ وہ اپنی کمائی کی بھی مالک نہیں ہوتی۔ بیاہ سے پہلے اس کی کمائی کا مالک اس کا باپ ہوتا ہے اور بیاہ کے بعد اس کا شوہر۔ باپ کی جائیداد سے یہودی شریعت کی رو سے صرف پلوٹا بیٹا وارث ہوتا ہے اور وہ بھائیوں سے دوگنا حصہ لیتا ہے ۔عورتوں کے حق وراثت ذیل کے روایات سے نمایاں ہے۔

اگر کسی مرد کی دو بیویاں ہوں اور ایک محبوبہ اور دوسری غیر محبوبہ ہو، اور محبوبہ وغیر محبوبہ دونوں سے لڑکے ہوں او پہلوٹھا بیٹا غیر محبوبہ سے ہو تو وہ جب اپنے بیٹوں کو اپنے مال کا وارث کرے تو وہ محبوبہ کے بیٹے کو غیر محبوبہ کے بیٹے پر جوفی الحقیقت پہلوٹھا ہے فوقیت دے کر پہلوٹھا نہ ٹھہرائے۔ اسی طرح بلکہ وہ غیر محبوبہ کے بیٹے کو اپنے سب مال کا دوگنا حصہ دے کر اسے اپنے پہلوٹھا مانے کیونکہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی قوت کی ابتدا ہے اور پہلوٹھا کا حق اسی کا ہے۔ (۲۲)

ایک دوسرے روایت میں اس طرح لکھا ہے کہ: ''خداوند یوں فرماتا ہے کہ اگر فرمانروا اپنے بیٹوں میں سے کسی کو کوئی ہدیہ دے تو وہ اس کی میراث اس کے بیٹوں کی ہوگی۔ وہ ان کا موروثی مال ہے۔ پر اگر وہ اپنے غلاموں میں سے کسی کو اپنی میراث میں سے ہدیہ دے تو وہ آزادی کے سال تک اس کا ہوگا۔ اس کے بعد پھر فرمانروا کا ہو جائے گا۔ مگر اس کی میراث اس کے بیٹوں کے لئے ہوگی۔ پر وہ اپنی ہی ملکیت میں سے اپنے بیٹوں کو میراث دیگا''۔ (۲۳)

مذکورہ بالا روایات میں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وراثت میں عورتوں کا کیس ذکر نہیں کیا گیا بلکہ ہر جگہ بیٹوں کا ذکر ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کا کوئی بیٹا نہ ہو تو تب اس کی میراث اس کی بیٹی کو ملے گی اسی قانون کے ماتحت ''صلافحاد'' کے پانچ بیٹوں کو اپنے باپ کے ترکے کا وارث بنایا گیا۔ (۲۴)

لیکن اسکے برعکس ایوبؑ کے تین بیٹیاں تھیں انہوں نے بیٹیوں کو بھائیوں کے ساتھ وارث قرار دیا۔ (۲۵)

مگر اس سے وراثت کا قانون نہیں بدلا بلکہ یہی رہا کہ باپ کی جائیداد کے وارث صرف اس کے بیٹے ہیں۔

عیسائیت میں عورت کا مقام اور حیثیت

کتاب مقدس میں پولس رسول کے خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے معاشرے میں عورت کے کردار درست کرنے کی تعلیم دی ہے کہ حیادار ہوں، نیک ہوں اور اچھی کردار کی مالکہ ہو۔ لہذا کتاب مقدس میں اسی حوالے سے درج ہے کہ:

اسی طرح عورتیں حیادار لباس سے، شرم اور پرہیزگاری کے ساتھ اپنے آپ کو سنواریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کہ بال گوندھنے اور سونے اور موتیوں اور قیمتی پوشاک سے۔ بلکہ نیک کاموں سے جیسا خدا پرستی کا اقرار کرنے والی عورتوں کو مناسب ہے۔(۲۶)

گویا عورت کی کردار درست کرنے کی تعلیم دی جارہی ہے۔لیکن دوسری طرف اولیاء مسیحیت کا روش بالکل جداگانہ ہے۔

عورتوں کے متعلق ترتولیاں (TerTullian) جو ابتدائی دور کے ائمہ مسیحیت میں سے تھا عورت کے متعلق مسیحی تصور کی ترجمانی ان الفاظ میں کرتا ہے کہ:

وہ (عورت) شیطان کے آنے کا دروازہ ہے، وہ شجر ممنوع کی طرف لے جانے والی خدا کے قانون کو توڑنے والی اور خدا کی تصویر مرد کو غارت کرنیوالی ہے۔

اس کے علاوہ کرائی سوسٹم (Chry Sostum) جو مسیحیت کے اولیاء کبار میں شمار کیا جاتا ہے عورت کے حق میں کہتا ہے کہ:

ایک ناگزیر برائی، ایک پیدائشی وسوسہ، ایک مرغوب آفت، ایک خانگی خطرہ، ایک غارت دلربائی اور ایک آراستہ مصیبت۔(۲۷)

اس سے نتیجہ کے طور پر معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت میں عورتوں کی تعلیمات کے متعلق تضاد ہے۔ایک طرف تو اچھی تعلیمات دیئے جارہے ہیں لیکن اس کے برعکس دوسری طرف عورت کو نہایت نیچا بتا دیا ہے اور ساتھ ساتھ یہ بتلایا ہے کہ وہ فریب کھانے والی ہے۔جیسا کہ کتاب مقدس میں ذکر ہے کہ:

آدم نے فریب نہیں کھایا بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑھ گئی۔(۲۸)

رئیس امروہی اپنے کتاب جنسیات میں لکھتے ہیں کہ:

”مسیحی نظریہ ہے کہ چونکہ حوا نے آدم کو دھوکہ دیا، اس لئے عورت سخت ناقابل اعتماد ہے اور اس کے ساتھ رہنا خطرناک ہے“۔آگے مسیحی معاشرے میں عورت کی حیثیت بتاتے ہوئے لکھتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیحی معاشرے میں اگر کسی بیاہتا عورت پر مجرمانہ حملہ کیا جاتا ہے تو اسے مجرم کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی اجازت نہ تھی البتہ اسکا شوہر مقدمہ دائر کر سکتا تھا۔ جب کوئی کروڑ پتی عورت کسی سے شادی کر لیتی تو اس کی ساری دولت خاوند کی ملکیت تصور کی جاتی۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ وہ عیسائی ایک طرف تو ''کنواری مریم'' کی پوجا کرتے ہیں، دوسری طرف وہ عورت کو فاحشہ، ساحرہ اور بدن کا جسمہ سمجھتے ہیں۔(۲۹)

حقوق زوجین:۔

پطرس کے خطوط میں ہمیں زوجین کے باہمی رویہ کے متعلق نہایت سنجیدہ اور کارآمد تعلیمات ملتے ہیں۔ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

اے بیویو! تم بھی اپنے اپنے شوہر کے تابع رہو۔ اور تمہارا سنگار ظاہری نہ ہو یعنی سر گوندھنا اور سونے کے زیور اور طرح طرح کے کپڑے پہننا۔ بلکہ تمہاری باطنی اور پوشیدہ انسانیت حلم اور مزاجی کی غربت کی غیر فانی آرائش سے آراستہ رہے کیونکہ خدا کے نزدیک اس کی بڑی قدر ہے۔ اور اگلے زمانے میں بھی خدا پر امید رکھنے والی مقدس عورتیں اپنے آپ کو اسی طرح سنوارتی اور اپنے اپنے شوہر کے تابع رہتی ہیں۔(۳۰)

اسی سلسلے میں ڈاکٹر عبدالرشید لکھتے ہیں کہ: سینٹ پال نے انسانی فطرت کا قریبی مشاہدہ کیا اور معاشرتی زندگی کو بہتر بنانے کیلئے معاشرے میں شوہر اور زوجین کے حقوق کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں اس طرح آیا ہے کہ ''اے بیویو! جیسا خداوند میں مناسب ہے اپنے شوہروں کے تابع رہو''۔(۳۱)

پولس رسول کرنتھیوں کے نام خط میں نصیحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

شوہر بیوی کا حق ادا کرے اور ویسا ہی بیوی شوہر کا۔(۳۲)

دور جدید کے عیسائی معاشرہ میں عورت:

دور جدید میں عیسائیت کے علمبردار یورپ، جو تمام دنیا کو تمدن وعلم کا سبق دیتا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو تمام عالم میں عورتوں کے حقوق کے متعلق زبردست چرچا برپا کیا ہے، خود ایسے سخت اور ناقابل علاج اخلاقی امراض میں مبتلا ہے جس نے ان کی زندگی پر آلام و مصائب بنی ہوئی ہے۔ حقوق آزادی نسواں کے نام پر مساوات مرد وزن کے نعروں کے ذریعے ایسی فضا پیدا کی جارہی ہے کہ عورت کو مرد کے مدمقابل لا کھڑا کیا جائے۔ بیویاں اپنے خاوندوں کے خلاف خم ٹھونک کر جائیں۔ بیٹیاں اور بہنیں تمام تر شرم وحیا بالائے طاق رکھ کر اپنے باپ اور بھائیوں سے دو دو ہاتھ کرتی نظر آئیں۔ مساوات کا معنی یہ سمجھ لیا گیا کہ عورت اور مرد نہ صرف اخلاقی مرتبہ اور انسانی حقوق میں مساوی بلکہ تمدنی زندگی میں عورت بھی وہی کام کرے جو مرد کرتے ہیں۔ مساوات کے اس غلط تحلیل نے عورت کو اس کے ان فطری وظائف سے غافل اور منحرف کر دیا جن کی بجا آوری پر تمدن کی بقاء بلکہ نوع انسانی کی بقاء منحصر ہے۔ فرید وجدی آفندی اپنے کتاب میں ''پرودن'' کا حوالہ دیتے ہوئے رقم طراز ہے کہ پرودن جب عورتوں کو ایسی ناواجب آزادی دلانے والوں کی بک بک سے تنگ آ گیا تو اس نے لکھا کہ:

''اور علاوہ اس کے کہ میں اس بات کو پسند ہرگز نہیں کرتا جس کا نام آج کل لوگوں نے عورت کو آزادی دینا رکھ دیا ہے۔ میری یہ خواہش بھی ہے کہ اگر ضروری اور حالات کا اقتضا ہو تو زمانہ سابقہ کی طرح عورت کو قید کرنے کا مشورہ دوں''۔ (۳۳)

اس کے علاوہ عورتوں کے معاشی استقلال کے نعرے نے عورت کو مرد سے بے نیاز کر دیا۔ وہ اصول کہ مرد کمائے اور عورت گھر کا انتظام کرے، اب ایک نئے قاعدے سے بدل گیا ہے کہ عورت اور مرد دونوں کمائیں گھر کا انتظام بازار کے سپرد کر دیا جائے۔ اس انقلاب کے بعد دونوں کی زندگی بجز ایک شہوانی تعلق کے اور کوئی رابطہ ایسا باقی نہیں رہا جو ان کو ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہونے پر مجبور کرتا ہو۔ ظاہر ہے کہ محض شہوانی خواہشات کا پورا کرنا کوئی ایسا کام نہیں جس کی خاطر مرد اور عورت لامحالہ اپنے آپ کو ایک دائمی تعلق ہی کی گرہ میں باندھے اور ایک گھر میں مشترکہ زندگی گزارنے پر مجبور ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری چیز مردوں اور عورتوں کی آزادانہ اختلاط ہے جس نے عورتوں میں حسن کی نمائش، عریانی اور خواہش کو غیر معمولی ترقی دے دی ہے۔ صنفی میلان (Sexual Attraction) جو پہلے ہی فطری طور پر مرد اور عورت کے درمیان موجود ہے اور کافی طاقتور ہے، دونوں صنفوں کے آزادانہ میل جول کی صورت میں بہت آسانی کے ساتھ غیر معمولی حد تک ترقی کر جاتا ہے۔اس قسم کی مخلوط سوسائٹی میں قدرتی طور پر زیادہ جاذب نظر (Attractive) اور اخلاقی نظریات کے بدل جانے کی وجہ سے ایسا کرنا معیوب بھی نہ رہا۔ بلکہ اعلانیہ شان دلربائی پیدا کرنے کو مستحسن سمجھا جانے لگا، حسن و جمال کی نمائش رفتہ رفتہ تمام حدود کو توڑتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ برہنگی کی آخری حد کو پہنچ کر ہی دم لیتی ہے۔ آزادانہ اختلاط کیوجہ سے جو نتیجہ نکلا ہے اس کی روداد علامہ مودودی نے جج لنڈسے کے حوالے سے یوں بیان کیا ہے کہ:

جج لنڈسے جو ڈنور عدالت جرائم اطفال کا صدر ہے لکھتا ہے کہ ہائی سکول کی عمر والی چار سو پچانوے لڑکیوں نے خود مجھ سے اقرار کیا کہ ان کو لڑکوں سے صنفی تعلقات کا تجربہ ہو چکا ہے۔ ان میں پچیس ایسی ہیں جن کو حمل ٹھہر گیا تھا۔ (۳۴)

اس اخلاقی زوال پر تبصرہ کرتے ہوئے علم طبعیات کی ایک ماہر خاتون مسز ہڈسن کہتی ہے کہ ہماری تہذیب کی دیواریں منہدم ہونے کو ہیں اس کی بنیادوں میں ضعف آ گیا ہے اور اس کے شہتیر ہل رہے ہیں۔ نہ معلوم یہ ساری عمارت کب پیوند خاک ہو جائے۔ اس کے بقا کی بس ایک ہی صورت باقی ہے کہ مردوں اور عوتوں کے آزادنہ میل جول پر پابندی عائد کی جائے۔ (۳۵)

مندرجہ بالا تفصیل میں شامل امور (یعنی آزادی نسواں، معاشی استقلال اور آزادانہ اختلاط جو دور جدید کے عیسائی معاشرے نے اپنائے ہیں) کے مطالعے کے بعد ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے پر پہنچے کہ عیسائیوں نے خود اپنے مذہب سے بغاوت شروع کی ہے، اور عیسائی مذہب نے عورت کو جو مقام دیا ہے یا عورت کے متعلق جو تعلیمات دیئے ہیں (دیکھئے حوالہ نمبر ۲۶ اور ۳۰) دور جدید کے عیسائیت کے دعویداروں نے خود اس کی دھجیاں بکھیر دیئے، اور عورت کی حیثیت کو ایک بازاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلونے کے مثل پیش کیا۔

اسلام میں عورت کا مقام اور حیثیت

انسانی تمدن کی پوری تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اسلام سے قبل جتنے مذاہب اور تہذیب گزری ہیں، انہوں نے عورت کو اس کا وہ مقام نہیں دیا تھا جو اس کا حق تھا۔ آسمانی مذہب کے پیروکاروں نے بھی نظری اور عملی طور پر عورت کو ان حقوق سے محروم کیا ہوا تھا جو اسے اللہ تعالیٰ نے عطاء کیے تھے۔ اس ماحول میں جس نے نہ صرف قانونی اور عملی حیثیت سے بلکہ ذہنی حیثیت سے بھی ایک انقلاب عظیم برپا کیا وہ اسلام ہے۔ اسلام نے ہی مرد وعورت دونوں کے ذہنوں کو بدلا ہے، اسلام نے عورت کو درجہ انسانیت سے گرا کر کسی پست اور حقیر مخلوق کے مشابہ قرار نہیں دیا بلکہ مرد اور عورت کی اصل ایک بتائی ہے۔ ایمان اور عمل صالح کے ساتھ روحانی ترقی کے جو درجات مرد کو مل سکتے ہیں وہی عورت کے لئے بھی کھلے ہوئے ہیں۔ مرد اگر ابراھیم بن ادھم بن سکتا ہے تو عورت کو بھی رابعہ بصریہ بننے سے کوئی شے نہیں روک سکتی۔ جس طرح قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے کہ:

خلقکم من نفس واحدة و خلق منها زوجها و بث منهما رجالا كثيرا ونساء (۳۶)

ترجمہ:۔ اللہ نے تم سب کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسکی جنس اس کے جوڑے کو پیدا کیا اور پھیلائے ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں۔

ایک دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے کہ:

فاستجاب لهم ربهم انی لا اضيع عمل عامل منكم من ذكر او انثى بعضكم من بعض (۳۷)

ترجمہ:۔ ان کے رب نے ان کی دعا کے جواب میں فرمایا کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہ کرونگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق میں مساوات:

اسلام نے مرد اور عورت کے حقوق میں مساوات قائم کی اس نے عورت کا مقام متعین کیا اور اس کو پستی سے بلند درجہ بخشا اور اسے مرد کے برابر حقوق عطاء کئے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ:

ولهن مثل الذی علیهن بالمعروف (۳۸)

ترجمہ:۔ ان (عورتوں) کے بھی ایسے ہی حقوق ہیں جیسے کہ ان پر (مردوں کے) حقوق ہیں۔

یوں اسلام نے قانونی لحاظ سے مرد و عورت کا درجہ برابر کر دیا اور ان کے حقوق کا اعلان کر دیا، اخلاقی اور قانونی حیثیت سے عورت کو مرد کے برابر مقام عطا کیا۔ ارشاد خداوندی ہے:

هن لباس لکم وانتم لباس لهن (۳۹)

ترجمہ:۔ وہ (عورتیں) تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان (عورتوں) کیلئے لباس ہو۔

مرد و عورت دونوں ایک دوسرے کی عزت و آبرو کے محافظ ہیں، راز دار اور پردہ پوش ہیں۔ مذکورہ بالا آیت میں بھی مرد و عورت کے مساوی حیثیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔

حضور علیہ کا ارشاد ہے:

حبب الی من الدنیا النساء والطیب وجعل قرة عینی فی الصلواة (۴۰)

ترجمہ:۔ دنیا کی چیزوں میں مجھے عورت اور خوشبو پسند ہے اور نماز میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔

حق وراثت:

عورتوں کے حق وراثت کے متعلق ارشاد خداوندی ہے:

یوصیکم الله فی اولادکم لذکر مثل حظ الانثیین فان کن نساء فوق اثنتین فلهن ثلثا ماترك وان کانت واحدة فلها النصف (۴۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے، پھر اگر صرف عورتیں ہی ہوں دو سے زیادہ تو ان کے لئے دو تہائی ہے اس مال سے جو چھوڑ امرا، اور اگر ایک ہی ہو تو اس کیلئے آدھا ہے۔

یہ ایک ایسا قاعدہ کلیہ ہے جس نے لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو میراث کا مستحق بھی بنا دیا اور ہر ایک کا حصہ بھی مقرر کر دیا، اور یہ اصول معلوم ہو گیا کہ جب مرنے والے کے اولاد میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہوں تو ان کے حصہ میں جو مال آئے گا وہ اس طرح تقسیم ہو گا کہ ہر لڑکے کو لڑکی کے مقابلہ میں دو گنا مل جائے گا، مثلاً کسی نے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں چھوڑے تو مال کے چار حصے کر کے ۴/۲ لڑکے کو اور ۴/۱ لڑکی کو دے دیا جائے گا۔

قرآن مجید نے لڑکیوں کو حصہ دلانے کا اس قدر اہتمام کیا ہے کہ لڑکیوں کے حصے کو اصل قرار دیکر اس کے اعتبار سے لڑکوں کا حصہ بتلا دیا، اور بجائے للانثیین مثل حظ الذکر (دو لڑکیوں کو ایک لڑکے کے حصے کے بقدر) فرمانے کے لذکر مثل حظ الا نثیین (لڑکے کو دو لڑکیوں کے حصے کے بقدر) کے الفاظ سے تعبیر فرمایا۔اس کے بعد مزید تشریح فرماتے ہوئے لڑکیوں کا حصہ یوں بیان فرمایا کہ اگر نرینہ اولاد نہ ہوں اور صرف لڑکیاں ہوں اور ایک سے زائد ہوں تو ان کو مال موروث سے دو تہائی مال ملے گا، جس میں سے لڑکیاں برابر کی شریک ہونگی اور باقی ایک تہائی دوسرے ورثاء مثلاً میت کے والدین، بیوی یا شوہر وغیرہ میراث کے حقداروں کو ملے گا، دو لڑکیاں اور دو سے زائد سب دو تہائی میں شریک ہونگی ۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر مرنے والے نے اپنی اولاد میں صرف ایک لڑکی چھوڑی اور اولاد نرینہ بالکل نہ ہو، تو اس کو اس کے والد یا والدہ کے چھوڑے ہوئے مال موروث کا آدھا حصہ ملے گا، باقی دوسرے ورثہ لے لیں گے۔(۴۲)

دو لڑکیوں سے زائد کا حکم تو قرآن کریم میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے، اور لڑکیاں اگر دو ہوں تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو دو سے زیادہ کا حکم ہے، اس کا ثبوت حدیث میں مذکور ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن جابر عن عبدالله قال خرجنا مع رسول اللهﷺ حتیٰ جئنا امرأۃ من الانصار فی الاسواف فجائت المرأۃ بابنتین لها فقالت یا رسول اللهﷺ هاتان بنتا ثابت ابن قیس قتل معك یوم احدوقداستفاء عمهما مالهما ومیراثهما کله ولم یدع مالا الا اخذہ فما تریٰ یا رسول الله فوالله لا تنکحان ابدا الا ولهما مال ،فقال رسول اللهﷺ یقضی الله فی ذالك وقال نزلت سورۃ النساء "یوصیکم الله فی اولاد کم "الایه، فقال رسول اللهﷺ ادعوا لی المرأۃ وصاحبها،فقال لعمهما اعطهما الثلثین واعط امهما الثمن وما بقی فلك (۴۳)

ترجمہ:۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے،فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرتﷺ کے ہمراہ باہر نکلے ،اتنے میں ہمارا گزر اسواف میں ایک انصاری عورت پر ہوا ،وہ عورت اپنے دو لڑکیوں کو لے آئی اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے رسولﷺ یہ دونوں لڑکیاں ثابت بن قیس (میرے شوہر) کی ہیں ،جو آپﷺ کے ساتھ غزہ احد میں شہید ہو گئے ہیں ،ان لڑکیوں کا چچا ان کے پورے مال اوران کی پوری میراث پر خود قابض ہو گیا ہے اوران کے واسطے کچھ باقی نہی رکھا،اس معاملہ میں آپﷺ کیا فرماتے ہیں،خدا کی قسم اگران لڑکیوں کے پاس مال نہ ہوگا تو کوئی شخص ان کو نکاح میں رکھنے کیلئے بھی تیار نہ ہوگا،رسول اللہﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیری حق میں فیصلہ فرما دے گا،حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ پھر جب سورہ نساء کی یہ آیت یوصیکم اللہ فی اولادکم نازل ہوئی تو رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ اس عورت اوراس کے دیور کو (لڑکیوں کا وہ چچا جس نے سارے مال پر قبضہ کرلیا تھا) بلاؤ،آپﷺ نے لڑکیوں کے چچا سے فرمایا کہ لڑکیوں کو کل مال کا دو تہائی حصہ دو،ان کی ماں کو آٹھواں حصہ اور جو بچے وہ تم خود رکھ لو۔

اسلام کے اس نظام وراثت کو مغربی مفکرین نے بھی تسلیم کیا۔پروفیسر جان ایل الیسپازیٹو اپنی تصنیف اسلام صراط مستقیم Islam the straight path میں اسلامی احکامات کے نسوانی بہبود وفلاح کے حسین پلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ عورت کو سورہ نساء کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعے وراثت کے حقوق ملے جبکہ یورپ کو اس کے مشابہ قانونی حقوق انیسویں صدی میں دیئے گئے مغرب میں خصوصاً اور غیر مسلم دنیا میں عموماً لوگ جو جرم اور اخلاقی بے راہ روی سے تنگ آ چکے ہیں اہل اسلام کی ازدواجی زندگی کو بہت رشک سے دیکھتے ہیں۔ تہذیب مغرب کی وجہ سے مردوں اور عورتوں کی مفروضہ مساوات اور اختلاط کی وجہ سے کروڑوں گھرانے ٹوٹ چکے ہیں جہاں لاکھوں بچوں نے درد ناک بدسلوکی اور مادری و پدری شفقت سے محرومی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ (۴۴)

حق نفقہ:

مرد کے ذمہ لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی اور بچوں کو اپنی حیثیت کے مطابق اخراجات دے ،قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے کہ:

لینفق ذو سعة من سعته (۴۵)

ترجمہ:۔ جس شخص کو جس قدر فراخی ہوا سکے مطابق اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے۔

یہ عورت کا بنیادی حق ہے اور اگر مرد ادا نہ کرے تو عورت عدالت کے ذریعے یہ حق حاصل کر سکتی ہے اور اس کی عدم ادائیگی کی صورت میں عورت مرد سے علیحدگی کا حق بھی رکھتی ہے۔ شادی سے پہلے لڑکی کی پرورش کی ذمہ داری باپ کی ہے اور شادی کے بعد اس کے نان ونفقہ کی ذمہ داری شوہر پر عائد ہو جاتی ہے۔ اگر شوہر اپنے بیوی کو طلاق دے تب بھی عورت کے گزرنے یعنی اختتام تک شوہر پر لازم ہے کہ وہ اس عورت کو نان ونفقہ اور رہنے کیلئے مکان دے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم ولا تضاروھن لتضیقوا علیھن وان کن اولات حمل فانفقوا علیھن حتیٰ یضعن حملھن (۴۶)

ترجمہ:۔ ان عورتوں کو اپنی وسعت کے موافق رہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کیلئے تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اور اگر وہ حمل دار ہیں تو ان کو حمل گرانے یعنی بچے کی پیدائش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک نفقہ دو۔

بیوہ کی حیثیت:

جاہلیت میں اگر کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو وہ بہت بری حالت میں ہوتی، ایک سال تک تاریک کوٹھڑی میں چلی جاتی، بدترین سڑے بسے کپڑے پہن لیتی۔اسی طرح ہندو مت میں اس سے زیادہ بری حالت میں تھی سر منڈوا دیئے تھے، روکھی سوکھی کھا سکتی تھی لوگ ان کے سائے کو بھی نجس سمجھتے۔لیکن اسلام نے یہ رسم بد کو ختم کر کے بیوہ کو ایک اچھا مقام دلایا۔قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے:

والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجا يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا فاذا بلغن اجلهن فلا جناح عليكم فيما فعلن في انفسهن بالمعروف (۴۷)

ترجمہ:۔اور تم میں سے جب کسی کی وفات ہو جائے اور وہ اپنے پیچھے بیوہ چھوڑے تو انہیں چاہیے کہ چار ماہ دس دن تک نکاح ثانی نہ کریں پھر جب یہ میعاد ختم ہو جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ اپنی پسند کے مطابق اپنے لئے فیصلہ کریں۔

حضور ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے والی خوش قسمت خواتین میں حضرت عائشہؓ کے علاوہ باقی ازواج مطہرات بیوگی کا زخم کھائے ہوئے تھیں۔حضور ﷺ نے ان ازواج کو نہ صرف زوجیت میں قبول کیا بلکہ ان کو اس وجہ سے اتنا بلند رتبہ ملا کہ وہ پوری امت کی مائیں قرار پائیں۔انہیں عزت و وقار کے اونچے درجے نصیب ہوئے۔حضور ﷺ نے اپنی بعض صاحبزادیوں کی جو بیوہ تھیں شادی کرائی۔جلیل القدر خلفاء اور صحابہ کرامؓ نے بیوہ عورتوں سے کثرت سے شادی کیں۔ان تمام مثالوں سے بطریق احسن معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں بیوہ کو بڑی عزت سے دیکھا جاتا ہے۔

عورتوں کی تعلیم وتربیت:

یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام سے پہلے جتنے مذاہب دنیا میں آئے انہوں نے عورت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم سے روکھا۔ زندگی کے بارے میں وہ نہ تو کوئی سنجیدہ اورٹھوس فکر رکھتے تھے۔ ان کی ساری جدوجہد اس مادی دنیا میں اور اس کی آسائشوں کے لئے وقف تھی۔ اسلام نے ان کے سامنے زندگی کا ایک ایسا فلسفہ پیش کیا جس میں اخلاقی پابندیاں تھیں، جائز و ناجائز اور حلال وحرام کے ضابطے تھے، عذاب وثواب اور جنت ودوزخ کا تصور تھا، خدا اور اس کے رسول ﷺ کا اقرار اور ان کی فرمانبرداری کی تعلیم تھی، ایک معاشرہ تعمیر ہورہا تھا، کہ خدا کا حکم نازل ہوا کہ اگر باہر کی کوئی عورت اس معاشرہ کا جز بنا چاہے تو حسب ذیل اصول، اخلاق اور قوانین کی پابندی کا عہد لیا جائے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

یا ایھاالنبی اذا جاء ك المؤمنٰت یبا یعنك علیٰ ان لا یشر کن با اللہ شیئا و لا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یأتین ببھتان یفترینہ بین اید یھن وا رجلھن ولا یعصینك فی معروف فبایعھن واستغفرلھن اللہ ان اللہ غفور الرحیم (۴۸)

ترجمہ:۔ اے نبی ﷺ جب مومن عورتیں ان باتوں پر بیعت کرنے کیلئے تمہارے پاس آئیں کہ وہ اللہ کے پاس نہ تو کسی کو شریک ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ اپنے اولاد کو قتل کریں گی اور نہ جانتے ہوئے کسی پر بہتان باندھیں گی، نہ تمہارے کسی معروف حکم کی نافرمانی کریں گی تو تم ان سے بیعت لے لو، اور ان کیلئے اللہ سے مغفرت کی دعا کرو بلاشبہ اللہ بخشنے والا ہے

اس سے معلوم ہوا کہ دین کے اصول وکلیات کے احترام کا مطالبہ مرد ہی سے نہیں بلکہ یہی مطالبہ عورت سے بھی ہے اور مطالبہ کی تکمیل کی سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں کہ وہ دین کی تعلیمات سے پوری طرح واقف ہو۔ انہی تعلیمات سے واقفیت کی خاطر حضور ﷺ نے علم کی طلب ہر مرد وعورت کیلئے فرض قرار دیا اور ارشاد فرمایا ہے کہ:

طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ (۴۹)

ترجمہ:۔ علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے۔

علم کا حصول اس مقدار میں ہر مرد وعورت پر فرض قرار دیا گیا ہے کہ جسکے ذریعے وہ حلال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحرام، جائز وناجائز، صحیح وغلط کا فرق کرسکیں۔ابتدائے اسلام میں عورتوں کو تعلیم دینے کیلئے کوئی خاص قسم کے ادارے نہ تھے۔خواتین جمعہ وعیدین کے موقع پر وعظ ونصیحت سنتیں اور بعض اوقات کسی ایک گھر میں جمع ہو جاتیں جہاں حضورﷺ یا آپﷺ کا کوئی صحابی دینی ودنیاوی مسائل کے بارے میں معلومات بہم پہنچاتا۔ یہی وجہ ہے کہ عہد رسالت میں صحابہ کرامؓ کی طرح بہت سے صحابیاتؓ بھی علم وفضل میں خاص مقام رکھتی تھیں۔حضرت عائشہؓ،حضرت ام سلمہؓ اور حضرت حفصہؓ اس سلسلے میں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔بعض اوقات بڑے بڑے صحابہ کرامؓ،حضرت عائشہؓ سے کسی مسئلے میں رجوع کرتے تھے۔لہذا شریعت نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی عورتوں کو حق وباطل میں تمیز کرانا سکھائیں اور حصول علم کیلئے شرعی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے بہتر سے بہتر معلومات اور علم حاصل کریں۔

عورتیں مردوں ہی کی بہنیں ہیں اور دونوں کیلئے علم حاصل کرنا فرض ہے۔اسی طرح اسلامی حدود کی پابندی کے ساتھ عورتوں کو بھی معاشرہ کی تعمیر اور اس کے تحفظ میں حصہ لینے کا حق بھی حاصل ہے اور ان کی ذمہ داری بھی۔ خاندان اخلاقی وسماجی وجود کی بنیاد اور آنے والی نسلوں کا فطری گہوارہ ہے،خاندن کا ماحول صالح اور سازگار رکھنا مرد وعورت دونوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

اسلام نے تعلیم نسواں سے کبھی نہیں روکا بلکہ خواتین کو علم حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی تاکہ وہ پڑھ لکھ کر اچھا گھرانا تشکیل دے سکیں۔تعلیم حاصل کرنے کے جتنے مواقع مرد کیلئے ہیں اتنی ہی خواتین کیلئے ہیں۔ان کی ترقی میں کوئی امر واقع نہیں۔اچھی تعلیم ہوگئی تو ماں اپنے بچے کی اچھی تربیت کرسکے گی ماں کی گود بچے کی تربیت کا گہوارہ ہوتی ہے۔

تذکرہ نگار لکھتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ میں سے تقریباً ۱۳۰ لوگوں کے فتوے منقول ہیں پھر ان میں سات اشخاص ایسے ہیں جن کے فتوے بیان کرنے کیلئے بڑی بڑی کتابوں کی ضرورت ہے اور وہ ہیں حضرت عمرؓ،حضرت علیؓ،حضرت زید بن ثابتؓ،حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ،حضرت عبداللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عباسؓ، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ اور ام المومنین حضرت عائشہؓ۔ گویا طبقہ اولیٰ کے سات مفتی صحابہ کرام میں حضرت عائشہ ام المومنینؓ کا اسم گرامی بھی شامل ہے۔(۵۰)

حوالہ جات باب اول

(۱)۔ول ڈیورانٹ، ہندوستان مترجم طیب رشید، تخلیقات، لاہور، ۱۹۹۶ء، ص ۱۲۳

(۲)۔رئیس امروہی، جنسیات حصہ دوئم، فرید پبلشرز، اردو بازار، کراچی، ص ۲۴۴

(۳)۔ول ڈیورانٹ، ہندوستان مترجم طیب رشید، تخلیقات، لاہور، ۱۹۹۶ء، ص ۱۲۳

(۴)۔ایس ایم شاہد، تعارف مذاہب عالم، نیو بک پیلس، لاہور، ص ۲۹۹

(۵)۔ول ڈیورانٹ، ہندوستان مترجم طیب رشید، تخلیقات، لاہور، ۱۹۹۶ء، ص ۱۲۳

(۶)۔عبدالکریم، تحقیقی مقالہ اسلام میں عورت کا مقام بموازنہ دیگر مذاہب، بلوچستان یونیورسٹی، ۱۹۹۸ء، ص ۸

(۷)۔ول ڈیورانٹ، ہندوستان مترجم طیب رشید، تخلیقات، لاہور، ۱۹۹۶ء، ص ۱۲۶

(۸)۔ایس ایم شاہد، تعارف مذاہب عالم، نیو بک پیلس، لاہور، ص ۲۲۸

(۹)۔سر سید احمد خان، مقالات سر سید ترتیب مولانا محمد اسماعیل، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۶۲ء، ص ۴

(۱۰)۔بحوالہ بالا، عبدالکریم، تحقیقی مقالہ اسلام میں عورت کا مقام بموازنہ دیگر مذاہب، ص ۲۲

(۱۱)۔آچاریہ کوتلیہ چانکیہ، ارتھ شاستر، ٹیکساس پرنٹرز، کراچی، ۱۹۹۱ء، ص ۳۴۱

(۱۲)۔ڈاکٹر عبدالرشید، تقابل ادیان، طاہر سنز اردو بازار، کراچی، ۱۹۸۶ء، ص ۱۸۷

(۱۳)۔ول ڈیورانٹ، ہندوستان مترجم طیب رشید، تخلیقات، لاہور، ۱۹۹۶ء، ص ۱۲۲

(۱۴)۔ڈاکٹر عبدالرشید، تقابل ادیان، طاہر سنز اردو بازار، کراچی، ۱۹۸۶ء، ص ۸۶

(۱۵)۔آچاریہ کوتلیہ چانکیہ، ارتھ شاستر، ٹیکساس پرنٹرز، کراچی، ۱۹۹۱ء، ص ۴۸

(۱۶)۔ڈاکٹر عبدالرشید، تقابل ادیان، طاہر سنز اردو بازار، کراچی، ۱۹۸۶ء، ص ۸۸

(۱۷)۔آچاریہ کوتلیہ چانکیہ، ارتھ شاستر، ٹیکساس پرنٹرز، کراچی، ۱۹۹۱ء، ص ۳۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۸)۔کتاب مقدس، پیدائش باب ۳، آیت ۱۶، بائبل سوسائٹی، لاہور
(۱۹)۔کتاب مقدس، خروج باب ۲۱، آیت ۲۱۔۲۲، بائبل سوسائٹی، لاہور
(۲۰)۔کتاب مقدس، گنتی باب ۳۱، آیت ۱۷۔۱۸، بائبل سوسائٹی، لاہور
(۲۱)۔کتاب مقدس، سموئیل باب ۱، آیت ۹۔۱۱، بائبل سوسائٹی، لاہور
(۲۲)۔کتاب مقدس، استثناء باب ۲۱، آیت ۱۵۔۱۷، بائبل سوسائٹی، لاہور
(۲۳)۔کتاب مقدس، حزقی ایل باب ۴۶، آیت ۱۷۔۱۸، بائبل سوسائٹی، لاہور
(۲۴)۔کتاب مقدس، یشوع باب ۱۷، آیت ۳۔۴، بائبل سوسائٹی، لاہور
(۲۵)۔کتاب مقدس، ایوب باب ۴۲، آیت ۱۵، بائبل سوسائٹی، لاہور
(۲۶)۔کتاب مقدس، ا تیمتھیس باب ۲، آیت ۹۔۱۰، پولس رسول کا پہلا خط، بائبل سوسائٹی، لاہور
(۲۷)۔مودودی (ابوالاعلیٰ)، پردہ، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، ۱۳۵۹ھ ص ۲۱
(۲۸)۔کتاب مقدس، ا تیمتھیس باب ۲، آیت ۱۴، پولس رسول کا پہلا خط
(۲۹)۔رئیس امروہی، جنسیات حصہ دوئم، فرید پبلشرز، اردو بازار، کراچی، ص ۲۴۵
(۳۰)۔کتاب مقدس، پطرس کا پہلا خط، باب ۳، آیت ۱۔۶، بائبل سوسائٹی، لاہور
(۳۱)۔ڈاکٹر عبدالرشید، تقابل ادیان، طاہر سنز اردو بازار کراچی، ۱۹۸۶ء، ص ۳۳۷
(۳۲)۔کتاب مقدس، کرنتھیوں کے نام پولس رسول کا پہلا خط، باب ۷، آیت ۳
(۳۳)۔فرید وجدی آفندی، مسلمان عورت، مکتبہ القریش، لاہور، ۱۹۸۹ء، ص ۷۹
(۳۵)۔سید جلال الدین، عورت اسلامی معاشرہ میں، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۸۷ء، ص ۲۷۹
(۳۶)۔سورہ نساء، ۴:۱
(۳۷)۔سورہ آل عمران ۳:۱۹۵
(۳۸)۔سورہ بقرہ ۲:۲۲۸
(۳۹)۔سورہ بقرہ ۲:۱۸۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۰)۔امام ابوعبدالرحمٰن نسائی ، سنن نسائی، دارالاشاعت اردو بازار، کراچی، ج ۲،ص ۳۵۷، حدیث نمبر ۳۳۹۴

(۴۱)۔سورہ نساء ۱۱:۴

(۴۲)۔مفتی محمد شفیع ،معارف القرآن،ادارۃ المعارف،کراچی،۱۹۹۶ء،ج ۲،ص ۳۲۱

(۴۳)۔ابو داؤد سلیمان ابن اشعث ،سنن ابوداؤد ،کتاب الفرائض، غلام علی پبلشرز ،لاہور، ۱۹۸۴ء

(۴۴)۔پروفیسر جان ایل ایسپازیٹو،اسلام صراط مستقیم،آکسفورڈ یونیورسٹی،۱۹۹۲ء،ص ۹۴

(۴۵)۔سورہ طلاق ۷:۶۵

(۴۶)۔سورہ طلاق ۶:۶۵

(۴۷)۔سورہ بقرہ ۲۳۴:۲

(۴۸)۔سورہ ممتحنہ ۱۲:۶۰

(۴۹)۔محمد بن یزید ابن ماجہ،سنن ابن ماجہ،مہتاب کمپنی،لاہور،کتاب فی الایمان،ج ۱،ص ۱۶۲

(۵۰)۔پروفیسر ثریا بتول علوی،جدید تحریک اسلام اور سائنس،منشورات،لاہور،ص ۳۸۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوئم

سیاہ کاری کا تعارف

سیاہ کاری اور اس کے مترادفات کا تعارف

سیاہ کاری، کاروکاری یا غیرت کے نام پر قتل کرنے کا دستور بہت قدیم ہے۔ مذکورہ نام ایک دوسرے کے مترادف ہیں جو کہ مختلف علاقوں میں بولی جانے والی زبانوں کے مطابق وضع کئے گئے ہیں مثلاً:

بلوچستان میں اسے سیاہ کاری کہا جاتا ہے۔ جس کے معنی ہے، بدکاری، پاپی، گنہگار، مجرم۔ سندھ میں اسے کاروکاری کہا جاتا ہے کارو کا مطلب سیاہ مرد اور کاری کا مطلب سیاہ عورت ہوتا ہے۔ پنجاب میں کالا کالی اور سرحد میں طورطورہ کے نام سے مشہور ہیں۔ کالے رنگ کے مفہوم کی حامل یہ اصطلاحات زنا کاری اور اس کے مرتکب ٹھہرائے گئے افراد سے وابستہ سماجی رسوائی کا مظہر ہیں۔(۱)

سیاہ اس شخص کو کہتے ہیں جس پر نکاح کے بغیر جنسی تعلق رکھنے کا الزام لگایا گیا ہو۔ دوسرے لفظوں میں دوسرے کی عزت کو گندا کرنے کا الزام لگے ہوئے مرد کو، یا اپنے نکاح والے شوہر کے علاوہ کسی اور سے جنسی تعلق رکھنے (یا مالک کو اس طرح کے تعلق رکھنے کا شک پڑنے) والی عورت کو سیاہ یا سیاہ کار کہتے ہیں۔ اس لیے ''سیاہ'' محض ایک رنگ نہیں ایک اصطلاح ہے۔ کبھی کبھی سیاہ کار پرسن کے وارث سیاہ کاری کو تسلیم نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ انکا عزیز یا عزیزہ سیاہ کار نہیں بلکہ بے گناہ ہیں، تو اس کے لیے ''سفید یا سرخ'' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔(۲)

پاکستان میں جب کوئی مرد کسی مرد وعورت کی جان لیکر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے یہ کام اس بناء پر کیا ہے کہ وہ عورت اور مرد جنسی بدفعلی کے مرتکب ہوئے ہیں تو پھر اسے قتل نہیں بلکہ ''غیرت کے نام پر مارنا'' کہا جاتا ہے۔ جبکہ انگریزی میں اسے Honour Killings کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالیہ برسوں میں کاروکاری، سیاہ کاری یا غیرت کے نام پر کیے گئے قتل سے متعلق واقعات میں اضافہ ہوتا چلا گیا ہے اور مذکورہ واقعات کی اخبارات میں بہت زیادہ تشہیر کی گئی ہے تاہم زیادہ تر رپورٹنگ نہ تو اس دہشت کی ترجمانی کر پاتی ہے اور نہ ہی اس کی وجوہات اور اس کے نتائج کی نوعیت کے متعلق وضاحت کرتی ہے۔ جب اس رسم کا شکار بننے والے مرد و عورت کا تعلق شہر کے کسی اعلیٰ طبقے سے ہو تو اس کی کہانی کی تشہیر سنسنی خیز ہونے کے علاوہ چٹخارے دار اور فحش ہوتی ہے، لیکن جب کوئی گمنام کسی دور دراز کے دیہات میں قتل کر دیئے جاتے ہیں تو اس جرم کے بارے میں صرف دو انچ کی رپورٹ شائع ہوتی ہے۔ دونوں صورتوں میں طرز بیان حقیقت سے اتنا دور ہوتا ہے کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایسے واقعات کا ہماری زندگیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ (۳)

بہر حال مذکورہ بالا اصطلاحات کسی مرد و عورت پر اس وقت لاگو کیے جاتے ہیں جبکہ وہ زنا کاری کے مرتکب پائے گئے ہوں یا ان پر زنا کاری کا شبہ ہو۔ بعد میں انہی اصطلاحات کے تحت جب انہیں سزا کے طور پر قتل کر دیئے جاتے ہیں تو اسے محض قتل نہیں بلکہ "غیرت کے نام پر قتل" کا نام دیا جاتا ہے۔ بسا اوقات صرف عورتیں قتل کر دیئے جاتے ہیں اور مرد سزا سے بچ نکلتے ہیں۔

سیاہ کاری کے نام پر قتل کا تاریخی جائزہ

سیاہ کاری، کاروکاری، کالا کالی اور طور طورہ جیسے اصطلاحات کے تحت غیرت کے نام پر قتل کرنے کا دستور بہت ہی قدیم ہے۔ اس کا تعلق یورپ اور ایشیاء میں پدرسری معاشرتی نظام کے ظہور کے ساتھ ہے، جس میں خاندان اور برادری کی غیرت و ناموس کو لازمی طور پر اس کی عورتوں کی جنسیت سے جوڑ دیا گیا ہے۔ زمین اور مال مویشیوں کی صورت میں پیداواری ذرائع اور تناسلی ذرائع یعنی عورتوں پر تصرف زرعی اور قبائلی معاشروں کی بقاء کیلئے بنیادی حیثیت رکھتا تھا۔ مرد اپنی زمین کی حفاظت کی خاطر اور اپنی عورتوں کی حفاظت کیلئے قتل کرتے تھے اور اگر جنسی تعلقات کیلئے وضع کردہ کڑے ضابطے کی خلاف ورزی کی جاتی تو وہ اپنی عورتوں کو قتل کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ غیرت کے نام پر قتل کرنے کی رسم ان ابتدائی معاشروں کے سماجی تعلقات کو باقاعدہ بنانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے ضابطہ میں ایک مرکزی عنصر کی حیثیت سے نمودار ہوئی اور دنیا کے مختلف علاقوں میں ابھی تک کم یا زیادہ حد تک اس پر عمل جاری ہے۔

پس تاریخی اور بشریاتی تحقیقات کے مطابق مردانہ غیرت کی بحالی اور پدرسری نظام کی حفاظت کیلئے عورتوں کو قتل کرنے کا دستور صدیوں تک ان علاقوں میں قائم رہا ہے جو عالمی تہذیبوں کے گہوارے تھے۔ یعنی چین اور ہندوستان جیسے زرعی معاشروں (بشمول موجودہ پاکستان) قبائلی علاقوں، مشرق وسطی کے عرب علاقوں، بحیرہ روم کے جملہ علاقوں (فلسطین، لبنان، ترکی، یونان، مراکش، اٹلی، سپین) جنوبی یورپ کے علاوہ بحیرہ اوقیانوس کے پار لاطینی امریکہ کے ممالک میں۔ یہ بات بھی مدنظر رہنی چاہیے کہ اینگلو سیکسن قوم بھی عورتوں، زنا، جائیداد اور قتل کے مابین تعلق کو نظر انداز نہ کر سکی۔

انگریزوں کا قدیم قانون عورتوں کو مال و متاع گردانتا تھا چنانچہ اس میں زنا کاری کی تعریف جائیداد کے خلاف ایک جرم کے طور پر کی ہے۔ فرانسیسی قانون فرانسیسیوں کے نکتہ نظر سے اسے عزت و آبرو کے خلاف ایک جرم تصور کرتا تھا۔ حتی کہ آج کل بھی جبکہ وہاں زنا کاری ایک جرم نہیں رہی برطانیہ اور آسٹریلیا جیسے ممالک میں اپنی بیویوں کو قتل کرنے والے مرد اپنے دفاع میں تخفیفی حالات کے لئے جنسی اشتعال کے قانون پر انحصار کرتے ہیں۔

غیرت کے نام پر قتل کے چند مختلف واقعات کے متعلق عالمی سطح پر اس کی موجود مختلف شکلوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مبصر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ بالکل واضح ہے کہ "جنسی اشتعال انگیزی ایک تمدنی دفاع ہے جو مذہب اور نسلی حدود سے متجاوز ہو جاتا ہے اور خود اپنے لئے بلاشرکت غیرے ایک مردانہ حلقہ کا متقاضی ہوتا ہے"۔

تاہم اس وقت معاملہ یہ ہے کہ غیرت کے نام پر قتل کرنے کا دستور، جس کی رسم رواج اور بعض صورتوں میں قوانین نے بھی اجازت دے رکھی ہے، بظاہر زیادہ تر شمالی افریقہ کی ریاستوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بشمول ترکی و پاکستان مشرق وسطیٰ تک ہی محدود ہے۔ دوسرے لفظوں میں اگرچہ عورتیں مردوں یعنی اپنے خاوندوں یا چاہنے والوں وغیرہ کے ہاتھوں قتل ہو رہی ہیں، مگر دنیا بھر میں اکثر انہیں ''ہوائے نفس کے جرائم'' کہا جاتا ہے۔ آج بھی زیادہ تر ملکوں میں غیرت کے نام پر عورتوں کے قتل کی دستوری یا قانونی اجازت نہیں ہے۔ یہ معاملہ پاکستان، ترکی، اردن، شام، لبنان، فلسطین، مصر، عراق، سعودی عرب اور مراکش جیسے ممالک میں قطعی طور پر اس کے برعکس ہے، جہاں مرد رشتے داروں میں سے کوئی بھی شخص، چاہے وہ خاوند، باپ، بھائی، چچا یا بیٹا ہی کیوں نہ ہو، کسی عورت کو موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے اور مطالبہ پر معاشرہ اور ریاست کی طرف سے اس جیسے قتل کو برحق تسلیم کروالیتا ہے۔ جب پاکستان، فلسطین وغیرہ جیسے ممالک میں اس دستور پر عمل کیا جاتا ہے تو یہ مذہبی حدود سے متجاوز ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف بہت سے دیگر اسلامی ممالک میں اس رسم کا وجود ہی نہیں ملتا مثلاً بنگلہ دیش سے شروع ہونے والے مشرقی ممالک اور افریقہ میں صحارا کے زیریں ممالک میں۔ درحقیقت چند ممالک قانون میں مخصوص شرائط شامل کر کے غیرت کے نام پر قتل کو ایک الگ درجہ دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر اردن، لبنان اور شام میں مجموعہ ہائے تعزیرات ان مردوں کو سزا سے بالکل مبرا قرار دے دیتے ہیں جو ذاتی عورتوں کو مجرمانہ فعل میں مشغول پا کر قتل کر دیتے ہیں۔ دیگر اسلامی ممالک میں قانون ان مردوں کیلئے یکسر دفاع فراہم نہیں کرتا جو ان جیسے حالات میں اپنے بیویوں کو قتل کر دیتے ہیں مگر اس کے باوجود انہیں کم سزا سنائی جاتی ہے۔ شام اور لبنان کے مجموعہ ہائے تعزیرات ''مشتبہ حالات'' کے مزید دفاع کو تسلیم کرتے ہیں جو مردوں کو ان بنیادوں پر تخفیفی حالات کا مطالبہ کرنے کی اجازت دیتا ہے کہ قتل شدہ عورت کی حرکات یا چال چلن نے خندان کی عزت وآبرو پر دھبہ لگا دیا تھا۔ ترکی اور عراق کے مجموعہ ہائے تعزیرات جن کا اطلاق کردستان پر بھی ہوتا ہے، بھی غیرت کے جرائم کیلئے ایک محدود دفاع فراہم کرتے ہیں۔ یورپ میں اگرچہ ہسپانوی اور پرتگالی مجموعہ ہائے تعزیرات نے بھی غیرت کے جرائم کیلئے ایک جزوی معافی کی اجازت دے رکھی ہے مگر اس سے پیشتر اسی طرح کی تدابیر کا اطلاق اٹلی اور فرانس میں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا جنہیں بعد میں ختم کر دیا گیا۔ اسی طرح برازیل میں، جہاں غیرت کے نام پر قتل کو معاشی استحقاق حاصل ہے ملک کی اعلیٰ ترین عدالت نے ''غیرت کے نام پر کیے گئے جرائم'' کے دفاع کو رد کر دیا ہے۔

جہاں تک پاکستان کا معاملہ ہے اگر چہ مجموعہ تعزیرات غیرت کے نام پر کیے گئے جرائم کیلئے ایک مخصوص دفاع کو تسلیم نہیں کرتا مگر عدالتیں ایسے مردوں کو جو عزت و آبرو کو وجہ بنا کر غیرت کے نام پر عورتوں کو قتل کرنے کا دعوی کرتے ہیں، جرم سے بری کرنے یا کم سزا سنانے کیلئے ''سنگین اور فوری اشتعال'' کے تصور کو استعمال کر رہی ہے۔ یہ قانونی دفعہ برطانوی قانون فوجداری کے تحت متعارف کرائی گئی تھی اور جس وقت قوانین کو اسلامی بنایا گیا تو قصاص اور دیت آرڈیننس کے تحت اسے حذف کر دیا گیا۔

اس ملک میں غیرت کے نام پر قتل کے دستور کا نقطہ آغاز بلوچستان اور شمال مغربی سرحد کے قبل از اسلام قبائلی تمدن میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ بلوچستان سے ہجرت کرنے والے قبائلی اپنے قبائلی دستور کو سرحد کے پار بالائی سندھ اور جنوبی پنجاب میں لے گئے، جہاں غیرت کے نام پر قتل کرنے کی رسم قدیم دستور کے مطابق آج بھی جاری و ساری ہے۔ اگر چہ پنجاب میں یہ رسم بلوچ آبادی کے نسبتا چھوٹے علاقے مثلا رحیم یار خان، راجن پور اور ڈیرہ جات میں ڈیرہ غازی خان تک محدود تھی۔ بلوچستان کی سرحد کے ساتھ سندھ کے جاگیردارنہ سماجی نظام میں غیرت کے نام پر قتل کرنے کی رسم ان متعدد سندھی قبائل کا ایک لازمی جزو بن گئی ہے جو آج اپنا نسبی تعلق بلوچ قبائل کے ساتھ بتاتے ہیں۔ چنانچہ سندھ میں جہاں بلوچ آبادی کا علاقہ کافی بڑا تھا، بلوچستان کی سرحد کے ساتھ لاڑکانہ، جیکب آباد، شکار پور، سکھر، دادو اور بدین کے اضلاع پر مشتمل قوس نما پٹی کے علاوہ اندرونی بلوچستان میں جعفر آباد، نصیر آباد اور جھل مگسی کے اضلاع میں غیرت کے نام پر قتل کے واقعات معمول کی بات ہے۔ (۴)

جس رسم کو اندرون سندھ میں کاروکاری کہا جاتا ہے اسی کو راجن پور اور ڈیرہ غازی خان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قبائلی علاقوں میں کالا کالی کہا جاتا ہے۔اس کی تفصیل یہ کہ ماضی میں ان علاقوں میں کسی جوڑے کو بدکاری کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا جاتا تو عورت کا خاندان اسے کالی قرار دے کر فوراً قتل کر دیتا اور مجرم مرد کے قبیلے سے بھی یہ مطالبہ کیا جاتا کہ وہ اس مرد کو کالا قرار دے کر قتل کر دے۔اگر وہ اپنے مرد کو خود قتل کر دیتے تو ٹھیک اگر ایسا نہ کرتے تو پھر عورت کا متاثرہ خاندان خود موقع پا کر اسے بھی قتل کر دیتا، یہ ماضی کی بات ہے۔اب تو جنوبی پنجاب میں ایسے واقعات بالکل نہیں ہوتے اور اندرون سندھ میں بھی ان کا تناسب وہ نہیں ہے جس کا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔مگر قتل غیرت اور کاروکاری میں ایک بنیادی فرق ہے، کاروکاری کے واقعات میں متعلقہ قبیلے یا قبائل کے بزرگ جمع ہوکر باقاعدہ جرگہ کی شکل میں ایک فیصلہ کرتے ہیں۔قبائلی روایات کا یہ خودکار نظام ہے جو پولیس کے بغیر ایسے علاقوں میں اخلاقی جرائم کی روک تھام کیلئے بڑا موثر کردار ادا کرتا ہے جبکہ قتل غیرت میں اس طرح کا جرگہ کوئی فیصلہ نہیں کرتا بلکہ عورت کے خاندان کا مرد فوراً مشتعل ہوکر اس عورت اور ملزم مرد کو قتل کر دیتا ہے۔اس طرح کے جذبات کے قتل تو امریکہ و یورپ میں بھی کبھی کبھار سننے میں آجاتے ہیں۔پھر عورتوں کے قتل کے جتنے واقعات ریکارڈ ہوتے ہیں ضروری نہیں وہ غیرت کے نام پر ہی ہوں بلکہ کوئی خاندانی دشمنی، جائیداد کی تقسیم، میاں بیوی کی کشیدگی یا کوئی اور بھی وجہ ہوسکتی ہے۔مگر آج کل این جی اوز عورتوں کے ہر قسم کے قتل کو غیرت قرار دینے پر اصرار کرتے ہیں۔پھر معاشرے میں مردوں کے قتل کے بھی بہت سے واقعات ہوتے رہتے ہیں، عورتوں کے قتل کے واقعات مردوں کے نصف سے بھی کم ہوتے ہیں۔مقتول مردوں کی اچھی خاصی تعداد تو وہ ہوتی ہیں جنہیں عورتوں کو چھیڑنے سے منع کرنے پر قتل کر دیا جاتا ہے۔(۵)

ثبوت کے طور پر یہ بیان ملاحظہ ہو کہ:۔10 نومبر 2006ء محلّہ قادر آباد شیخوپورہ میں تین آوارہ نوجوانوں نے تشدد کر کے ایک دکاندار پرویز ملک کو ہلاک کر دیا۔مقتول نے انہیں لڑکیوں کو چھیڑنے سے منع کیا تھا۔(٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ قبائلی علاقوں میں غیرت کے نام پر قتل کا زیادہ تر شکار مرد ہی ہوتے ہیں۔ پھر عورت کی عصمت دری کے بہت سے واقعات ایسے ہوتے ہیں جہاں عورتیں جبر کا شکار ہوتی ہیں، عموماً ایسے معاملات میں عورتوں کو بری کر دیا جاتا ہے۔(۷)

سیاہ کاری کے نام پر قتل کرنے کے وجوہات

ممکن ہے کہ دستور کے مطابق وہ آدمی جو کاری کہ کر اپنی عورت کو قتل کر دیتا ہے، ایک قاتل نہیں بلکہ غیرت کے نقصان کا شکار ہے، جو اس نقصان کی تلافی کا مستحق ہے کہ وہ اپنی آبرو بحال کرے اور ایک عورت کا نقصان پورا کرے۔ ہرجانہ یا تاوان ادا کرنے کا یہ دستور زانی عورت اور بعض اوقات (لیکن ہمیشہ نہیں) اس کے شریک جرم مرد کو قتل کرنے کا مقصد رسوائی مٹانا، عزت و آبرو برقرار رکھنا اور سماجی ضابطہ کا نفاذ ہوتا ہے، جو عورتوں کی زندگیوں کے متعلق اختیارات اور ان کیلئے حدود مقرر کرتا ہے۔ اسی قسم کے ایک واقعہ (جو کوئٹہ میں رونما ہوا) کے متعلق مقامی اخبار کی رپورٹ ملاحظہ ہو کہ:

''سریاب کے علاقے کلی جیو میں ہفتہ (۱۳ اپریل ۲۰۰۴ء) کو شوہر نے نئی نویلی دلہن کو گلہ میں پھندا ڈال کر ہلاک کر دیا۔ پولیس کے مطابق نوجوان غلام حیدر کی ایک روز قبل شادی تھی اس نے سہاگ رات کو مبینہ بدچلنی کے شبہ میں اس کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر ہلاک کر دیا''۔ (۸)

مذکورہ بالا بیان سے بھی اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ عورت کی اپنی حدود سے خلاف ورزی اور مرد کا وقار مجروح کرنے کی بنا پر نوجوان نے انہیں غیرت کے نام پر قتل کیا۔

سیاہ کاری کی آڑ میں مرد اپنے دیرینہ جھگڑے نمٹانے، زمین کے حصول، قرض ادا کرنے کے لئے رقم کے حصول، قرض واپس کرنے کی ذمہ داری سے گلوخلاصی کرانے، دوسری بیوی کے حصول، کسی ناپسندیدہ عورت سے چھٹکارہ پانے اور اسی طرح کے اور بہت سے مقاصد کے لئے بے گناہ عورتوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ بہت پرانا ہے تاہم اپنی موجودہ شکل میں اس نے عورتوں کی قابل استعمال، قابل فروخت اور قابل تبادلہ چیزوں کی حیثیت کو ایک نیا رخ دیا ہے ایک مردہ عورت اپنے خاندان کیلئے نقدی یا ایک اور عورت کی صورت میں اچھا خاصا مال غنیمت حاصل کرنے کا باعث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن سکتی ہے۔بس اس کیلئے زنا کاری کے الزام کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کے بعد عورت قتل کر دی جاتی ہے اور کارو قرار دیئے گئے مرد کو اپنی جان بچانے کیلئے ادائیگی کرنا ہی پڑتی ہے۔اس کے دلیل کے طور پر غوث پور میں آباد لولائی قبیلہ کے ایک شخص کا مثال ملاحظہ ہو،جس نے اناسی (۷۹) سالہ بوڑھی عورت کو قتل کر دیا اور ایک ایسے شخص پر اس کے شریک جرم ہونے کا الزام لگایا جس سے اس نے ۷۵ ہزار روپے بطور قرض لئے ہوئے تھے۔لہذا ایک عورت مرگئی اور قرض کا معاملہ حل ہو گیا۔

اسی طرح خیر پور جوسو میں ایک عورت کے سسرال والوں نے اسے اپنے خاوند کے دوست کو چائے پیش کرنے کے جرم میں کاری قرار دے کر قتل کر دیا۔اس خاندان کو روپے کی اشد ضرورت تھی،لہذا وہ اس صورت میں چائے پر آنے والے بدنصیب شخص سے اچھی رقم بٹورنے میں کامیاب ہو گئے،اور ایک بار پھر ایک مردہ عورت کثیر دولت کے حصول کا باعث بن گئی۔

غیرت کے نام پر کیئے گئے قتل اس قسم کی سیدھی سادی سودے بازی کے علاوہ جائیداد یا زمین کے جھگڑے کے نتیجے میں پیدا ہونے والی عداوتوں اور حملوں کے باعث ہونے والے ہر قسم کے قتل کیلئے بھی بہترین آڑ کا کام دیتے ہیں۔اگر کوئی شخص زمین کے جھگڑے کے دوران کسی قبائلی کو قتل کرتا ہے تو اسے مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی کسی بوڑھی چچی،خالہ یا پھوپھی وغیرہ پر مقتول شخص کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کرنے کا الزام عائد کر کے فوراً اسے قتل کر دے اور اس کاروائی کو اس جرم کی سزا دینے کے عمل میں تبدیل کر لے۔(۹)

بعض اوقات مختلف رنجشوں کی بناء پر پیدا ہونے والے عداوتوں کا بدلہ لینے کیلئے عورتوں کو قتل کیا جاتا ہے جس کے دلیل کے طور پر مندرجہ ذیل بیان ملاحظہ ہو:

کیٹل فارم گوٹھ پیارا خان جمالی (اوستہ محمد) میں بھائی نے بہن کو سیاہ کاری میں قتل کر دیا۔کیٹل فارم میں عبدالحق جمالی نے سیاہ کاری کے الزام میں اپنی بہن مسماۃ (م) کو عبدالرحمان نامی شخص کے ساتھ الزام دیکر شارٹ گن سے فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔جبکہ اس کا مبینہ آشنا عبدالرحمان فرار ہو گیا۔(۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ اس واقعہ کے صرف ایک دن بعد مبینہ آشنا عبدالرحمان نے اپنی بیوی کو کاری قرار دے کر قتل کر دیا۔ اسکے حوالے سے درج بیان ملاحظہ ہو:

اوستہ محمد میں ایک شخص عبدالرحمان نے اپنی بیوی مسماۃ ماہ گل پر کارو کاری کا الزام لگاتے ہوئے اندھادھند فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا اور موقع واردات سے فرار ہو گیا۔ (۱۱)

مذکورہ بالا دونوں بیانات کر اس الزامات کا منظر پیش کر رہا ہے۔ عبدالحق نے عبدالرحمان پر اپنی بہن کے ساتھ الزام دے کر بہن کو قتل کر دیا، جبکہ عبدالرحمان نے اس قتل سے نو پیدا دشمنی کا خاتمہ کرنے اور تقریباً تاوان کی ادائیگی سے گلو خلاصی کرنے کی خاطر اپنی بیوی پر کارو کاری کا الزام لگا کر انہیں قتل کر دیا۔ یوں دو عورتوں کی زندگی کا چراغ بجھ گیا۔

آج کے دور میں جو عورتوں کی بڑھتی ہوئی تعداد قتل ہو رہی ہے ان سے صاف عیاں ہے کہ ان کیلئے غیرت کے نام پر قتل کو استعمال کیا جا رہا ہے، جبکہ اپنی خالص شکل میں چاہے ایسے قتل کا مقصد صرف زنا کے مرتکب فریقین کو نسیت و نابود کرنا، قبائلی آبرو کی تلافی کرنا ہی کیوں نہ ہو، اپنی بدلی ہوئی شکل میں اس کا اطلاق بہت وسیع ہو گیا ہے اور یہ متعدد قسم کے مقاصد کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

سیاہ کاری کے پرانے کیس میں ایک شخص نے دوسرے کو سرے عام گولی مار کر ہلاک کر دیا جس کی وجہ تاوان کے رقم میں تاخیر کی وجہ بتائی جاتی ہے تفصیل کیلئے ذیل کا بیان ملاحظہ ہو۔

اوستہ محمد بس اسٹینڈ پر ایک شخص ولی محمد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ مقتول نے اپنے نزاعی بیان میں پولیس کو بتایا کہ غلام قادر ولد علی حسن نے اسے اپنی بہن سے ناجائز تعلقات کے شبہ میں سیاہ کاری کا الزام لگایا تھا اور قبائلی طور پر اس کا فیصلہ بھی ہو چکا تھا اور تاوان کے طور پر اپنی کمسن بیٹی کا رشتہ ملزم پارٹی سے طے کر دیا تھا تاہم جرمانے کی رقم کی ادائیگی میں تاخیر کے سبب غلام قادر نے گولی ماردی۔ مقتول کو علاج کی غرض سے لاڑکانہ لے جا رہا تھا کہ راستے میں جان بحق ہو گیا پولیس نے قاتل کو آلہ قتل سمیت گرفتار کر کے مقدمہ درج کر لیا۔ (۱۲)

مذکورہ واقعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سابقہ متاثرہ پارٹی کو اپنی تشفی کرنے کیلئے فی الفور رقم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درکار تھی جو تاخیر کے سبب اس نے سابقہ زخم کو تازہ کرتے ہوئے کارو (ولی محمد) کی جان لے لی۔ معلوم ہوتا ہے کہ سیاہ کاری کے مذکورہ واقعے میں بات رقم کی تھی اگر عزت کی بات ہوتی تو غلام قادر اسی وقت ولی محمد سے بدلہ لے لیتے اور تاوان طلب ہی نہ کرتے۔

پرانے ذاتی رنجش کا بدلہ لینے کیلئے ایک شخص نے اپنی بہن کو کاری قرار دے کرنا مزد آشنا سمیت قتل کر دیا، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

کوئٹہ کے علاقے سریاب کلی گوہر آباد میں شیر محمد نامی شخص نے اپنی ۶۰ سالہ بیوہ بہن مسماۃ فیض بی بی کو سیاہ کاری کے شبہ میں گولیوں سے بھون ڈالنے کے بعد چھری سے ذبح کر دیا جبکہ اس کے بعد گلی سے گزرنے والے ایک نوجوان مصور بیگ کو بھی گولی مارنے کے بعد ذبح کر دیا اور قاتل واردات کے بعد فرار ہو گیا۔ مقتول نوجوان کے چچا زاد بھائی نے بتایا کہ ملزم کا مقتول کے ساتھ ذاتی رنجش تھی جس نے اپنی ۶۰ سالہ بہن پر سیاہ کاری کا الزام لگا کر دونوں کو قتل کر دیا۔ (۱۳)

لہذا اس مسئلے میں کوئی بھی ذی شعور انسان یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ ایک ۶۰ سالہ خاتون کسی نوجوان سے اس قسم کے مراسم استوار رکھے۔ کیونکہ یہ عمر جنسی خواہش کا ہوتا نہیں۔ لہذا یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعی ذاتی رنجش کا معاملہ ہے۔

غیرت کے نام پر جو قتل ہوتے ہیں ان میں اگر صرف کاری (یعنی عورت) قتل ہو جائے جیسا کہ عموماً ہوتا ہے تو کارو (مرد) کیلئے متاثرہ مرد کو اسکی غیرت کو پہنچنے والی نقصان کی تلافی کیلئے تاوان ادا کرنا پڑتا ہے، یہ تاوان قتل ہونے والی عورت کی قیمت اور اپنی جان بچانے کی خاطر ادا کیا جاتا ہے۔ یہ نظام پیسے وصولنے، تاوان میں عورت حاصل کرنے، یا دوسرے جرائم کی پردہ پوشی کیلئے کئی مواقع مہیا کرتا ہے۔ ایسے مردوں کے بارے میں بھی اطلاعات ملی ہیں جو غیرت کے مسئلے کی بجائے دیگر تنازعات کے باعث دوسرے مردوں کو قتل کر دیتے ہیں اور اس کے بعد اپنے ہی خاندان کی کسی عورت کو کاری قرار دے کر ہلاک کرتے ہیں تاکہ پہلے قتل کو غیرت کے قتل کا نام دیا جا سکے۔ ایسے واقعات بھی منظر عام پر آئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ تاوان کا لالچ بھی بعض معاملات میں سچ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسخ کرنے کا سبب بنتا ہے اس امر کے باعث کہ ناجائز تعلقات کا الزام لگا کر تاوان میں عورتیں حاصل کی جاسکتی ہیں، غیرت کے نظام میں مزید خرابیاں پیدا کر دی ہیں۔ اگر کوئی عورت کسی مرد سے شادی کرنے سے انکار کر دے تو وہ اس عورت کے خاندان کے کسی مرد کو کارو قرار دے کر اسے قتل نہ کرنے کے عوض اس عورت کا مطالبہ کر سکتا ہے، بعض اوقات وہ اپنے الزام کو وزن دینے کیلئے اپنی خاندان کی کسی عورت کو کاری قرار دے کر قتل بھی کر دیتا ہے۔ (۱۴)

سیاہ کاری یا عزت و غیرت کے نام پر ہونے والے قتل کے اسی فیصد واقعات میں کہیں پرانی دشمنی، کہیں زمین کا چکر تو کہیں محض مالی فائدے کیلئے خود اپنی بیوی، بیٹی، بہو یا بہن کو الزام دے کر یا دوسرے لفظوں میں کاری قرار دے کر کے مار دیا جاتا ہے۔ اکثر صورتوں میں تو کسی دوسرے کو مارنا یا نیچا دکھانا مقصود ہوتا ہے یا اپنی جان کی حفاظت اور قتل کے الزام سے بچنے کیلئے بیچاری عورت بھینٹ چڑھ جاتی ہے۔ (۱۵)

اس سلسلے میں پروفیسر ثریا بتول علوی لکھتی ہے کہ:

''عورتوں کے قتل کے جتنے واقعات ریکارڈ ہوتے ہیں ضروری نہیں وہ غیرت کے نام پر ہی ہوں بلکہ کوئی خاندانی دشمنی، جائیداد کی تقسیم، میاں بیوی کی کشیدگی یا کوئی اور بھی وجہ ہوسکتی ہے۔ مگر این جی اوز عورتوں کے ہر قسم کے قتل کو غیرت قرار دینے پر اصرار کرتے ہیں۔ پھر معاشرے میں مردوں کے قتل کے بھی بہت سے واقعات ہوتے رہتے ہیں، عورتوں کے قتل کے واقعات مردوں کے نصف سے بھی کم ہوتے ہیں۔ مقتول مردوں کی اچھی خاصی تعداد تو وہ ہوتی ہیں جنہیں عورتوں کو چھیڑنے سے منع کرنے پر قتل کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ قبائلی علاقوں میں غیرت کے نام پر قتل کا زیادہ تر شکار مرد ہوتے ہیں۔ عورت کی عصمت دری کے بہت سے واقعات ایسے ہوتے ہیں جہاں عورتیں جبر کا شکار ہوتی ہیں''۔ (۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات باب دوئم

(۱)۔رابعہ علی، غیرت کا تاریک پہلو مترجم افتخار محمود، شرکت گاہ، لاہور، ۲۰۰۱ء، ص ۱۵

(۲)۔پروفیسر ڈاکٹر شاہ محمد مری، بلوچ سماج میں عورت کا مقام، سیوا پبلیکیشنز، کوئٹہ، ۲۰۰۵ء، ص ۱۹۲۔

(۳)۔رابعہ علی، غیرت کا تاریک پہلو مترجم افتخار محمود، ص ۵

(۴)۔رابعہ علی، غیرت کا تاریک پہلو مترجم افتخار محمود، ص ۱۲ تا ۱۵

(۵)۔پروفیسر ثریا بتول، جدید تحریک نسواں اور اسلام، منشورات، لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۴۷۱

(۶)۔ماہنامہ جہد حق، دفتر انسانی حقوق کمیشن پاکستان، لاہور، دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۳۲، ج ۱۳، شمارہ ۱۲

(۷)۔پروفیسر ثریا بتول، جدید تحریک نسواں اور اسلام، منشورات، لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۴۷۱

(۸)۔روزنامہ جنگ، کوئٹہ، ۴ اپریل ۲۰۰۴ء

(۹)۔رابعہ علی، غیرت کا تاریک پہلو مترجم افتخار محمود، ص ۲۴ تا ۲۵

(۱۰)۔روزنامہ عوام، کوئٹہ، ۲۵ اپریل ۲۰۰۴ء

(۱۱)۔روزنامہ پبلک، کوئٹہ، ۲۶ اپریل ۲۰۰۴ء

(۱۲)۔روزنامہ جنگ، کوئٹہ، ۰۹ جون ۲۰۰۵ء

(۱۳)۔روزنامہ لشکر، کوئٹہ، ۸ اگست ۲۰۰۴ء

(۱۴)۔محبت حسین اعوان، اسلام قانون اور مظلوم پاکستانی عورت، مکتبہ البخاری، کراچی، ۲۰۰۲ء، ص ۱۸۲

(۱۵)۔روزنامہ جنگ، کوئٹہ، ۲۰ دسمبر ۲۰۰۵ء

(۱۶)۔پروفیسر ثریا بتول، جدید تحریک نسواں اور اسلام، ص ۴۷۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوئم　　سیاہ کاری کے متعلق رسم ورواج

سیاہ کاری کے متعلق انگریزی دور میں مختلف اقوام کے رسم ورواج

برطانوی قبضہ سے پہلے تقریباً تمام اقوام میں ایک بے وفا بیوی کے لئے جرم کی حالت میں پکڑے جانے کی سزا موت تھی اور اس کے آشنا کو بھی موت کی سزا دی جاتی۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور برطانوی قبضہ کے بعد عملی طور پر اس میں تغیر رونما ہوئے۔ لہذا مختلف اقوام میں سیاہ کاری کی سزائیں ترتیب وار حسب ذیل ہیں۔

ضلع بولان کے بلوچ اقوام میں انگریزی قبضہ سے پہلے رنگے ہاتھوں پکڑی گئی بے وفا بیوی اور اس کے آشنا کی سزا موت تھی اور شوہر یا اس کا کوئی رشتہ دار اور عورت کا باپ، بھائی یا سرپرست اپنے آپ کو جلاد بنانے کا مجاز تھا۔ اس رسم کا مظہر ایک دلچسپ مقدمہ ۱۸۹۰ء میں ہوا جب قطب خان اور چھٹا سیاپاد اور بخشی محمد شاہی نے مسمی مراد خان چوتائی اور مسماۃ خیر خاتون زوجہ مراد علی سیاپاد کو کرتہ میں مار دیا۔ کیس فرنٹیر کرائمز ریگولیشن کے تحت سرداروں کے جرگہ کے سپرد ہوا جس نے سیاہ کاری کے ارتکاب کا پتہ چلایا، معمولی سزا دی گئی۔ لیکن یہ دیکھا گیا کہ طرفین کا قتل علاقہ کے لوگوں کے نزدیک کوئی قابل نفرت جرم نہ تھا اور مجرم سمجھتے تھے کہ انہوں نے سرے سے کوئی جرم کیا ہی نہیں اور اہل علاقہ انہی کی تائید کرتے تھے۔ انگریزی دور سے پہلے اگر سیاہ کارہ اور سیاہ کار دونوں مارے جاتے تو قصہ ختم ہو جاتا۔ سیاہ کارہ شاذو نادر ہی موت سے بچتی، لیکن اگر آشنا بچ نکلتا تو قبائلی معتبرین فیصلہ کرتے تھے۔ اس سے جو جرمانہ وصول کیا جاتا وہ ایک لڑکی (سانگ) برائے مجروح شوہر، ۱۰۰ روپے نقد اور اسلحہ برائے والد سیاہ کارہ پر مشتمل ہوتا۔ مؤخر الذکر کو بلوچی میں سرین اور براہوئی میں منخ کہتے ہیں۔ انگریزی دور کے سرکاری جرمانوں کی وجہ سے یہ رسم کسی حد تک نرم ہو گئی ہے اور اگر ایک لڑکی (سانگ) دستیاب نہ ہو تو اس کی بجائے ۲۰۰ روپے نقد لے لیتے۔ لیکن جرمانہ کیس کی نوعیت کے ساتھ بدل جاتا۔ ۱۹۰۰ء میں جو کیس ہوا، اور جس میں سیاہ کار بچ نکلا جرگہ نے بلوچی رسم کے مطابق واجب الادا معاوضہ ۱۵۰۰ روپے ٹھہرایا لیکن بعد میں یہ رقم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۰۰ روپے کر دی گئی جس میں سے ۴۰۰ روپے مجروح شوہر اور ۸۰۰ روپے سیاہ کاری کے باپ کو ادا کیے گئے اور ایسے مقدمات میں معاوضہ کی یہی نسبت ہوتی ہے۔(۱)

جھالاوان کے بلوچ قبائل میں برطانوی اثر سے پہلے شوہر بیوی اور اس کے آشنا کو کسی غیر کے طعنہ بے وفائی پر بھی انہیں مار دینا جائز سمجھتا تھا۔ اب (انگیریزی دور میں) بھی بے وفا بیوی کو بحالت جرم پکڑے جانے کی صورت میں سزائے موت ہے اور شبہ کی بناء پر شوہر کبھی کبھی اس کے باپ یا بھائی کو مطلع کر دیتا ہے۔ جو اسے مار دیتے ہیں۔ آشنا پکڑا جائے تو مار دیا جاتا ہے اور اس کیلئے کوئی خون بہا نہیں۔ لیکن اگر وہ بچ کر نکل جائے تو قبائلی معتبرین معاوضہ کے بدلے تصفیہ کرا دیتے ہیں جو خون بہا کے برابر ہوتا ہے۔ یہ عموماً ۱۵۰۰ روپے ہیں لیکن یہ ہمیشہ نقد ادا نہیں ہوتے اور لڑکیاں، مویشی یا اسلحہ پورے یا جزوی مطالبہ میں دی جاتی۔ (انگریزی دور کے) رسم کے مطابق خان قلات کی حکومت بھی ۵۰۰ روپیہ بطور جرمانہ وصول کرتی۔(۲)

لاسی اور جام قبائل میں قبائلی سیاہ کاری کو بہت برا سمجھتے اور بحالت جرم پکڑے جانے کی صورت میں موت ایک بے وفا بیوی اور اس کے آشنا کی سزا تھی۔ لیکن جب دونوں یا طرفین میں سے ایک بچ کر نکل جاتے تو جام ایک قبائلی جرگہ کی مدد سے مجروح شوہر کیلئے معاوضہ اور ریاست کیلئے جرمانہ کا فیصلہ کرتا۔ رقم کا فیصلہ ہر معاملہ کی نوعیت کے مطابق ہوتا۔(۳)

ضلع کچھی پر مشتمل علاقے کے قبائل میں رنگے ہاتھوں پکڑے جانے کی صورت میں سیاہ کاری کی سزا بلوچوں اور جاٹوں میں موت تھی اور مجرموں کے مارے جانے کی صورت میں کوئی خون بہا نہیں ہوتا، اگر وہ بچ نکلتیں تو تصفیہ کیا جاتا۔ جاٹوں میں معاوضہ عموماً ایک لڑکی یا ۱۰۰ تا ۴۰۰ روپے نقد ہوتا، بلوچوں میں ایک یا زیادہ لڑکیاں اور ۱۰۰ تا ۲۰۰ روپے نقد ہوتے۔(۴)

ضلع ژوب پر مشتمل علاقوں کے قبائل میں رنگے ہاتھوں پکڑے جانے کی صورت میں موت کی سزا دی جاتی تھی اور شیرانیوں کے ہاں اس کے آشنا کا دایاں قدم یا ناک کاٹ دیا جاتا تھا، بیوہ کی بدچلنی پر اس کا ناک اور کان کاٹ دیئے جاتے تھے۔ نظری طور پر (انگریزی دور میں) بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زنا کاری کی سزا موت تھی۔ لیکن عملاً مجروح شوہر لڑکیوں، روپیہ، زمین وغیرہ کا معاوضہ لیکر اپنے ضمیر کو مطمئن کر لیتا۔ (انگریزی دور میں) اگر آشنا اور عورت دونوں مارے جاتے تو کوئی معاوضہ عائد نہیں ہوتا۔ اگر دونوں بچ نکلتے تو عورت کو طلاق دے دی جاتی اور اکثر قبائل میں مطلقہ کو اپنے آشنا سے شادی کی اجازت تھی بشرطیکہ وہ مجروح شوہر کو معاوضہ ادا کر دیتے۔ معاوضہ کی کوئی شرح مقرر نہیں تھی اور اس کا فیصلہ ہر کیس کی نوعیت پر ہوتا۔ سنزرخیلوں، سرغٹروں اور مندوخیلوں میں عام شرح ۲ تا ۴ لڑکیاں اور ۱۲۰۰ روپے مقرر تھے۔ چند حالات میں عورتوں کا تبادلہ بھی ہوتا اور آشنا اپنی بیوی مجروح شوہر کے حوالے کر دیتا۔ شیرانیوں میں یہ شرح ۷۰۰ روپے اور خوستی وسادات میں ولور کے برابر تھی۔ (۵)

کوئٹہ اور پشین کے علاقوں میں آباد قبائل میں برطانوی قبضہ سے پہلے بے وفا بیوی کیلئے جرم کی حالت میں پکڑے جانے کی سزا موت تھی۔ یہ (انگریزی دور میں) بھی نظری طور پر لاگو رہے۔ لیکن عملاً مجروح شوہر معاوضہ کے طور پر روپیہ یا لڑکیوں وغیرہ سے اپنا ضمیر مطمئن کر لیتا۔ گو رقم معاوضہ قبائل میں مختلف تھا۔ اگر آشنا اور عورت دونوں مارے جاتے تو کوئی معاوضہ واجب الاداء نہیں ہوتا۔ اگر دونوں بچ نکلتے تو عورت کو طلاق دے دی جاتی اور اچکزیوں میں آشنا کو ۱۲ جھگا یا لڑکیاں بطور معاوضہ دینا پڑتی، ان میں سے ۶ واقعی دی جاتی بقایا ۲۰۰ قندھاری روپے فی لڑکی کے حساب سے بصورت نقد دیے جاتے۔ سنٹیا کاکڑوں میں مطلقہ، مجروح شوہر کو ۳۲۰ تا ۴۰۰ روپے بطور معاوضہ دے کر اپنے آشنا سے شادی کر سکتی تھی۔ لیکن اکثر قبائل میں کوئی شرح مقرر نہیں تھی اور معاوضہ عموماً ایک یا زیادہ لڑکیوں اور کچھ نقدی پر مشتمل ہوتا جو واقعہ کے نوعیت کے مطابق طے ہوتا (۶)

لورالائی ضلع میں آباد قبائل میں انگریزی دور سے پہلے رنگے ہاتھوں پکڑی گئی بے وفا بیوی کی سزا موت تھی۔ لہرزئی موسیٰ خیل عورت کی ناک کاٹ دیتے تھے اور اس کے آشنا کی پیشانی یا کلائیوں کو داغ دیتے۔ دومڑ، زخپیل اور ونیچی زنا کار کا ناک اور کان کاٹ دیتے تھے۔ حاجی خیل موسیٰ خیل اور ایسوٹ قبال عورت کا ناک اور مرد کا پاؤں کاٹ دیتے تھے۔ نظری طور پر سزائے موت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(انگریزی دور میں) بھی برقرار رہا۔ لیکن عملی طور پر مجروح شوہر لڑکیوں، روپیہ، مویشی، زمین وغیرہ کا معاوضہ لیکر اپنے ضمیر مطمئن کرنے پر تیار ہو جاتا۔ معاوضے کی رقم قبائل میں مختلف تھا اگر زانی اور زانیہ دونوں مارے جاتے تو کوئی معاوضہ واجب نہیں تھا۔ اگر دونوں بچ نکلتے تو کھیترانوں اور غرشین سادات کے سوا عورت اپنے آشنا سے شادی کر سکتی بشرطیکہ مجروح شوہر کو معاوضہ ادا کر دیا جاتا، اسکی شرح مختلف تھی۔ موسیٰ خیل اور ایسوٹ قبائل میں ۷۰۰ روپے، جعفروں میں ۵۰۰ روپے، غرشین سادات میں ۳۰۰ روپے اور ایک لڑکی، دکی کے شادوزیوں اور سپین ترینوں میں ۷۰۰ روپے ایک لڑکی اور ایک تلوار، زرکونوں میں ۲۵۰ روپے اور دو لڑکیاں یا ۵۰۰ روپے لڑکی، تور ترینوں میں ۴۰۰ روپے، لونیوں میں ۴۰۰ روپے اور دو لڑکیاں یا ۶۰۰ روپے، دومڑوں زخپیلوں اور پچیوں میں ۶۰۰ روپے، ونیچی قبیلہ میں ۷۰۰ روپے، سنزرخیلوں میں ۶۰۰ تا ۱۲۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے بطور جرمانہ۔ اگر طرفین کھیتران ہوں تو جرمانہ ۳۰۰ روپے تھی۔ اگر عورت غرشین اور آشنا بزدار ہوتا تو معاوضہ ۸۰۰ روپے اور عورت غرشینوں میں لوٹ جاتی۔ اگر عورت لوہاری، ہمسایہ یا سید ہو تو معاوضہ زیادہ ہوتا۔ ژوبیوں اور حمزہ زئیوں کیلئے ۶۰۰ روپے، کوہلو کے زرکونوں کیلئے ۵۰۰ روپے، دومڑوں کیلئے ۳۰۰، اور تھل کے ترینوں کے لئے ۴۰۰ روپے معاوضہ ہوتا اگر عورت کی ابھی منگنی ہوئی ہوتی تو لونی معاوضے کے علاوہ ”شرمانہ“ یعنی حق شرم بھی لیتے۔ دومڑوں، زخپیلوں اور پچیوں میں اگر آشنا پورا معاوضہ نہ دے سکتا تو اس سے جرمانہ لازماً وصول کیا جاتا جو شادی شدہ عورت کی صورت میں ۱۰۰ روپے اور دوشیزہ کی صورت میں ۳۰ روپے ہوتے اور عورت والد یا سرپرست کے پاس رہتی۔ (۷)

سبی کے ضلع میں آباد اقوام میں انگریزی قبضہ سے پہلے بیوفا بیوی کو حالت جرم میں پکڑے جانے کی سزا موت تھی۔ پہاڑی بلوچوں کی اکثریت (انگریزی دور میں) بھی اس کے قائل تھے۔ لیکن پٹھانوں اور نصیر آباد کے جمالیوں، عمرانیوں اور کھوسہ بلوچوں میں مجروح شوہر لڑکیوں یا نقدی وغیرہ کی صورت میں معاوضہ لیکر اپنی عزت کو مندمل کرنے پر رضامند ہو جاتے۔ معاوضہ کی شرح مختلف قبائل میں الگ الگ تھی۔ اگر عورت اور آشنا دونوں مارے جاتے تو کوئی معاوضہ واجب الاداء

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتا۔ اگر دونوں بچ نکلتے تو عورت کو طلاق دے دی جاتی اور کھیانی، ونیچی ترینوں اور سنٹیا کاکڑوں میں معاوضہ ادا ہونے کے بعد وہ اپنے آشنا سے شادی کر سکتی۔ اکثر قبائل میں اس کی کوئی شرح مقرر نہیں تھی اور معاوضہ کا فیصلہ ہر کیس کی نوعیت کے مطابق ہوتا۔ اور عام طور پر ایک یا زیادہ لڑکیوں اور تقریباً ۲۰۰ روپے نقد پر مشتمل ہوتا۔ (۸)

مری و بگٹی قبائل میں سیاہ کاری اور بدچلنی کی سزا موت تھی۔ اس ضمن میں مری اور بگٹی دیگر قبائل کی نسبت زیادہ حساس تھے اور محض شوہر کا شبہ ہی کافی سمجھا جاتا اور قبائلی رسم کی کوئی ثبوت نہیں مانگتے۔ اگر آشنا بچ کر نکل جاتا تو جرگہ فیصلہ کرتا اور معاوضہ عائد کرتا جو معاملہ کی نوعیت کے مطابق ہوتا۔ مریوں میں عام شرح ۱۰۰۰ روپے ایک لڑکی ایک تلوار اور ایک بندوق جبکہ بگٹیوں میں ایک یا دو لڑکیاں اور ۲۰۰ تا ۵۰۰ روپے تھا۔ قبائلی اپنی اس رسم کی آڑ نہیں لے سکتے اور اسی سزا کے مستوجب سمجھے جاتے جو اس علاقے کا مروجہ قانون ہوتا جس کی حدود کے اندر جرم سرزد ہوا ہوتا۔ (۹)

چاغی ضلع کے اقوام میں انگریزی قبضہ سے پہلے ایک اخلاق باختہ بیوی اور اس کے آشنا کو بحالت جرم پکڑے جانے پر موت کی سزا ملتی تھی یہ انگریزی دور میں بھی رائج تھی۔ لیکن حکومت کے بیچ میں آنے سے رسم میں کچھ ترمیم کی گئی یعنی مجرمین کو سزا اور جرمانہ اور مجروح شوہر اور عورت کے ماں باپ کو معاوضہ کی ادائیگی۔ معاوضہ کا عام مطالبہ ۱۵۰۰ روپے تھا لیکن واجب الاداء رقم کا فیصلہ جرگہ ہر مقدمہ کی نوعیت کے مطابق کرتا۔ ایک چوتھائی معاوضہ عورت کے والدین اور باقی شوہر کو ادا کیا جاتا۔ (۱۰)

مکران کے بلوچ قبائل میں اگر بیوی بحالت جرم پکڑی جاتی تو اس کی سزا موت تھی لیکن عملاً یہ شاذ و نادر ہی ہوتا۔ مجروح شوہر تالیف قلب کیلئے سیاہ کار سے معاوضہ لے لیتا اور بیوی کو واپس لے آتا۔ اگر صرف شبہ ہوتا تو شوہر اس کے والد یا بھائی کو مطلع کر دیتا اور پھر ان پر اسے مار دینا لازم تھا۔ جب عورت ماری جاتی اور سیاہ کار بچ رہتا اور مقدمہ حکام کے سامنے پیش ہوتا تو اسے ایک جرمانہ (ملام) دینا پڑتا اور مقتولہ کے والد یا بھائی کو مہر کی رقم اور نقصان عزت کے معاوضہ کے ساتھ ادا کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑتا۔ اگر عورت کو صرف طلاق دی جاتی تو سیاہ کار کو اس سے شادی کرنا پڑتا، حکومت کو جرمانہ اور مجروح شوہر کو مہر ادا کرنا پڑتا اور عزت کے بدلے اسے پہلے شوہر سے ملنے والے مہر کے برابر رقم ملتی۔ اگر سیاہ کار یہ سب کچھ ادا نہ کر سکتے تو عورت کے والد، بھائی یا شوہر پر لازم تھا کہ وہ اپنی بے عزتی کا بدلہ اس کے خون سے لیتے اور عورت اس کے بھائی سے قتل ہوتا اس طریقے سے ماضی میں انتقام در انتقام چلتا تھا اور آسودہ حال لوگوں میں مسلسل کشت و خون ہوتا رہتا تھا لیکن اکثر لوگ عام طور پر دوستانہ فیصلے کیلئے کسی سردار کو عرضی دینا بہتر سمجھتے تھے۔ (۱۱)

ہندوستان میں برطانوی نو آباد کاروں کے شائع کردہ گزیٹر سے پتہ چلتا ہے کہ سلطنت کے مغربی علاقوں میں غیرت کے نام پر قتل کرنے کی رسم اس تفصیلی ضابطہ غیرت کا ایک لازمی جزو تھی جس نے قبائلی سماجی تعلقات کو باقاعدہ بنایا تھا۔ بلوچوں میں زنا کاری یا سیاہ کاری کی انتہائی سخت سزا تھی۔ سیاہ کاری کا فیصلہ کسی عورت کیلئے موت کا پروانہ ہوتا تھا۔ بلوچ قانون کے مطابق زنا میں ملوث عورت خود کو پھانسی دے دیتی ہے جبکہ انگریزی قانون کے تحت قتل سے وابستہ سزا بھی پکڑے جانے کی صورت میں زانی عورت کے رشتہ داروں کے ہاتھوں اسے موت سے ہمکنار ہونے سے نہیں بچا سکتی تھی۔ تاہم بلوچوں میں غیرت کے نام پر قتل کی رسم کو باقاعدہ بنانے والے قبائلی قانون میں چند واضح قواعد تھے۔ ایک میں سزائے موت زیادہ تر ایک شادی شدہ عورت کیلئے مخصوص تھی کیونکہ ایک بے وفا زنا کاری جیسے مجرمانہ فعل میں مشغول پائی جاتی تھی۔ دوسرے یہ کہ شکوک و شبہات قتل کیلئے جواز پیدا نہیں کر سکتے تھے۔ اس کیلئے خان آف قلات کے زیر انتظام علاقوں میں خاص قسم کے شہادتی تقاضے ہوتے۔ (۱۲)

ان شہادتی تقاضوں کو پورا کرنے کے بعد ان کے متعلق فیصلہ کیا جاتا۔ اگر شک یقین میں تبدیل ہوتا تو انہیں مار دیا جاتا اس کیلئے درج ذیل سطور ملاحظہ ہو کہ:۔

کوئی شخص اگر اپنی بیوی کو زنا کاری میں ملوث پاتا ہے تو وہ اسے اور اسکے شریک جرم کو موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے۔ مگر اسے اس حقیقت کی تصدیق کرنے کیلئے ذو قابل احترام شہادتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کرنا ہوتی ہیں ورنہ اس کو قتل کا مقدمہ سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح اگر وہ اپنی بیوی کی بے وفائی ثابت کرنے کیلئے چار قابل قبول چشم دید گواہ پیش کر سکتا ہو اگر چہ اسے خود اس کا شبہ نہ ہو تو اسے اپنی عورت اور اس کے آشنا کو پکڑ کر قتل کرنے کی آزادی حاصل ہوتی ہے۔ تب اس صورتحال کی اطلاع خان کو دی جاتی ہے جو وہاں کے مولوی حضرات کی معاونت میں اس کا جائزہ لیتا ہے۔ لہذا اگر جرم سچ ثابت ہو تو اس معاملے کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور اگر شہادت کے متعلق کوئی شبہ پیدا ہو جائے تو ایسے شخص کو جس نے اپنی فرضی بدسلوکی کا انتقام لیا ہو، قتل کے سلسلے میں انتہائی کڑی سزا کا مستحق خیال کیا جاتا ہے اور گواہان کو مجرم کے خاندان کی مرضی پر چھوڑ دیا جاتا ہے تاوقتیکہ وہ اپنے دعوؤں کو درست ثابت کریں۔ یہ مفید قانون انتقام اور جھوٹے الزام دونوں سے روکتا ہے۔ (۱۳)

ایک غیر شادی شدہ عورت کے ناجائز جنسی تعلقات میں ملوث ہونے کی صورت میں دونوں شریک جرم کے قتل پر اصرار لڑکی کے باپ کا استحقاق سمجھا جاتا تھا۔ تاہم اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ لڑکی حاملہ ہو گئی ہے تو محبت میں گرفتار جوڑے کو موت کے گھاٹ اتارنے کے بجائے، ان کی آپس میں شادی کر دینا ہی بہتر سمجھا جاتا تھا۔ غالباً ایک معصوم بچے کی جان بچانے کی خاطر ایسا کیا جاتا تھا۔ اس سے یہ نتیجہ برآمد کیا جا سکتا ہے کہ نہ تو تمام غیر شادی شدہ عورتیں کنواری ہوتی تھیں اور نہ ہی ان سب کو موت کے گھاٹ اتارا جاتا تھا اور نہ ہی ناجائز تعلقات کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ لازماً دائمی نفرت کا شکار ہوتا تھا۔ (۱۴)

پوٹینگر نے بلوچستان اور سندھ میں غیرت کے نام پر قتل کرنے کے رسوماتی تشدد کا مشاہدہ کیا وہ اپنے سفرنامہ میں لکھتا ہے کہ:

(بلوچستان اور سندھ کے) علاقوں میں اگر کسی شخص کو اپنی بیوی کے کسی اور شخص کے ساتھ تعلقات کا پتہ چلتا ہے تو وہ جرگہ بلواتا ہے۔ مجرم جوڑے کو عروسی پوشاک پہنائی جاتی ہے۔ حتی کہ عورت کو روایتی دلہنوں کی طرح ہاتھوں اور پاؤں پر مہندی لگائی جاتی ہے اس کے بعد انہیں بارات کی شکل میں جرگہ کے روبرو لایا جاتا ہے اور قبائلیوں کے ہاتھوں پتھر مار کر ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اگر کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی شدہ مرد اپنی بیوی پر زنا کاری کا الزام لگائے تو اسے یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ شادی کے وقت اس کی بیوی کنواری نہیں تھی۔ اگر وہ یہ ثابت کر دے تو وہ اسے طلاق دے کر اسے عروسی جوڑا پہناتا ہے اور اس کے بعد سنگسار کر دیتا ہے۔ یہ دستور زیادہ عام نہیں ہے کیونکہ کسی عورت کے گزشتہ کنوار پن کو ثابت کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ (۱۵)

سیاہ کاری کے متعلق دور حاضر میں مروجہ رسم ورواج

موجودہ دور میں بلوچستان کے ضلع جھل مگسی، نصیر آباد، جعفر آباد اور بولان کے علاوہ صوبے کے دیگر اضلاع میں سیاہ کاری کے واقعات نہ ہونے کے برابر ہے۔ اگر پھر بھی اس قسم کا کوئی واقعہ ہو بھی جاتا ہے تو وہ شاذ و نادر ہی ہے۔ اگر سیاہ کاری کا کیس رونما ہو تو دونوں شریک جرم کا موت کے سوا کوئی علاج نہیں کیونکہ اسے اپنے غیرت پر داغ اور قبائلی روایات کے منافی قرار دیا جاتا ہے۔ اکثر قبائل میں ایک فرسودہ رسم ابھی تک رواج پذیر ہے جس کے تحت شادی کے بعد دولہا اور دلہن کے پہلی ملاقات یعنی سہاگ رات کو شوہر بیوی کے بکارت کا جائزہ لیتا ہے۔ اگر بیوی کا پردہ بکارت پہلے سے چاک ہوا تھا تو اسے یا تو طلاق دے دیتے ہیں اور اس کے بدلے شرمانہ وصول کرتے ہیں یا اسے قتل کر دیتی ہے۔ اسی رسم کے تحت اپریل ۲۰۰۴ء میں ایک دلہن قتل ہوئی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

کوئٹہ میں سریاب کے علاقے کلی جیو میں ہفتہ (۳ اپریل ۲۰۰۴ء) کو شوہر نے نئی نویلی دلہن کو گلہ میں پھندا ڈال کر ہلاک کر دیا۔ پولیس کے مطابق نوجوان غلام حیدر کی ایک روز قبل شادی تھی اس نے سہاگ رات کو مبینہ طور پر بدچلنی کے شبہ میں اس کے (بیوی کے) گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر ہلاک کر دیا۔ (۱۶)

ایک تعلیم یافتہ اور جدید معاشرے میں پھیلے ہوئے شخص کے ذریعے اس قسم کے جرم کا ارتکاب ہونا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ماضی کے فرسودہ قبائلی روایات اپنی حقیقی حیثیت کھودینے کے باوجود کسی نہ کسی طریقے سے تاحال باقی ہیں۔

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ پردہ بکارت ایک نازک اور باریک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردہ ہوتا ہے جو اکثر کھیلنے کھودنے، اچھلنے یا بھاری بوجھ اٹھانے کی وجہ سے خود بخود بھی چاک ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ شک وشبہ لازم ٹھہرانا نہ تو اسلامی ہے اور نہ طبی لحاظ سے اس کا صحیح وسالم رہ جانا ضروری ہے۔

پشتون قبائل میں رنگے ہاتھوں پکڑی گئی عورت اور آشنا کی سزا اب بھی موت ہے لیکن اس طرح کا کوئی کیس سالہا سال سے رونما نہیں ہوا ہے اور رونما ہوا بھی ہو تو اس کے متعلق کسی کو علم نہیں۔ اگر بچ نکلیں تو پھر بھی انہیں ڈھونڈ نکال کر اول تو انہیں قتل کر دیتے ہیں ثانیا اگر عورت شادی شدہ ہو تو اسے طلاق دی جاتی ہے اور شوہر اس کے بدلے دوگنا رقم اور ایک لڑکی وصول کرتا ہے، عورت کے والدین بھی شریک جرم سیاہ کار سے اپنا جرمانہ لے لیتا ہے۔ زانی اور زانیہ کی شادی کرا دی جاتی ہے۔ بسا اوقات اگر اس طرح کا کوئی کیس رونما ہوا تو ان دونوں کو ضلع بدر یا صوبہ بدر بھی کر دیئے جاتے ہیں۔

لونی علاقہ میں اگر زانی اور زانیہ عین موقع پر رنگے ہاتھوں پکڑے جائیں تو انہیں وہیں پر قتل کر دیئے جاتے ہیں اور ان کا تاوان یا معاوضہ وغیرہ بھی نہیں ہوتا۔ لیکن اگر عین مقام کی بجائے کہیں اور جگہ پر قتل کر دیئے جائیں تو پھر انہیں سیاہ کاری کی سزا نہیں کہی جائے گی بلکہ الٹا قاتل مجرم بنے گا۔ زانی اور زانیہ کے خاندان والے قاتل کے درپے ہو جاتے ہیں یوں ایک دشمنی پیدا ہو جاتی ہے بالآخر یا تو قتل کر دیا جاتا ہے یا پھر ان سے دوگنا تاوان معاوضے کے طور پر لیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر غیر شادی شدہ عورت اور مرد زنا کریں، اور حمل ٹھہرنے پر انکے سیاہ کاری کا ظہور ہو جاتا ہے تو پھر اول تو انہیں قتل کر دیتے ہیں اگر جرگے یا مصالحت کی وجہ سے بچ نکلے تب زانی اور زانیہ کے درمیان شادی کرنا پڑتا ہے، اور عورت کے والدین شریک جرم مرد سے دوگنا معاوضہ لیتے ہیں۔

سیاہ کاری کے حوالے سے ایک کیس ۱۹۹۶ء کو میزئی اڈہ ضلع قلعہ عبداللہ میں رونما ہوا۔ کاکڑ قبیلے کے ایک شاخ کی لڑکی جو کہ غیر شادی شدہ تھی اپنی بہن کے گھر گئی جسکی شادی کاکڑ قبیلے کے دوسرے شاخ کلازئی میں ہوئی تھی۔ یہ دوشیزہ وہاں بہن کے گھر سیاہ کاری کی مرتکب ہوئی اور حمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھہرنے پر گھر والوں کو پتہ چلا۔ گھر والوں نے لڑکی کو بہن کے گھر بھجوا دیا اور پیچھے سے بھائی نے جا کر وہیں پر اسے قتل کر دیا جبکہ شریک جرم مرد بچ نکلا۔ بعد میں جرگے اور قبائلی معتبرین کے ذریعے مصالحت ہوئی اور زانی مرد کی جانب سے زانیہ مقتولہ کے خاندان والوں کو ۳ لڑکیاں دی گئیں۔

بہرحال عمومی طور پر بلوچستان میں سیاہ کاری کے واقعات اول الذکر اضلاع کے علاوہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس کے علاوہ بلوچستان کی سرحد کے ساتھ سندھ کے اضلاع لاڑکانہ، جیکب آباد، شکارپور، سکھر، دادو اور بدین میں سیاہ کاری کے واقعات معمول کی بات ہے۔ سندھ کے جاگیردارانہ سماجی نظام میں غیرت کے نام پر قتل کرنے کی رسم ان متعدد سندھی قبائل کا ایک لازمی جزو بن گئی ہے جو اپنا نسبی تعلق بلوچ قبائل کے ساتھ بتاتے ہیں۔

آج کل غیرت کے نام پر قتل کے دستور میں ان قواعد کی عمل داری ہوتی نظر نہیں آتی ہے جو ماضی میں بلوچوں کے قبائلی ضابطہ کا حصہ تھے۔ کسی عورت کے متعلق زنا کاری کا محض شبہ، افواہ اور سنی سنائی بات ہی اسے موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے کافی ہے۔ یہ قتل صرف شادی شدہ عورت کیلئے مخصوص نہیں، اس کی زد میں سب ہی عورتیں آجاتی ہیں۔ جرم ثابت کرنے کیلئے کسی واضح شہادت کی ضرورت نہیں ہوتی، عینی شاہد اور گواہوں کے ذریعے ثبوت پیش نہیں کیا جاتا اور عورت کو کبھی بھی اپنا دفاع کرنے کیلئے نہیں پوچھا جاتا اور نہ ہی اس کی اجازت دی جاتی ہے۔ (۱۷)

بعض اوقات جب کوئی سیاہ کاری میں ملوث پایا جائے یا ان پر الزام ہو تو قبائلی فیصلے میں سیاہ کارہ عورت کے خاندان والوں کو سیاہ کار مرد کے خاندان کی کسی عورت سے زنا کرنے کا فیصلہ دیا جاتا ہے اسی نوعیت کے ایک واقعے کا حال حسب ذیل ہے۔

جون ۲۰۰۲ء میں ایک تنازع کا تصفیہ کرتے ہوئے میر والا (پنجاب) میں مستوئی قبیلے کے ایک گاؤں کی پنچائیت نے فیصلہ دیا کہ گجر برادری کی ایک عورت مختاراں مائی کے ساتھ اس کے بھائی سے منسوب غلط کاری کے اقدام کے بدلے میں سزا کے طور پر زنا بالجبر کیا جائے، اس فیصلے کے نتیجے میں مختاراں مائی کے ساتھ چار مردوں نے دیہاتیوں کی ایک بڑی تعداد کے سامنے زنا بالجبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔(۱۸)

مذکورہ بالا خبر ملک کے تمام چھوٹے بڑے اخبارات میں بڑے سرخیوں کے ساتھ شائع ہوا۔اور ذرائع ابلاغ میں اس واقعہ کی زبردست تشہیر ہوئی۔سپریم کورٹ آف پاکستان نے ازخود اس واقعہ کا نوٹس لیتے ہوئے ۳ ہفتوں کے اندر اندر اس مقدمے کو نمٹانے کا حکم جاری کیا، بالاخر اس کیس ایف آئی آر نمبر ۲۰۰۲/۴۰۵ پی ایس جتوئی کے زنا بالجبر کے چاروں ملزمان کو انسداد دہشت گردی کے عدالت نے موت کی سزا سنائی۔

سندھ میں سیاہ کاری کے واقعات کے متعلق بعض اوقات جرگے تصفیہ کرانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اور مزید کشت وخون رک جاتا ہے۔سندھ میں ''فیصلو'' کے نام سے مشہور تصفیہ کا تقاضا عموماً کارو قرار پانے والے شخص کے رشتہ داروں کی طرف سے ہوتا ہے۔اس کا مقصد انتقام 'بدلو' روکنا اور کاری کے رشتہ داروں کی تشفی کرنا ہوتا ہے۔فیصلو جرم یا بے گناہی کا تعین کرنے کے لئے نہیں بلکہ غیرت کے نام پر ہونے والے قتل کی ضرورت کے نتیجے میں بگڑنے والے سماجی توازن کو بحال کرنے کیلئے کیا جاتا ہے۔یہاں جرم قتل نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کی جائیداد اور آبرو کا نقصان ایک جرم ہے جنہیں اپنی عورت کو قتل کرنا پڑتا ہے۔فیصلو کے ذریعے سردار کارو کے خاندان کی طرف سے ایک مناسب ہرجانے یا تاوان کی ادائیگی کا اعلان کرتا ہے۔ہرجانہ یا تاوان کی شکل روپیہ، زمین یا عورت ہوسکتی ہے۔مروجہ قیمت سات سال سے زائد عمر کی ایک لڑکی یا سات برس سے کم عمر کی دو لڑکیاں ہوتی ہیں۔یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ دولڑکیاں نہ دینے کی خاطر خاندان والے اس کی اصل سے زائد عمر ثابت کرنے کیلئے بچی کے دودھ کے دانت توڑ دیتے ہیں۔(۱۹)

مگر بعض اوقات تاوان میں عمر کے لحاظ کے بغیر دوعورتیں شامل کرنا ہوتی ہیں۔تصفیوں کے لئے بلائے گئے جرگوں کی صدارت کرنے والے سردار اس میں نہایت سرگرمی سے ملوث پائے جاتے ہیں۔تاوان میں دینے والی لڑکی کی رضامندی بھی درکار نہیں ہوتی حالانکہ ایسی عورت پر عمر بھر تشدد روا رکھا جاتا ہے۔ایک سردار کے مطابق لڑکی کی رضامندی کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے قبائل کی تشفی نہیں ہوتی اور ہمیں صلح کرنا ہوتی ہے۔ اگر ہم عورت کی رضا مندی کی بات کریں تو اس سے معاملہ طے نہیں پاتا۔(۲۰)

سیاہ کاری کے مروجہ رسم ورواج کے متعلق مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے تاثرات

ابتدائی طور پر یہ بات ملحوظ نظر رکھنا چاہیے کہ ایک دستور اور رسم کی حیثیت سے سیاہ کاری کے نام پر قتل کے دوام، یا غیر شرعی و غیر قانونی فیصلے کرنے میں مقامی وڈیروں یا سرداروں کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ زیادہ تر سردار اپنی روایات کے ایک اہم جزو کے طور پر اس رسم کی حمایت کرتے ہیں۔

سیاہ کاری کے مروجہ رسم ورواج کے متعلق پاکستان کی قومی اسمبلی کے سابق رکن اور سابق وزیر دفاع میر ہزار خان بجارانی کہتے ہیں کہ:

یہ ایک قدیم قبائلی رسم ہے جسے لوگ بعض اوقات اپنے مفاد کیلئے غلط طور پر استعمال کرتے ہیں، مگر اصل کارو اور کاری کو ہرگز معاف نہیں کرنا چاہیے۔ جرم ثابت ہونے پر دونوں کو ختم کر دینا چاہئے۔ یہ ایک صدیوں پرانی روایت ہے، لہذا اسے بیک جنبش قلم ختم نہیں کیا سکتا ہے۔(۲۱)

جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ بزرگ سیاستدان نواب محمد اکبر خان بگٹی سیاہ کاری کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

سیاہ کاری کو صرف عورتوں کے خلاف تصور کرنا غیر حقیقی ہے۔ جو مستورات غیر مردوں کے ساتھ ناجائز تعلقات کے عمل میں ملوث پائی جائیں تو دونوں سیاہ کاری کے زمرے میں آجاتے ہیں، غیرت مند معاشرے میں دونوں کو واجب القتل قرار دیا جاتا ہے۔ جن علاقوں میں اور جہاں عزت، غیرت، ننگ وناموس خاص کر مستورات کی عزت اور ننگ کا سوال ہے، سیاہ کاری (کارو کاری) اس سے منسلک ہے اکثر و بیشتر خیال کیا جاتا ہے کہ یہ عورتوں کے خلاف ہے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اور جو غیر مرد مستورات کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں وہ سیاہ کاری کے زمرے میں آتے ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرہ میں دونوں ایک ہی جیسے واجب القتل ہوتے ہیں۔ بلوچستان میں سیاہ کاری سیلیکٹیو نہیں ہے عاشق اور معشوق دونوں کو مارا جاتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد کو مروا دیا جاتا ہے عورت بچ جاتی ہے اور کبھی عورت کو مار دیا جاتا ہے، مرد بچ نکلنے میں کامیاب ہوتا ہے اور کبھی دونوں بھاگ جانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ مگر معاشرہ جان بوجھ کر صرف عورت کو نشانہ نہیں بناتا اور جہاں ننگ و ناموس جیسی چیزوں کا تصور معدوم ہو تو ان معاشروں میں سیاہ کاری کو عجیب اور ظلم تصور کیا جاتا ہے۔ (۲۲)

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر مولانا فضل الرحمن اس حوالے سے کہتے ہیں کہ:

غیرت اپنی جگہ ایک مسلمہ حقیقت ہے لیکن جو اقدام ہوگا، جو کاروائی ہوگی، وہ قانون اور ضابطے کے تحت ہوگی، وہ ضابطہ اور قانون نظام سے ہے لیکن بدقسمتی سے حکمران ہی نظام اسلام کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ درحقیقت اس وقت غیرت کے نام پر قتل ہماری معاشرتی کمزوری بنی ہوئی ہے، لوگ اس قسم کے قتل کو اسلام کے کھاتے میں ڈالتے ہیں۔ غیرت فطرت انسانی میں شامل ہے، لیکن قانون کے مطابق اس کا استعمال کب ہوگا، یہ تب ہوگا جب اسلامی قوانین نافذ ہوں گے۔ ایک دفعہ جب اسلامی قانون نافذ ہو جائے گا تو پھر معاشرے میں لوگ غیرت کے غلط استعمال سے رک جائیں گے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ فرد ہمیشہ کیلئے سزائیں سنانے کا مجاز نہیں ہوتا ہے، سزا قانون سے ہوتا ہے، لیکن اسلامی نظام کا نفاذ نہ کرنے کے معنی یہ ہے کہ غیرت کا استعمال ہمیشہ کیلئے غلط ہوتا رہے گا، اور انسانی معاشرہ ہمیشہ ہمیشہ لاقانونیت کی فضاء میں بھٹکتا رہے گا۔ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں غیرت کے نام پر قتل کا تصور نہیں زانی اور زانیہ کو سزائیں دی گئی ہیں لیکن یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ یہ سزائیں فرد کی طرف سے لگائی گئی ہوں۔ اسلام میں حد زنا کیلئے چار عینی گواہوں کی شرط ضروری ہے، لیکن گزشتہ چودہ سو سال میں زنا کے مجرم کو بغیر اپنے اقرار کے سزا نہیں ملی ہے، ملزم نے اگر خود اقرار کیا ہوگا اور اسے سزا ملی ہوگی۔ لیکن چار گواہوں کی طرف سے ابھی تک ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا ہے۔ (۲۳)

چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس افتخار محمد چوھدری اس حوالے سے کہتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان کی عدلیہ نے ہمیشہ کاروکاری کے ملزمان کو قاتل قرار دیا ہے اور انہیں کسی سطح پر رعایت نہیں دی گئی ہے۔عدالتوں کے ہوتے ہوئے کسی شخص کو جج بننے کا اختیار نہیں۔غیرت کے نام پر قتل صرف پاکستان میں نہیں بلکہ برطانیہ اور امریکہ سمیت پوری دنیا میں ہورہے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں غیرت کے نام پر قتل کیا جارہا ہے جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں اسے گھریلو تشدد قرار دے دیا جاتا ہے۔غیرت کے نام پر قتل نری بے غیرتی ہے۔اس روش کو ختم کرنے کے لئے پاکستان کا ہر شہری اپنا کردار ادا کریں۔(۲۴)

مولانا صلاح الدین یوسف سابق رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان، سے جب بہن، بیٹی کو رنگے ہاتھوں گناہ میں ملوث دیکھنے پر ردعمل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے کہا کہ:

غیرت یقیناً ایک اچھی خوبی ہے لیکن کوئی شخص کتنا بھی غیور ہو، اللہ سے زیادہ غیور نہیں ہو سکتا۔اس لئے ایک مسلمان کا کمال یہی ہے کہ وہ اپنی غیرت کو اللہ کی غیرت کے تابع کردے۔جب اللہ نے یہاں غیرت میں آکر کسی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی ہے تو کسی بھی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ جوش غضب میں کسی دوسرے مسلمان کو قتل کردے چاہے وہ کچھ بھی کررہا ہو، سوائے ان چند صورتوں کے جن میں قتل کرنا جائز ہے۔لیکن زیر بحث صورت اس میں شامل نہیں (۲۵)

نیشنل پارٹی کی رہنما اور سابق رکن صوبائی اسمبلی ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ نے کہا کہ غیرت کے نام پر خواتین کا قتل بنیادی طور پر ایک وحشیانہ عمل ہے انہوں نے کہا کہ غیرت کے نام پر خواتین کا قتل بنیادی طور پر جہالت ہے اور اس کا فلسفہ نہ اسلام میں موجود ہے اور نہ ہی کوئی مغربی معاشرہ اس کی اجازت دیتا ہے۔بلوچستان کے ان علاقوں میں جن کی سرحدیں سندھ سے ملتی ہیں وہاں جائیداد پر قبضے اور انفرادی دشمنی کو دوام بخشنے کی خاطر وہاں کے لوگ بھائی، والد اور قریبی عزیز کے روپ میں خواتین کو قتل کرکے جائیداد پر اپنے قبضہ کو مضبوط کرتے ہیں۔غیرت کے نام پر قتل کی وارداتوں کو روکنے کیلئے ایک عملی جہاد کی ضرورت ہے اور اس جہاد کیلئے سب سے پہلے تعلیمی شعور لانے کی بھی ضرورت ہے۔علماء کو چاہیے کہ وہ کاروکاری یا غیرت کے نام پر ہونے والے قتل عام کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روکنے کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔(۲۶)

ممتاز دانشور اور جے ٹی آئی کے سابق مرکزی صدر سید عزت اللہ شاہ بخاری اس سلسلے میں کہتے ہیں کہ:

غیرت کے نام پر قتل کے اعداد و شمار میں اضافہ معاشرے کے اس عنصر کی عکاسی کرتی ہے کہ سماج میں لوگوں کے درمیان جو سفاکی پائی جاتی ہے وہ اتنی پیچیدہ اور انسانی نفسیات کی مشکل ترین صورت ہے جس کے درست پیمانے پر تجزیہ و تحقیق نہ ہونے اور سماج کے اندر پائی جانے والی صدیوں پرانی اقدار اور رسومات ہیں جو انسانی نفسیات میں مضبوطی سے اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہیں ہماری سماج کی پیچیدہ تصور کا اگر ہم بغور جائزہ لیں تو اس میں ایسے ایسے مسائل پائے جاتے ہیں جن کا حل شاید انسانی دماغ کے پاس بمشکل سے ہو۔ اگر ہو بھی تو یہ ایک مرحلہ وار منصوبہ ہوتا ہے جو مسلسل انسانی جدو جہد اور کوشش سے ختم ہوتا ہے۔ سیاہ کاری یا غیرت کے نام پر قتل ایک انسانی المیہ سے کم نہیں یہ نہ صرف اسلامی قانون اور اقدار کی منافی ہے بلکہ قانون کی خلاف ورزی بھی ہے، لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنے سماجی ڈھانچہ سے تشکیل پانے والے ان عناصر کی درست طرح سے تجزیہ یا تحقیق نہیں کر پاتے اور وسعت علم نہ ہونے کے باعث اسے سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کر پاتے جس کی وجہ سے ایسے انسانی المیے وجود میں آتے ہیں جب تک ہم سماج کے اندر پائے جانے والے عناصر اور اس میں آہستہ آہستہ سماجی تبدیلیاں لانے والے محرک کو تلاش نہیں کر پاتے شاید ہم اس بیماری کا علاج بھی نہیں کر سکیں گے۔

سابق رکن قومی اسمبلی بلقیس سیف نے اس سلسلے میں کہا کہ سیاہ کاری کے نام پر قتل ایک انسانیت سوز اقدام ہے اسکی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ قتل خواہ کسی مرد کا ہو یا عورت کا اس کے مرتکب شخص کو قرار واقعی سزا دی جانی چاہیے جب تک ملک میں اسلامی نظام نافذ نہیں ہوتا اس وقت تک سیاہ کاری سمیت اس طرح کی دیگر قبیح رسوم کا خاتمہ ممکن نہیں ہے۔

رکن صوبائی اسمبلی بلوچستان شفیق احمد خان نے کہا کہ سیاہ کاری کی رسم کے خاتمے کیلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنچائیت اور میڑھ سسٹم کا خاتمہ ضروری ہے، معاشرے کے تمام طبقات کاروکاری کے خاتمے میں اپنا کردار ادا کریں۔

ممتاز دانشور ڈاکٹر شاہ محمد مری نے کہا کہ سیاہ کاری یا کاروکاری کی رسم بلوچ معاشرے میں زیادہ موجود ہے جب تک قبائلی اور جاگیرداری نظام میں عورت کو ملکیت یا جائیداد سمجھنے کا تصور ختم نہیں ہوتا اس وقت تک سیاہ کاری کی رسم کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ (۲۷)

حوالہ جات باب سوئم

(۱)۔ پروفیسر ایم انور رومان، بلوچستان کے قبائل، روبی پبلشر رستم جی لائن، کوئٹہ، حصہ اول، ص ۳۰۔۳

(۲)۔ ایضا، ص ۲۹۶، ۲۹۷

(۳)۔ ایضا، ص ۳۸۳

(۴)۔ ایضا، ص ۲۱۹

(۵)۔ ایضا، ص ۱۰۸

(۶)۔ ایضا، ص ۲۹، ۳۰

(۷)۔ پروفیسر ایم انور رومان، بلوچستان کے قبائل، حصہ دوئم، ص ۳۱، ۳۲

(۸)۔ ایضا، ص ۱۳۳

(۹)۔ ایضا، ص ۱۹۵

(۱۰)۔ ایضا، ص ۲۰۸

(۱۱)۔ ایضا، ص ۳۲۶، ۳۲۷

(۱۲)۔ رابعہ علی، غیرت کا تاریک پہلو مترجم افتخار محمود، شرکت گاہ، لاہور، ۲۰۰۱ء، ص ۱۵

(۱۳)۔ ایضا، ص ۱۶

(۱۴)۔ ایضا، ص ۱۶

(۱۵)۔ ایضا، ص ۱۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۶)۔روزنامہ جنگ،کوئٹہ،۴ اپریل ۲۰۰۴ء

(۱۷)۔نیوز لائن،کراچی،جنوری ۱۹۹۳ء،نفیسہ شاہ کا غیرت کے موضوع پر شامل مضمون

(۱۸)۔خبرنامہ،عورت پبلیکیشنز اینڈ انفارمیشن سروس فاؤنڈیشن،اسلام آباد،جولائی اگست ۲۰۰۳ء،

شمارہ ۲۰،۲۱

(۱۹)۔رابعہ علی،غیرت کا تاریک پہلو مترجم افتخار محمود،ص ۲۶

(۲۰)۔ایضاً،ص ۲۶

(۲۱)۔ایضاً،ص ۲۶

(۲۲)۔روزنامہ جنگ،کوئٹہ،۲۷ جولائی ۲۰۰۴ء

(۲۳)۔حافظ مومن خان،خطبات قائد جمعیت،جے یو آئی او گی،سرحد،۲۰۰۲ء،ص ۱۱۰

(۲۴)۔روزنامہ جنگ،کوئٹہ،۱۷ ستمبر ۲۰۰۶ء

(۲۵)۔پروفیسر ثریا بتول،جدید تحریک نسواں اور اسلام،منشورات،لاہور،۲۰۰۰ء،ص ۴۷۵

(۲۶)۔روزنامہ جنگ،کوئٹہ،۱۰ مئی ۲۰۰۵ء

(۲۷)۔روزنامہ جنگ،کوئٹہ،۱۴ جولائی ۲۰۰۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم — سیاہ کاری اسلامی تعلیمات کے تناظر میں

سیاہ کاری کے مرتکب مرد وعورت کے متعلق اسلامی تعلیمات

سیاہ کاری یا بالفاظ دیگر زنا کاری کا عام مفہوم، جس سے ہر شخص واقف ہے، یہ ہے کہ: ''ایک مرد اور ایک عورت بغیر اس کے کہ ان کے درمیان جائز رشتہ زن وشوہر ہو، باہم مباشرت کا ارتکاب کریں''۔ اس فعل کا اخلاقاً برا ہونا، یا مذہباً گناہ ہونا، یا معاشرتی حیثیت سے معیوب اور قابل اعتراض ہونا ایک ایسی چیز ہے جس پر قدیم ترین زمانے سے آج تک تمام انسانی معاشرے متفق رہے ہیں۔ اور اس میں سوائے ان متفرق لوگوں کے جنہوں نے اپنی عقل کو اپنی نفس پرستی کے تابع کر دیا ہے، کسی نے آج تک اختلاف نہیں کیا ہے۔ اس عالمگیر اتفاق رائے کی وجہ یہ ہے کہ انسانی فطرت خود زنا کی حرمت کا تقاضا کرتی ہے۔

زنا محض اور زنا بزن غیر میں فرق:

زنا کی حرمت پر متفق ہونے کے بعد اختلاف جس امر میں ہوا ہے وہ اس کے جرم، یعنی قانوناً مستلزم سزا ہونے کا مسئلہ ہے۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں سے اسلام اور دوسرے مذاہب و قوانین کا اختلاف شروع ہوتا ہے۔ انسانی فطرت سے قریب ترین جو معاشرے ہیں، انہوں نے ہمیشہ زنا، یعنی عورت اور مرد کے ناجائز تعلق کو بجائے خود ایک جرم سمجھا ہے اور اس کیلئے سخت سزائیں رکھی ہیں۔ لیکن جوں جوں انسانی معاشروں کو تمدن خراب کرتا گیا ہے، رویہ نرم ہوتا چلا گیا ہے۔ اس معاملے میں اولین تساہل، جس کا ارتکاب بالعموم کیا گیا ہے یہ تھا کہ محض زنا ''FORNICATION'' اور زنا بزن غیر ''ADULTERY'' میں فرق کر کے اول الذکر کو ایک معمولی سی غلطی، اور صرف مؤخر الذکر کو جرم مستلزم سزا قرار دیا گیا۔ محض زنا کی تعریف جو مختلف قوانین میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کوئی مرد'' خواہ وہ کنوارا ہو یا شادی شدہ'' کسی ایسی عورت سے مباشرت کرے جو کسی دوسرے شخص کی بیوی نہ ہو۔ اس تعریف میں اصل اعتبار مرد کی حالت کا نہیں بلکہ عورت کی حالت کا کیا گیا ہے عورت اگر بے شوہر ہے تو اس سے مباشرت محض زنا ہے، قطع نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے کہ مرد بیوی رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔ اسلام کے سوا دیگر تمام قوانین میں زنا بزن غیر ہی اصل اور بڑا جرم ہے۔ یعنی یہ کہ کوئی شخص (خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ) کسی ایسے عورت سے مباشرت کرے جو دوسرے شخص کی بیوی ہو۔ اس فعل کے جرم ہونے کی بنیاد یہ نہ تھی کہ ایک مرد اور عورت نے زنا کا ارتکاب کیا ہے، بلکہ یہ تھی کہ دونوں نے مل کر ایک شخص کو اس خطرے میں مبتلا کر دیا ہے کہ اسے کسی ایسے بچے پالنا پڑے جو اس کا نہیں ہے۔ گویا زنا نہیں بلکہ اختلاط نسب کا خطرہ ہے۔ (۱)

لیکن اسلامی قانون ان سب تصورات کے برعکس زنا کو بجائے خود ایک جرم مستلزم سزا قرار دیتا ہے اور شادی شدہ ہو کر زنا کرنا اس کے نزدیک جرم کی شدت کو اور زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ نہ اس بناء پر کہ مجرم نے کسی سے عہد شکنی کی یا کسی دوسرے کے بستر پر دست درازی کی، بلکہ اس بناء پر کہ اس کیلئے اپنی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے ایک جائز ذریعہ موجود تھا اور پھر بھی اس نے ناجائز ذریعہ اختیار کیا۔

زنا محض کی سزا:

زنا محض یا غیر شادی شدہ جوڑے کے زنا کی سزا کے متعلق ارشاد خداوندی ہے:

الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ ولا تأخذکم بھما رأفۃ فی دین اللہ ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ویشھد عذابھما طائفۃ من المؤمنین (۲)

ترجمہ:۔ زانیہ عورت اور زانی مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔ اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملے میں دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور ان کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ موجود رہے۔

اس آیت میں زنا کی جو سزا مقرر کی گئی ہے وہ دراصل محض زنا کی سزا ہے۔ یہ بات خود قرآن ہی کے ایک اشارے سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ یہاں اس زنا کی سزا بیان کر رہا ہے جس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریقین غیر شادی شدہ ہوں۔ سورہ نساء میں پہلے ارشاد ہوا کہ:

والّٰتی یأتین الفاحشة من نساء کم فاستشهدوا علیهن اربعة منکم فان شهدوا فامسکو هن فی البیوت حتیٰ یتوفٰهن الموت او یجعل الله لهن سبیلا (۳)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی بدکاری کرے تمہاری عورتوں میں سے تو گواہ لاؤ ان پر چار مرد اپنوں میں سے، پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو بند رکھو ان عورتوں کو گھروں میں یہاں تک کہ اٹھا لے ان کو موت یا مقرر کر دے اللہ تعالیٰ ان کیلئے کوئی راہ۔

اس آیت میں ایک تو ثبوت زنا کا خاص طریقہ چار مردوں کی شہادت کیساتھ ہونا بیان فرمایا ہے۔ دوسرے زنا کی سزا عورت کے لئے گھر میں قید رکھنا اور دونوں کیلئے ایذا پہنچانا مذکور ہے اور ساتھ اس میں یہ بھی بیان کر دیا گیا ہے کہ سزائے زنا کا یہ حکم آخری نہیں بلکہ آئندہ اور کچھ حکم آنے والا ہے۔ جب سورہ نور کی آیت مذکورہ نازل ہوئی تو حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ سورہ نساء میں جو وعدہ کیا گیا تھا او یجعل الله لهن سبیلا یعنی یہ کہ "اللہ ان کے لئے کوئی اور سبیل بتا دے" متعین فرما دی۔ اس کے ساتھ ہی ابن عباسؓ نے سو کوڑے مارنے کی سزا کو غیر شادی شدہ مرد و عورت کیلئے مخصوص قرار دیا (۴) اور فرمایا کہ:

الرجم للثیب والجلد للبکر (۵)

یعنی وہ سبیل اور سزائے زنا کی تعین یہ ہے کہ شادی شدہ مرد و عورت سے یہ گناہ سرزد ہو تو ان کو سنگسار کر کے ختم کیا جائے اور غیر شادی شدہ کے سو کوڑے مارنا سزا ہے۔

اسی طرح سورہ نساء میں ارشاد خداوندی ہے:

ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المؤمنات فمن ما ملکت ایمانکم من فتیٰتکم المؤمنات۔۔۔۔۔۔فاذا احصن فان اتین بفاحشة فعلیهن نصف ما علی المحصنات من العذاب (۶)

ترجمہ:۔ اور تم میں سے جو لوگ اتنی قدرت نہ رکھتے ہوں کہ مؤمنوں میں سے محصنات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ نکاح کریں تو وہ تمہاری مؤمن لونڈیوں سے نکاح کریں.......... پھر اگر وہ (لونڈیاں) محصنہ ہو جانے کے بعد کسی بدچلنی کی مرتکب ہوں تو ان پر اس سزا کی بہ نسبت آدھی سزا ہے جو محصنات کو (ایسے جرم پر) دی جائے۔

اس آیت میں شادی شدہ لونڈی کے ارتکاب زنا کی سزا بیان کی گئی ہے۔ یہاں ایک ہی آیت اور ایک ہی سلسلہ بیان میں دو جگہ محصنات کا لفظ استعمال ہوا ہے اور لامحالہ یہ ماننا پڑے گا کہ دونوں جگہ اس کے ایک ہی معنی ہیں۔ اب آغاز کے فقرے کو دیکھیں وہاں کہا جا رہا ہے کہ (جو لوگ محصنات سے نکاح کرنے کی قدرت نہ رکھتے ہوں) ظاہر ہے کہ اس سے مراد شادی شدہ عورت نہیں ہو سکتی بلکہ ایک آزاد خاندان کی بن بیاہی عورت ہی ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد اختتام کے فقرے میں فرمایا جاتا ہے کہ لونڈی منکوحہ ہونے کے بعد اگر زنا کرے تو اس کو اس سزا سے آدھی سزا دی جائے جو محصنات کو اس جرم پر ملنی چاہیے۔

سیاق عبارت صاف بتاتا ہے کہ اس فقرے میں بھی محصنات کے معنی وہی ہے جو پہلے فقرے میں تھی، یعنی شادی شدہ عورت نہیں بلکہ آزاد خاندان کی حفاظت میں رہنے والی بن بیاہی عورت۔ اس طرح سورہ نساء کی یہ آیت اس امر کی طرف اشارہ کر دیتی ہے کہ سورہ نور کا یہ حکم غیر شادی شدہ لوگوں کے ارتکاب زنا کی سزا بیان کرتا ہے۔ (۷)

شیخ احمد ملا جیون تفسیرات احمدیہ میں اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

والحکم المذکور فی الایہ وھو الجلد انما ھو لغیر المحصن (۸)

ترجمہ:۔ اور حکم مذکورہ جو آیت (سورہ نور) میں درج ہے، جو کوڑے مارنا ہے، وہ غیر شادی شدہ جوڑے کی (سزا) ہے۔

فتاوی عالمگیری میں اس کے متعلق حسب ذیل ذکر ہے کہ:

وان کان غیر محصن فحدہ مائۃ جلدۃ ان کان حرا (۹)

ترجمہ:۔ اور اگر زنا کرنے والے شادی شدہ نہ ہو، تو اس کی سزا سو کوڑے ہیں بشرطیکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزاد ہوں۔

زنا محض کے سزا دینے کیلئے شرائط:

کسی شخص (مرد یا عورت) کو مجرم قرار دینے کیلئے صرف یہ امر کافی نہیں ہے کہ اس سے فعل زنا صادر ہوا ہے بلکہ اس کیلئے مجرم میں کچھ شرطیں پائی جانی چاہیں۔

زنا محض یا بالفاظ دیگر غیر شادی شدہ جوڑے کے زنا کرنے کے معاملے میں شرط یہ ہے کہ مجرم ایک تو آزاد ہوں، جیسا کہ عالمگیری کے عبارت مذکور (ان کان حرا) سے واضح ہے۔ اگر مجرم غیر محصن غلام ہو تو ان کی سزا ۵۰ کوڑے ہیں۔ دوسرا یہ کہ عاقل ہو، اور تیسرا شرط یہ کہ بالغ ہو۔ اگر کسی مجنون یا کسی بچے سے یہ فعل سرزد ہو تو وہ حد زنا کا مستحق نہیں ہے۔

زنا بزن غیر یا زنا بعد احصان کی سزا:

یہ امر کہ زنا بزن غیر یا زنا بعد احصان کی سزا کیا ہے؟ قرآن مجید نہیں بتاتا بلکہ اس کا علم ہمیں حدیث سے حاصل ہوتا ہے۔ بکثرت معتبر روایات سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے نہ صرف قولاً اس کی سزا رجم (سنگساری) بیان فرمائی ہے، بلکہ عملاً آپ ﷺ نے متعدد مقدمات میں یہی سزا نافذ بھی کی ہے۔ پھر آپ ﷺ کے بعد چاروں خلفائے راشدین نے اپنے اپنے دور میں یہی سزا نافذ کی اور اسی کے قانونی سزا ہونے کا بار بار اعلان کیا۔ صحابہ کرام اور تابعین میں یہ مسئلہ بالکل متفق علیہ تھا۔ کسی ایک شخص کا بھی کوئی قول ایسا موجود نہیں جس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکے کہ قرن اول میں کسی کو اس کے ایک ثابت شدہ حکم شرعی ہونے میں کوئی شک تھا۔ ان کے بعد تمام زمانوں اور ملکوں کے فقہائے اسلام اس بات پر متفق رہے ہیں کہ یہ ایک سنت ثابتہ ہے۔ کیونکہ اس کی صحت کے اتنے متواتر اور قوی ثبوت موجود ہیں جن کے ہوتے ہوئے کوئی صاحب علم اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

ھدایہ میں اس (زنا بزن غیر یا زنا بعد احصان) کے متعلق یوں ذکر ہے کہ:

واذا وجب الحد وكان الزانی محصنا رجمه بالحجارة حتیٰ يموت لانه عليه السلام رجم ماعزا وقد احصن وقال فی الحديث المعروف وزنا بعد الاحصان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعلیٰ ھذا اجماع الصحابة (۱۰)

ترجمہ:۔ جب حد واجب ہوئی اور زنا کرنے والا محصن ہے تو (حاکم) اس کو پتھروں سے سنگسار کرے یہاں تک کہ مر جائے۔ کیونکہ حضور ﷺ نے ماعز ابن مالک کو رجم کیا درحالیکہ وہ محصن تھا اور حدیث معروف میں ہے وان زنا بعد لاحصان اور اسی پر صحابہؓ کا اجماع ہے۔

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

لا یحل دم امرئی مسلم الا با حدیٰ ثلث زنا بعد احصان؛ و کفر بعد اسلام او قتل نفس بغیر حق (۱۱)

ترجمہ:۔ کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے مگر تین (باتوں) میں سے کوئی ایک (بات) ہو۔ خواہ وہ محصن (شادی ہونے) احسان کے بعد زنا کرے (یعنی رجم کیا جائیگا) یا اسلام کے بعد کافر (مرتد) ہو جائے (یعنی اگر اسلام نہ لایا تو قتل کر دیا جائے) یا کسی جان کو ناحق قتل کرے (یعنی قصاصاً قتل کیا جائے)۔

زنا بزن غیر کے سزا دینے کیلئے شرائط:

زنا بعد احصان کے بعد سزا دیتے وقت جن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ پہلی شرط یہ ہے کہ مجرم آزاد ہو۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ کیونکہ قرآن خود اشارہ کرتا ہے کہ غلام کو رجم کی سزا نہیں دی جائیگی۔ سورہ نساء میں یہ بات ذکر ہے کہ لونڈی اگر نکاح کے بعد زنا کی مرتکب ہو تو اسے غیر شادی شدہ آزاد عورت کی بہ نسبت آدھی سزا دینی چاہیے۔ لہذا فقہاء نے تسلیم کیا ہے کہ قرآن کا یہی قانون غلام پر بھی نافذ ہوگا۔

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مجرم با قاعدہ شادی شدہ ہو، یہ شرط بھی متفق علیہ ہے۔ اور اس شرط کی رو سے کوئی ایسا شخص جو ملک یمین کی بناء پر تمتع کر چکا ہو، یا جس کا نکاح کسی فاسد طریقے سے ہوا ہو، شادی شدہ قرار نہیں دیا جائے گا۔ یعنی اگر اس سے زنا کا صدور ہو تو اس کو رجم کی نہیں بلکہ کوڑوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سزا دی جائے گی۔

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس کا محض نکاح ہی نہ ہوا ہو بلکہ نکاح کے بعد خلوت صحیحہ بھی ہو چکی ہو صرف عقد نکاح کسی مرد کو محصن یا عورت کو محصنہ نہیں بنا دیتا کہ زنا کے ارتکاب کی صورت میں ان کو رجم کیا جائے۔ اس شرط پر بھی اکثر فقہاء متفق ہیں۔ مگر امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ اس میں اتنا اضافہ اور کرتے ہیں کہ ایک مرد یا ایک عورت کو محصن صرف اسی صورت میں قرار دیا جائے گا جبکہ نکاح اور خلوت صحیحہ کے وقت زوجین آزاد، بالغ اور عاقل ہوں۔ اس مزید شرط سے جو فرق واقع ہوتا ہے وہ یہ کہ اگر ایک مرد کا نکاح ایسی عورت سے ہوا ہو جو لونڈی، یا نابالغ، یا مجنوں ہو، تو خواہ وہ اس حالت میں اپنی بیوی سے لذت اندوز ہو بھی چکا ہو، پھر بھی ''مرتکب زنا ہونے کی صورت میں رجم کا مستحق نہ ہو گا''۔ یہی معاملہ عورت کا بھی ہے کہ اگر اس کو اپنے نابالغ یا مجنون یا غلام شوہر سے لذت اندوز ہونے کا موقع مل چکا ہو، پھر بھی وہ مرتکب سزا ہونے کی صورت میں رجم کی مستحق نہ ہو گی۔

۴۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ مجرم مسلمان ہو۔ اس میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ، اور امام یوسفؒ اور امام احمدؒ اس کو نہیں مانتے۔ انکے نزدیک ذمی بھی اگر زنا بعد احصان کا مرتکب ہو گا تو رجم کیا جائے گا۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ اس امر پر متفق ہیں کہ زنا بعد احصان کی سزا رجم صرف مسلمان کیلئے ہے۔ اس کے دلائل میں سے سب سے زیادہ معقول اور وزنی دلیل یہی ہے کہ ایک آدمی کو سنگساری جیسی خوفناک سزا دینے کیلئے ضروری ہے کہ وہ مکمل احصان کی حالت میں ہو اور پھر بھی زنا کے اتکاب سے باز نہ آئے۔

احصان کا مطلب ہے ''اخلاقی قلعہ بندی'' اور اس کی تکمیل تین حصاروں سے ہوتی ہے۔ اولین حصار یہ ہے کہ آدمی خدا پر ایمان رکھتا ہو، آخرت کی جواب دہی کا قائل ہو اور شریعت خداوندی کو تسلیم کرتا ہو۔ دوسرا حصار یہ ہے کہ وہ معاشرے کا آزاد فرد ہو، کسی دوسرے کی غلامی میں نہ ہو جس کی پابندیاں اسے اپنی خواہشات کی تکمیل کیلئے جائز تدابیر اختیار کرنے میں مانع ہوتی ہے، اور لاچاری و مجبوری سے گناہ کرا سکتی ہے۔ اور کوئی خاندان اسے اپنے اخلاق اور اپنی عزت کی حفاظت

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مدد دینے والا نہیں ہوتا۔ تیسرا احصار یہ ہے کہ اس کا نکاح ہو چکا ہو اور اسے تسکین نفس کا جائز ذریعہ موجود ہو۔ یہ تینوں حصار جب پائے جاتے ہوں تب "قلعہ بندی" مکمل ہوتی ہے اور تب ہی وہ شخص بجا طور پر سنگساری کا مستحق قرار پا سکتا ہے جس نے ناجائز شہوت رانی کی خاطر تین حصار توڑ ڈالے۔ لیکن جہاں پہلا اور سب سے بڑا احصار، یعنی خدا اور آخرت اور قانون خداوندی پر ایمان ہی موجود نہ ہو وہاں یقیناً قلعہ بندی مکمل نہیں ہے اور اس بنا پر فجور کا جرم بھی اس شدت کو پہنچا ہوا نہیں ہے جو اسے انتہائی سزا کا مستحق بنا دے۔ (۱۲)

زنا بعد احصان کے سزا دینے کے لئے شرائط فتاویٰ عالمگیری میں اس طرح سے ذکر ہیں کہ:

واحصان الرجم أن يكون حرا عاقلا بالغا مسلما قد تزوج امرأة حرة نكاحا صحيحا ودخل بها وهما علىٰ صفةالاحصان كذا في الكافي۔ فلا يكون محصنا با لخلوةالموجبة المهر والعدة ولا يكون محصنا بالجماع في النكاح الفاسد ولا بالجماع في النكاح الصحيح اذا كان قال لها ان تزوجتك فانت طا لق لانها طلق بنفس العقد فجماعه اياها بعد ذالك يكون زنا الا ا نه لا يجب به ا لحد لشبهة اختلاف العلماء وكذا ان تزوج المسلم مسلمة بغير شهود فدخل بها هكذافي المبسوط (۱۳)

ترجمہ:۔ اور احصان رجم یہ ہے کہ مجرم آزاد، عاقل، بالغ مسلمان ہو، اس نے آزاد عورت سے نکاح صحیح سے شادی کی ہو اور اس سے دخول بھی کیا ہو در حالیکہ دونوں میں صفت احصان موجود ہو اسی طرح کافی میں ذکر ہے۔ کوئی شخص (مجرم) صرف خلوت جو واجب کرنے والا ہو مہر اور عدت کو، سے محصن نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس جماع سے جو نکاح فاسد کے ذریعے کی ہو، اور نہ اس جماع سے جو نکاح صحیح کے ذریعے کی ہو لیکن اس (عورت) سے کہا ہو کہ اگر میں نے تم سے شادی کی تو طلاق ہے کیونکہ نفس عقد سے ہی طلاق دی تو اس وقت کے بعد اس کا جماع زنا ہوگا، لیکن یہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پر حد واجب نہیں ہوگا بوجہ شبہ پیدا ہونے سے علماء کے اختلاف کیوجہ سے۔ اور اسی طرح اگر مسلم مرد نے مسلمان عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کی اور اس کے ساتھ دخول کیا (پھر بھی انکے جماع کو زنا شمار کیا جائے گا لیکن علماء کے درمیان اختلاف سے پیدا ہونے والے شبہ کی وجہ سے حد واجب نہ ہوگا) اسی طرح مبسوط میں ذکر ہے۔

زنا بالجبر کے متعلق احکام:

فعل زنا کے مرتکب کو مجرم قرار دینے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس نے اپنی آزاد مرضی سے یہ فعل کیا ہو۔ جبر و اکراہ سے اگر کسی شخص کو اس فعل کے ارتکاب پر مجبور کیا گیا ہو تو وہ نہ مجرم ہے، نہ سزا کا مستحق۔ خود قرآن ان عورتوں کی معافی کا اعلان کرتا ہے جن کو زنا پر مجبور کیا گیا ہو۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

ولا تکرھوا فتیٰتکم علی البغاء ان اردن تحصنا لتبتغوا عرض الحیاۃ الدنیا ومن یکرھھن فان اللہ من بعد اکراھھن غفور الرحیم (۱۴)

ترجمہ:۔ اور اپنی لونڈیوں کو اپنے دنیوی فائدوں کی خاطر قحبہ گری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ خود پاک دامن رہنا چاہتی ہوں اور جو کوئی ان کو مجبور کرے تو اس جبر کے بعد اللہ ان کیلئے بخشنے والا مہربان ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر لونڈیاں خود بدکاری کی مرتکب ہوتو وہ اپنے جرم کی آپ ذمہ دار ہیں۔ لونڈیوں کو زنا پر مجبور کرنا حرام ہے اور اگر کسی نے ایسا کیا اور وہ لونڈیاں آقا کے جبر و اکراہ سے مغلوب ہو کر زنا میں مبتلا ہوگئی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف فرمادیں گے اور اس کا سارا گناہ مجبور کرنے والے پر ہوگا۔

اسی طرح احادیث میں تصریح ہے کہ زنا بالجبر کی صورت میں صرف زانی جابر کو سزا دی گئی اور جس پر جبر کیا گیا تھا اسے چھوڑ دیا گیا۔

عن وائل ابن حجر ان امرأۃ خرجت علیٰ عھد النبی ﷺ ترید الصلوٰۃ فتلقاھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجل فقضی حاجته منها فصاحت وانطلق ومرت عصابة من المھاجرین فقالت ان ذالك الرجل فعل بی کذا و کذا ،فاخذوا الرجل فاتوا به رسول الله ﷺ فقال لها اذھبی فقدغفر الله لك وقال للرجل الذی وقع علیها ارجموه (۱۵)

ترجمہ:۔ وائل بن حجر سے روایت ہے کہ حضورﷺ کے عہد میں ایک عورت نماز کیلئے نکلی راستے میں ایک شخص نے اس کو گرا لیا اور زبردستی اس کی عصمت دری کی اس کے شور مچانے پر مہاجرین کا ایک گروہ آیا تو عورت نے کہا کہ اس آدمی نے میرے ساتھ یوں فعل کیا، لوگوں نے انہیں پکڑ کر حضورﷺ کے سامنے پیش کیا۔ حضورﷺ نے عورت سے فرمایا تو چلی جا اللہ تعالی تجھے بخش دے گا۔ اور آدمی سے کہا جس نے زبردستی زنا کیا تھا کہ انہیں رجم کرو۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں ایک شخص نے ایک لڑکی سے زنا بالجبر کا ارتکاب کیا۔ آپؓ نے اسے کوڑے لگوائے اور لڑکی کو چھوڑ دیا۔ ان دلائل کی بنیاد پر عورت کے معاملے میں تو قانون متفق علیہ ہے۔ لیکن اختلاف اس امر میں ہوا ہے کہ آیا مرد کے معاملے میں بھی جبر واکراہ معتبر ہے یا نہیں۔ اس سلسلے میں حضرات فقہاء کے اقوال حسب ذیل ہیں۔

اما ابو یوسفؒ، امام محمدؒ، امام شافعیؒ، اور امام حسن بن صالحؒ کہتے ہیں کہ مرد بھی اگر زنا کرنے پر مجبور کیا گیا ہو تو معاف کیا جائیگا۔ امام زفرؒ کہتے ہیں کہ اسے معاف نہیں کیا جائیگا، کیونکہ وہ انتشار عضو کے بغیر اس فعل کا ارتکاب نہیں کرسکتا۔ اور انتشار عضو اس امر کی دلیل ہے کہ اس کی اپنی شہوت اس کی محرک ہوئی تھی۔ امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ اگر حکومت یا اس کے کسی حاکم نے آدمی کو زنا پر مجبور کیا ہو تو سزا نہیں دی جائیگی، کیونکہ جب حکومت ہی جرم پر مجبور کرنے والی ہو تو اسے سزا دینے کا حق نہیں رہتا۔ لیکن اگر حکومت کے سوا کسی اور نے مجبور کیا ہو تو زانی کو سزا دی جائے گی، کیونکہ ارتکاب زنا بہر حال وہ اپنی شہوت کے بغیر نہ کرسکتا تھا اور شہوت جبراً پیدا نہیں کی جا سکتی۔ ان تینوں اقوال میں سے پہلا قول ہی زیادہ صحیح ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ انتشار عضو کی دلیل ہو مگر رضا و رغبت کی لازمی دلیل نہیں ہے۔ (۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سلسلے میں عین الھدایہ میں یوں ذکر ہے کہ:

اور جس مرد پر سلطان نے زبردستی کی یعنی اس کو قتل وغیرہ کا خوف دلایا حتیٰ کہ اس نے زنا کیا تو زانی پر حد نہ ہوگی اور امام ابوحنیفہؒ پہلے کہتے تھے کہ حد ماری جائی گی اور یہی امام زفرؒ کا قول ہے، اس واسطے کہ مرد سے زنا تب ہی صادر ہوتا ہے کہ اس کا آلہ منتشر ہو یعنی قائم ہو۔ اور منتشر ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ اس نے بخواہش خاطر ایسا کیا، پھر امام ابوحنیفہؒ نے اس سے رجوع کر کے کہا کہ اس پر حد نہیں ہے کیونکہ جس سبب نے اس کو اس فعل پر آمادہ کیا وہ ظاہرا قائم ہے اور انتشار کو دلیل گردانے میں تردد ہے کیونکہ انتشار کبھی بغیر قصد کے ہو جاتا ہے یعنی بمقتضائے طبیعت کے ہوتا ہے نہ بقصد وارادہ جیسے خواب میں ہے پس شبہ پیدا ہو گیا۔

اور اگر اس کو سوائے سلطان کے کسی اور نے مجبور کیا ہو تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حد مارا جائیگا اور صاحبین (امام یوسفؒ و امام محمدؒ) نے کہا حد نہیں مارا جائیگا، کیونکہ صاحبین کے نزدیک زبردستی کبھی سلطان کے سوا کسی دوسرے شخص سے بھی متحقق ہو سکتا ہے اس لئے کہ مؤثر تو خوف ہلاکت ہے اور یہ دوسرے کی طرف سے بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ کی دلیل یہ ہے کہ دوسرے کی طرف سے جو زبردستی ہو وہ پائیدار نہیں ہوتا مگر شاذ و نادر، کیونکہ اس کو اختیار ہے کہ سلطان سے فریاد کرے یا مسلمانوں کی جماعت سے مدد مانگے یا خود اس کو ہتھیار کے ذریعے سے دفع کرے اور جو چیز نادر ہو، اس کا کچھ حکم نہیں ہوتا۔ تو ایسے زبردستی سے حد ساقط نہ ہوگی، بخلاف سلطان کے کہ اس کا زبردستی معتبر ہے۔ کیونکہ وہ دوسرے سے مدد نہیں لے سکتا اور نہ سلطان پر ہتھیار اٹھا سکتا ہے۔ تو سلطان وغیر سلطان میں فرق ہو گیا۔ (۱۷)

فتاویٰ عالمگیری میں اس حوالے سے فتویٰ حسب ذیل ذکر ہے:

من اکرہ السلطان حتیٰ زنیٰ فلا حد علیہ و کان ابو حنیفہ اولا یقول یحد ثم رجع فقال لا یحد، وان اکرہ غیر سلطان قال ابو یوسف و محمد رحمھم اللہ تعالیٰ لا یحد کذا فی فتح القدیر وعلیہ الفتویٰ (۱۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔ اگر کسی کو سلطان نے زنا کرنے پر مجبور کردیا یہاں تک کہ زنا کرلیا تو اس پر حد جاری نہ ہوگی اور امام ابو حنیفہؒ پہلے کہتے تھے کہ حد ماری جائیگی پھر اس سے رجوع کیا۔ اور اگر اس کو سلطان کے سوا کسی اور نے مجبور کیا، تو ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک حد نہیں مارا جائیگا، اسی طرح سے فتح القدیر میں ذکر ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

سیاہ کاری کے مرتکب مرد وعورت کو از خود قتل کرنا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

اسلامی قانون حکومت کے سوا کسی کو یہ اختیار نہیں دیتا کہ وہ زانی اور زانیہ کے خلاف کاروائی کرے اور عدالت کے سوا کسی کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ اس پر سزا دے۔ چنانچہ فتاوی عالمگیری میں اس کے حوالے سے یوں مرقوم ہے کہ:

سئل الهندواني رحمة الله تعالیٰ عن رجل وجد مع امرأته رجلا أيحل له قتله قال ان كان يعلم أنه ينزجر عن الزناء بالصياح والضرب بما دون السلاح لا يحل وأنِ علم انه لا ينزجر الا بالقتل حل له القتل وان طاوعته المرأة حل له قتلها أيضا (۱۹)

ترجمہ:۔ شیخ ابو جعفر ھندوانیؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے (یعنی اجنبی غیر محرم) کو دیکھا پس اس کا قتل کردینا اس کو روا ہے؟ فرمایا کہ اگر وہ جانتا ہو کہ یہ چیخنے یا ہتھیار کے سوا دوسری چیز سے مارنے سے زنا سے منزجر ہوگا اور باز رہے گا تو اس کا قتل کرنا حلال نہیں ہے اور اگر جانتا ہو کہ سوائے قتل کے وہ منزجر نہ ہوگا تو اس کو اس کا قتل کردینا حلال ہے اور اگر اس کی بیوی نے اس کی مطاوعت کی ہو تو بیوی کا قتل کردینا بھی روا ہے۔

فتاوی دارالعلوم دیوبند یعنی امداد المفتین میں اس کے متعلق یوں بتایا گیا ہے کہ:

اگر کدام کس زن خود را بہمراہ کسے در حالت مباشرت زنا دید یا متلوث بد واعی زناد ید، یا در خلوت خاصه دید، پس آنشخص را حلال است که آن زن را یا هر دو را قتل کند، وضمان نمیشود بشرطیکه این مباشرت وما فی حکمها را به بینه عادله ثابت کند (۲۰)

ترجمہ:۔ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو کسی اجنبی کے ساتھ حالت مباشرت زنا میں دیکھا یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زنا کے دعوت میں ملوث دیکھا یا کسی خاص تنہائی میں دیکھا تو اس شخص کیلئے اس عورت یا مرد وعورت دونوں کو قتل کرنا جائز ہے اور اس شخص پر ضمان بھی نہیں ہوگا بشرطیکہ اس مباشرت اور ومافی حکمہا کو بینہ عادلہ کے ذریعے ثابت کردے۔

آگے لکھا گیا ہے کہ:

رجل رأی رجلا مع امرأته یزنی بها ا و یقبلها او یضمها الیٰ نفسه وهی مطاوعة فقتله اوقتلهما لا ضمان علیه ولا یحرم من میراثها ان ا ثبته بالبینة او بالاقرا ر ولا رأی رجل مع ا مرأته فی مفازة خالیة او رأه مع محارمه هکذا ولم یر منه الزنا ودواعیه قال بعض المشائخ حل قتلهما وقال بعضهم لا یحل حتیٰ یریٰ منه العمل ای الزنا ودواعیه (۲۱)

ترجمہ:۔ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کو دوسرے شخص کے ساتھ زنا کرتے ہوئے یا چھوتے ہوئے دیکھا یا وہ شخص اسکی بیوی کو اپنے طرف کھینچتے ہوئے دیکھا اور وہ عورت راضی تھی پھر اس شخص کے قتل یا دونوں کے قتل کرنے سے اس پر کوئی ضمان نہیں اور نہ وہ اس عورت کے میراث سے محروم ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ (قاتل) بینہ یا ان کے اقرار سے (انکے زنا کو) ثابت کردے۔ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو دوسرے شخص کے ساتھ خالی مقام میں دیکھا یا اپنے محارم کے ساتھ دیکھا اور ان سے زنا یا دواعی زنا نہ دیکھا تو بعض مشائخ کہتے ہیں کہ ان کا قتل جائز ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا قتل جائز نہیں یہاں تک کہ ان سے عمل زنا یا دواعی زنا دیکھے (تو پھر قتل جائز ہے)۔

خانیہ میں اس کے متعلق یوں حکم دیا گیا ہے کہ:

رجل رأی رجلا یزنی بامرأته او بامرأة رجل آخر اوهو محصن فصاح به فلم یهرب ولم یمتنع عن الزناء حل لهذا الرجل قتله فان قتله لا قصاص علیه (۲۲)

ترجمہ:۔ اگر کسی شخص نے دوسرے شخص محصن کو اپنی بیوی یا کسی دوسرے شخص کی بیوی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے دیکھا اور اس پر آواز (چیخ) لگائی لیکن وہ ڈرا نہیں، اور زنا کرنے سے منع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوا، تو اس شخص کے لئے اس (زانی) شخص کا قتل جائز ہے، پھر اگر اس نے قتل کیا تو اس پر قصاص بھی نہیں۔

فتاویٰ ھندیہ میں ذکر ہے کہ:

لكل مسلم اقامة التعزير حال مباشرة المعصية اما بعد المباشرة فليس ذالك لغير الحاكم (۲۳)

ترجمہ:۔ بحالت مباشرت گناہ (زنا) کے ہر مسلمان تعزیر قائم کرسکتا ہے جبکہ بعد مباشرت کے اس طرح نہیں (یعنی مباشرت کے بعد کوئی شخص از خود تعزیر قائم نہیں کرسکتا) بغیر حاکم کے (یعنی تب صرف حاکم ہی تعزیر دے سکتا ہے)۔

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں اس حوالے سے تفصیل حسب ذیل ہے:

وكثيرا ما نرىٰ الناس يقتل بعضهم بعضا من جراء الزنا ،ولذالك نجد القوانين فى كل الشرائع قد رفعت القصاص عن قاتل الزانى بأمرئته لانها ترىٰ ان هذه الخيانة تستوجب قتل مرتكبها ـ اختلف العلماء فى حكم من وجد مع امرئته رجلا وتحقق وجودا لفاحشه منهما فقتله، هل يقتل أم لا ـالجمهور قالو ،لا يصحان يقدم الرجل علىٰ قتل رجل وجده عند زوجته وتحقق من ارتكابه الفاحشه لما روى البخارى عن ابى هريرةؓ ان سعد ابن عبادةؓ قال يا رسول وجدت مع أمرأتى رجلا أمهله حتىٰ أتىٰ باربعة شهداء ؟فقال رسول الله ﷺنعم فان قتله يقتص منه، الا ان ياتى ببينةعلىٰ ارتكاب جريمةالزناء وهو محصن او يعترف المقتول بذالك ـ أما اذا قتلهما او احدهما ولم يستطع ان يأتى بالبينه واحضار الشهداء على الزناء ، أو الاعتراف ـ فانه يطالب بالقود ، والقصاص،أولدية، لانه يجوز لرجل أن يدعو رجلاآخر لدخول بيته لعمل شئى ثم يقتل لضغن فى نفسه ويقول وجدت مع أمرأته كذبا ـويجوز أن يقتل الرجل زوجته ليتخلص منها لشئى فى نفسه ثم يدعىٰ عليها زورا ، أنه وجد معها

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجلا يزني بها ، لذالك احتاط الشارع في هذا الامر حفظا لارواح بانه يجب على القاتل اقامة البينة على دعواه ،فان استطاع اقامة البينة فلا شئي عليه ۔

وذهب بعض السلف الىٰ أنه لا يقتل أصلا ، ويعزر في ما فعله ، اذا ظهرت امارات صدقه ، بكشف الطبيب الصادق عليهما، او وجود شبهات سابقة على سوء سلوك الزوجة ، او اشتهار المقتول بالزناء او غير ذالك ۔

الحنابله والمالكيه قالو ، ان أتىٰ بشاهدين على انه قتله بسبب الزناء ،وكان المقتول محصنا فلا شئي عليه ۔ ولا شئي عليه ، وأما بعد انتهاء الفعل فيأتي بينةاو يقتص منه ان كان بكرا۔ الشافعيه قالو ،اذا وجد الرجل مع امرأته رجلا فادعىٰ انه ينال منها بان يوجب الحد وهما ثيبان فقتلهما او احدهما ، ولم يأت بالبينة كان عليه القود أيهما قتل ، الا ان يشاء الاولياء الدم أخذ الديت ،أو العفو (۲۴)

ترجمہ:۔ بہت سے لوگوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ بعض دوسروں کو زنا کیوجہ سے قتل کرتے ہیں اسی وجہ سے تمام شرائع میں (اس حوالے سے) قوانین ملتے ہیں کہ اپنی بیوی سے زنا کرنے والے کو قتل کرنے سے قاتل سے قصاص اٹھایا گیا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ خیانت (یعنی زنا) ان کے مرتکبین کا قتل واجب کر دیتا ہے۔ علماء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ کوئی شخص پایا اور ان دونوں سے فحاشی کے وجود کا تحقق ہوا اور اسے قتل کر دیا، کیا وہ (قاتل بدلے میں) قتل کیا جاتا ہے کہ نہیں؟

جمہور علماء فرماتے ہیں کہ صحیح نہیں کسی شخص کا اقدام کرنا اس آدمی کے قتل کرنے پر جسے اس نے اپنی بیوی کے ساتھ (زنا کرتے ہوئے) پایا ہو، اور ان سے فحش (زنا کا) ارتکاب بھی متحقق ہوا ہو۔ جیسے امام بخاری نے حضرت ابوھریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ ''سعد ابن عبادہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھوں میں چار گواہ لانے تک انہیں مہلت دوں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا ہاں'' اگر اس نے اسے قتل کیا تو اسے قصاص کیا جائے گا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر یہ کہ وہ ان کے زنا کے جرم میں مرتکب ہونے پر بینہ (گواہ) لے آئے، اور وہ محصن ہو یا مقتول (موت سے قبل) خود اس کا اعتراف کرے۔ اگر ان دونوں یا ان میں سے ایک کو قتل کیا اور حال یہ کہ وہ زنا پر گواہ لانے پر قادر نہ ہوا، یا اس نے اعتراف نہ کیا، ان سے قصاص یا دیت کا مطالبہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کوئی آدمی کسی دوسرے شخص کو اپنے گھر میں کسی کام کیلئے بلائے پھر اسے قتل کرے اور یہ جھوٹ بول کر کہے کہ میں نے اسے اپنی بیوی کے ساتھ پایا۔ اور ہوسکتا ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے کسی وجہ سے جان چھڑانے کے لئے اسے قتل کرے پھر اس پر جھوٹا دعویٰ کرے کہ اس نے اس (بیوی) کے ساتھ کسی کو زنا کرتے ہوئے دیکھا۔ اس لئے شارع نے اس امر میں جانوں کی حفاظت کیلئے احتیاط کیا ہے، کہ قاتل پر اپنے دعوے کو ثابت کرنے کیلئے بینہ (گواہ) پیش کرنا لازم ہے، پس اگر وہ گواہ قائم کرنے پر قادر ہوا تو اس پر کوئی چیز نہیں۔

بعض اسلاف اس طرف گئے ہیں کہ وہ (قاتل) بالکل قتل نہیں کیا جاتا، وہ اپنے کئے ہوئے پر اس وقت معزور سمجھا جائے گا۔ جب اس کے صداقت کی نشانیاں سچے ڈاکٹر کی تفتیش کرنے سے ان کے خلاف ظاہر ہوں، یا بیوی کے سابقہ غلط چلن کے شبہات موجود ہوں یا مقتول زنا میں شہرت رکھتا ہو وغیرہ۔

حنابلہ اور مالکیہ کہتے ہیں کہ اگر اس (قاتل) نے دو گواہوں کو اس پر پیش کر دیئے کہ اس نے انہیں زنا کی وجہ سے قتل کر دیئے ہیں اور مقتول محصن تھا تو اس (قاتل) پر کوئی چیز نہیں۔

ھادویہ کہتے ہیں کہ اس مرد کیلئے جو اپنی بیوی یا ماں یا بیٹی کے ساتھ کسی کو (زنا کرتے ہوئے) پائے تو اس کیلئے انکا عین (زنا) کے فعل کے وقت قتل کرنا جائز ہے اور اس پر کچھ بھی نہیں اور اگر فعل (زنا) کے بعد قتل کر دیئے تو اس کو گواہ پیش کرنے ہونگے یا وہ قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ باکرہ ہوں۔

شوافع کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھا پھر اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے ان سے ایسی چیز دیکھی جس سے حد واجب ہوتا ہے (یعنی زنا کا عمل دیکھا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درحالیکہ وہ دونوں شادی شدہ تھے، ان دونوں یا ان میں سے ایک کو قتل کر دیا اور اس (قاتل) نے گواہ پیش نہیں کیے تو اس پر قود ہے چاہے ان میں سے جس کو بھی قتل کیا ہو، ہاں اگر ان (مقتولین) کے اولیاء چاہے دیت لے یا معاف کر دے۔

حکم اخروی کے متعلق فتاوی دارلعلوم دیوبند میں مولانا عزیز الرحمن لکھتے ہیں کہ:

اگر زید نے اپنی اخت کو اپنی آنکھ سے زنا کرتے دیکھا یا اخت نے خود زید سے کہا کہ میں نے زنا کیا ہے اور زید نے اپنی اخت کو جان سے ماردی۔ یا زید کو کسی طریقے سے یقین ہو گیا کہ میری فلانی محرمہ نے زنا کیا ہے اور زید نے اس کو کسی طریقے سے جان سے ماردی تو زید پر اس صورت میں مواخذہ اخروی ہوگا۔ قال اللہ تعالیٰ لو جاؤا علیہ باربعۃ شھداء واذلم یاتوا بالشھداء فاولئك عند اللہ ھم الکاذبون (۲۵)

نیل الاوطار میں علامہ شوکانی لکھتے ہیں کہ جو شخص بیوی کی بدکاری دیکھے اور لعان کا راستہ اختیار کرنے کی بجائے قتل کا مرتکب ہو جائے اس کے بارے میں اختلاف ہے۔

وقیل بل یقتل بہ لانہ لیس لہ ان یقیم الحد بغیر اذن الامام وقال بعض السلف لا یقتل اصلا ویعذر فیما فعلہ اذا ظھرت امارات صدقہ، وشرط احمد واسحاق ومن تبعھا ان یاتی بشاھدین انہ قتلہ بسبب ذالك، ووافقھم ابن القاسم وابن حبیب من المالکیہ لکن المقتول قد احصن (۲۶)

ترجمہ:۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ اسے (یعنی قاتل کو قصاصاً) قتل کیا جائے گا، کیونکہ اس کو بطور خود حد جاری کرنے کا حق نہ تھا، دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ اس کے فعل پر کوئی مواخذہ ہوگا بشرطیکہ اس کی صداقت ثابت ہو جائے (یعنی یہ کہ فی الواقع اس نے زنا ہی کے ارتکاب پر یہ فعل یعنی قتل کیا ہے)۔ امام احمدؒ اور اسحاق بن راہویہؒ کہتے ہیں کہ اسے اس امر کے دو گواہ لانے ہونگے کہ قتل کا سبب یہی تھا۔ مالکیہ میں سے ابن القاسمؒ اور ابن حبیب اس پر مزید شرط یہ لگاتے ہیں کہ زانی جسے قتل کیا گیا وہ شادی شدہ ہو، ورنہ کنوارے زانی کو قتل کرنے پر اس سے قصاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا جائے گا۔

ابوالاعلیٰ مودودی تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں کہ" مگر جمہور فقہا کا مسلک یہ ہے کہ اس کو قصاص سے صرف اس صورت میں معاف کیا جائے جبکہ وہ زنا کے چار گواہ پیش کرے، یا مقتول مرنے سے پہلے خود اس امر کا اعتراف کر چکا ہو کہ وہ اس کی بیوی سے زنا کر رہا تھا اور مزید یہ کہ مقتول شادی شدہ ہو"۔(۲۷)

لہذا جمہور فقہاء کے مسلک کے مطابق یہ بات ثابت ہوئی کہ اگر کوئی شخص بیوی کی بد کاری دیکھے اور لعان کا راستہ اختیار کرنے کے بجائے انہیں قتل کر دیں تو اسے یا تو چار گواہ پیش کرنے ہونگے یا اگر مقتول مرنے سے پہلے جرم زنا کا اقرار کرے اور یہ کہ مقتول شادی شدہ ہو، تو ان صورتوں میں یہ قاتل قصاص سے بچ جائے گا ورنہ اس قاتل کو قصاص کیا جائے گا۔

سیاہ کاری کا شبہ ظاہر کرنے یا الزام لگانے کے متعلق اسلامی تعلیمات

ارشاد خداوندی ہے:

والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتوا باربعة شهداء فاجلدوهم ثمنین جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا واولئك هم الفاسقون (۲۸)

ترجمہ:۔اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو اور وہ خود ہی فاسق ہیں۔

اس آیت کے تفسیر میں مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ہیں کہ:

زنا چونکہ سارے جرائم سے زیادہ معاشرے میں بگاڑ اور فساد کا ذریعہ ہے اس لئے اس کی سزا شریعت اسلام نے دوسرے سب جرائم سے زیادہ سخت رکھی ہے۔ اس لئے عدل وانصاف کا تقاضا تھا کہ اس معاملہ کے ثبوت کو بڑی اہمیت دی جائے، بغیر شرعی ثبوت کے کوئی کسی مرد یا عورت پر زنا کا الزام یا تہمت لگانے کی جرأت نہ کر سکے۔ اس لئے شریعت اسلام نے بغیر ثبوت شرعی کے (جس کا نصاب چار مرد گواہ عادل ہونا ہے) اگر کوئی کسی پر تہمت صریح زنا کی لگائے تو اس تہمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگانے کو بھی شدید جرم قرار دیا اور اس جرم پر بھی حد شرعی اسی کوڑے مقرر کیا، جس کا لازمی اثر یہ ہوگا کہ کسی شخص پر زنا کا الزام کوئی شخص اسی وقت لگانے کی جرأت کرے گا جبکہ اس نے اس فعل خبیث کو خود اپنی آنکھ سے دیکھا بھی ہو اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اس کو یہ یقین ہو کہ میرے ساتھ اور تین مردوں نے دیکھا ہے اور وہ گواہی دیں گے۔ کیونکہ اگر دوسرے گواہ ہیں ہی نہیں یا چار سے کم ہیں یا ان کی گواہی دینے میں شبہ ہے تو اکیلا یہ شخص گواہی دے کر تہمت زنا کی سزا کا مستحق بنا کسی حال گوارا نہ کرے گا۔(۲۹)

ابوالاعلی مودودی اس آیت کے تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

اس حکم کا منشا یہ ہے کہ معاشرے میں لوگوں کی آشنائیوں اور ناجائز تعلقات کے چرچے قطعی طور پر بند کر دیئے جائیں کیونکہ اس سے بے شمار برائیاں پھیلتی ہیں اور ان میں سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ اس طرح غیر محسوس طریقے پر ایک عام زناکارانہ ماحول بنتا چلا جاتا ہے۔ ایک شخص مزے لے کر صحیح یا غلط گندے واقعات دوسرے کے سامنے بیان کرتا ہے..... لہٰذا شریعت ایک طرف حکم دیتی ہے کہ اگر کوئی زنا کرے اور شہادتوں سے اس کی جرم ثابت ہو جائے تو اس کو وہ انتہائی سزا دو جو کسی اور جرم پر نہیں دی جاتی اور دوسری طرف وہ فیصلہ کرتی ہے کہ جو شخص کسی پر زنا کا الزام لگائے وہ یا تو شہادتوں سے اپنا الزام ثابت کرے ورنہ اس پر اسی کوڑے برسا دو تاکہ آئندہ بھی وہ اپنی زبان سے ایسی بات بلا ثبوت نکالنے کی جرأت نہ کرے۔ بالفرض اگر الزام لگانے والے نے کسی کو اپنی آنکھ سے بھی بدکاری کرتے دیکھ لیا ہو تب بھی اسے خاموش رہنا چاہیے اور دوسرے تک اسے نہ پہنچانا چاہیے تاکہ گندگی جہاں ہے وہیں پڑی رہے آگے نہ پھیل سکے۔ البتہ اگر اس کے پاس گواہ موجود ہیں تو معاشرے میں بے ہودہ چرچے کرنے کے بجائے معاملہ حکام کے پاس لے جائے اور عدالت میں ملزم کا جرم ثابت کر کے اسے سزا دلوائے۔(۳۰)

محصنات کی تشریح:

یہاں ایک بات ذہن نشین رہے کہ اگرچہ آیت مذکور میں الفاظ یرمون المحصنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پاک دامن عورتوں پر الزام لگائیں) استعمال ہوئے ہیں لیکن فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ حکم صرف عورتوں ہی پر الزام لگانے تک محدود نہیں ہے بلکہ پاک دامن مردوں پر بھی الزام لگانے کا یہی حکم ہے۔ یعنی حکم شرعی اشتراک علت کے سبب سے عام ہے کوئی عورت دوسری عورت پر یا کسی مرد پر یا اسی طرح کوئی مرد کسی دوسرے مرد یا عورت پر تہمت زنا لگائے اور ثبوت شرعی موجود نہ ہو تو یہ سب اسی سزائے شرعی (یعنی حد قذف اسی کوڑے) کے مستحق ہونگے۔ جس طرح کے علامہ شوکانی نے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ:

المراد بالمحصنات النساء، وخصهن بالذكر لان قذفهن أشنع والعارفيهن اعظم ويلحق الرجال بالنساء في هذا الحكم بلا خلاف بين العلماء هذه الامة (۳۱)

ترجمہ:۔ محصنات سے (یہاں) مراد عورتیں ہیں اور عورتوں کو ذکر کرنے میں اس لئے خاص کیا کہ انکا قذف زیادہ برا اور ان میں عار بڑا ہے۔ اور اس امت کے علماء کے درمیان بغیر کسی اختلاف کے اس حکم میں مردوں کو عورتوں کے ساتھ ملحق کر دیا۔

لہذا ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے پر زنا کا الزام لگائے تو سب سے پہلے انہیں اپنے دعویٰ کو سچ ثابت کرنے کیلئے چار گواہ پیش کرنے ہوں گے۔ اگر چار گواہ پیش نہ کیے تو ان پر ایک تو حد قذف جاری کیا جائے گا، دوسرا یہ کہ کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہیں کی جائیگی اور تیسرا یہ کہ وہ فاسق ہے۔

شرط گواہی اور حد قذف:

انہی گواہوں اور حد قذف کے متعلق قاضی ثناء اللہ پانی پتی یوں فرماتے ہیں کہ:

ثم لم ياتوا باربعة شهداء بعد انكار المقذوف فلو اقر المقذوف على نفسه بالزنى او اقام القاذف اربعة من الشهود على الزنىٰ سقط الحد عن القاذف۔ ولو شهد اربعة على الزنىٰ متفرقين غير مجتمعين لا يجب حد الزنىٰ على المقذوف عند ابى حنيفةؒ لكن يسقط حد القذف عن القاذف لوجود النصاب، والاجتماع انما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرط احتیاطا لدرء حد الزنیٰ لا لایجاب حد القذف (۳۲)

ترجمہ:۔ پھر نہ لائے چار مرد گواہ، یعنی متہم بالزنیٰ نے اگر زنا کا انکار کیا اور تہمت زنا لگانے والا چار گواہ نہ پیش کر سکا تو تہمت لگانے والے کو کوڑے مارو اور اگر چار گواہ زنا کے پیش کر دیئے تو اب قذف کرنے والا سبکدوش ہو جائے گا اس کے اوپر حد قذف جاری نہیں کی جائے گی (بلکہ ثبوت زنا مکمل ہو جانے کی وجہ سے زانی کو سنگسار یا کوڑے مارے جائیں گے) اگر چار گواہ زنا کے تو پیش کر دیئے لیکن مختلف اوقات میں متفرق طور پر پیش کئے اور سب گواہ مجتمع ہو کر نہیں آئے تو زنا کا ثبوت نہ ہو گا اور جس پر تہمت لگائی گئی ہے اس پر حد زنا جاری نہ ہو گی، امام ابو حنیفہؒ کا یہی مسلک ہے۔ لیکن تہمت لگانے والا بھی مستحق سزا نہیں رہے گا وہ بھی حد قذف سے محفوظ ہو جائے گا، کیونکہ زنا کی شہادت کی تعداد تو بہر حال موجود ہے گواہوں کے ساتھ ساتھ آنے کی شرط محض احتیاطا لگائی گئی ہے تا کہ زنا کی حد ساقط ہو جائے۔ قاذف (تہمت لگانے والے) پر حد قذف لازم کرنے کیلئے شرط نہیں لگائی گئی ہے۔ (کہ اگر گواہ اجتماعی شکل میں شہادت نہ دیں یا ساتھ ساتھ نہ آئیں تو قاذف پر حد جاری کر دی جائے)

جبکہ فتاوی عالمگیری میں اس کے متعلق یوں ذکر ہے کہ:۔

واتحاد المجلس شرط لصحة الشهادة عندنا حتیٰ لو شهدوا متفرقين لا تقبل شهادتهم ويحدون حد القذف ۔(۳۳)

ترجمہ:۔ اور ہمارے نزدیک شہادت صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ مجلس شہادت متحد ہو حتی کہ اگر گواہوں نے مختلف مجلسوں میں گواہی دی تو ان کی گواہی مقبول نہ ہو گی اور سب کو حد قذف کی سزا دی جائے گی۔

حاشیہ ابن عابدین میں اسی سے ملتا جلتا عبارت یوں مذکور ہے کہ:

ويثبت بشهادة اربعة رجال فی مجلس واحد فلو جاؤوا متفرقين حدوا ، حد القذف ولو جاؤوا فرادی وقعدوا مقعد الشهود وقام الی القاضی واحد بعد واحد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبلت شهادتهم ،وان كانوا خارج المسجد حدوا جميعا ، وعبر بالمسجد لانه محل جلوس القاضي يعني ان اجتماعهم يعتبروا في مجلس القاضي لاخارجه ، فلو اجتمعوا خارجه ودخلوا عليه واحدا بعد واحد فهم متفرقون فيحدون (۳۴)

ترجمہ:۔ (زنا) چار مردوں کے مجلس شہادت متحد ہونے سے ثابت ہوتا ہے۔اگر وہ علیحدہ آئے تو ان کو حد قذف مارا جائے گا۔اور اگر علیحدہ علیحدہ آئے اور گواہوں کے جگہ پر کھڑے ہوئے اور قاضی کے سامنے ایک بعد دوسرے کے اٹھا تو ان کی گواہی قبول کی جائے گی۔اگر وہ مسجد سے باہر تھے تو سب کو حد قذف مارا جائے گا اور مسجد سے تعبیر اس وجہ سے کیا کہ یہ مسجد قاضی کے بیٹھنے کی جگہ ہے تو مطلب یہ کہ ان (گواہوں) کا اجتماع مجلس قاضی میں معتبر ہے نہ کہ باہر۔اگر وہ (گواہ) مجلس قاضی سے باہر ہوں اور ایک بعد دوسرے کے آکر گواہی دے تو ان کا حکم متفرق کا ہے لہذا ان سب کو حد (قذف) مارا جائے گا۔

خلاصہ یہ کہ چار گواہوں کی مجلس واحد میں گواہی لازمی ہے اگر گواہ چار سے کم ہوں یا مجلس متحد نہ ہو تو گواہوں پر حد قذف جاری ہوگا۔اسی بات کو قاضی ثناء اللہ پانی پتی یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

ومن هذه الاية يثبت انه لو نقص عدد الشهود عن الاربعة حدوا لانهم قذفوه لانه لاحسبة عند نقصان العدد وخروج الشهادةعن القذف انما هو باعتبار الحسبة(۳۵)

ترجمہ:۔ اس آیت سے ثابت ہورہا ہے کہ اگر گواہوں کی تعداد چار سے کم ہو تو ان پر حد قذف جاری کی جائے گی (اللہ کی قائم کی ہوئی حد معطل نہ ہو اور مجرم آزادی کے ساتھ جرم نہ کریں) اس نیت خیر کیلئے زنا کی اور ہر جرم کی شہادت کی ضرورت تھی اور چار سے کم گواہ ہوں تو یہ غرض حاصل نہیں ہوسکتی۔پھر گواہوں کی گواہی صرف بدنام کرنے اور مسلمانوں کے آبرو ریزی کے جذبہ کے زیر اثر مانی جائے گی بلکہ واقع میں بھی ایسا ہی ہوگا، کیونکہ جب گواہوں کو معلوم ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری شہادت کی تعداد کم ہے اور حد زنا ہم جاری نہیں کرا سکتے تو پھر گواہی کیوں دیتے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نیت میں شر ہے وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان کی رسوائی ہو اور خواہ جرم زنا ثابت نہ ہو سکے۔

حد قذف ۸۰ کوڑے ہیں جیسا کہ آیت مذکور سے خود معلوم ہوتا ہے یعنی کہ فاجلدو هم ثمنين جلدة (یعنی ان کو اسی ۸۰ کوڑے مارو) جس طرح کہ عالمگیری میں درج ہے کہ:

حده الحاكم ثمانين سوطا ان كان القاذف حرا وان كان عبدا حده اربعين سوطا(۳۶)

ترجمہ:۔ قاذف کو حاکم اسی ۸۰ کوڑے مارے گا اگر آزاد ہو، اور اگر غلام ہوگا تو چالیس کوڑے مارے گا۔

حد قذف میں چونکہ حق العبد یعنی جس پر تہمت لگائی گئی ہے اس کا حق بھی شامل ہے اس لئے یہ حد جب ہی جاری کی جائے گی جبکہ مقذوف یعنی جس پر تہمت لگائی گئی ہے وہ حد جاری کرنے کا مطالبہ بھی کرے ورنہ حد ساقط ہو جائے گی، بخلاف حد زنا کے کہ وہ خالص حق اللہ ہے اس لئے کوئی مطالبہ کرے یا نہ کرے حد زنا جرم ثابت ہونے پر جاری کی جائے گی۔(۳۷)

جبکہ ابوالاعلی مودودی اس حوالے سے رقمطراز ہیں کہ جرم قذف قابل دست اندازی سرکار Congnizable Offence ہے یا نہیں اس میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ ابن ابی لیلی کہتے ہیں کہ یہ حق اللہ ہے اس لئے قاذف پر بہر حال حد جاری کی جائے گی خواہ مقذوف مطالبہ کرے یا نہ کرے۔ امام ابوحنیفہؒ اور اس کے اصحاب کے نزدیک یہ اس معنی میں تو حق اللہ ضرور ہے کہ جب جرم ثابت ہو جائے تو حد جاری کرنا واجب ہے لیکن اس پر مقدمہ چلانا مقذوف کے مطالبے پر موقوف ہے اور اس لحاظ سے یہ حق آدمی ہے، یہی رائے امام شافعیؒ اور امام اوزاعی کی بھی ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک اس میں تفصیل ہے، اگر حاکم کے سامنے قذف کا ارتکاب کیا جائے تو یہ جرم قابل دست اندازی سرکار ہے، ورنہ اس پر کاروائی کرنا مقذوف کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطالبے پر منحصر ہے۔(۳۸)

جس شخص پر زنا کی جھوٹی تہمت لگانے کا جرم ثابت ہو جائے اور مقذوف کے مطالبے سے اس پر حد قذف جاری ہو جائے تو اس کی ایک سزا تو فوری طور پر پوری ہو گئی کہ اسی ۸۰ کوڑے لگائے گئے۔ دوسری سزا ہمیشہ کیلئے جاری رہیگی وہ یہ کہ اس کی شہادت کسی معاملے میں قبول نہ کی جائے گی جب تک یہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے ندامت کے ساتھ توبہ نہ کرے اور مقذوف شخص سے معافی حاصل کر کے توبہ کی تکمیل نہ کرے، اس وقت تک تو باجماع امت اس کی شہادت کسی بھی معاملہ میں قبول نہ ہوگی اور اگر توبہ کر لے تب بھی حنفیہ کے نزدیک اسکی شہادت قبول نہیں ہوتی ہاں گناہ معاف ہو جاتا ہے۔(۳۹)

ایک غلط فہمی اور اس کا جواب:

رہا یہ معاملہ کہ جب زنا کی شہادت کیلئے ایسی کڑی شرطیں لگا دی گئی تو مجرموں کو کھلی چھٹی مل گئی نہ کسی کو شہادت کی جرأت ہوگی نہ کبھی ثبوت شرعی بہم پہنچے گا، نہ ایسے مجرم کبھی سزایاب ہو سکیں گے۔ مگر یہ خیال اس لئے غلط ہے کہ زنا کی حد شرعی یعنی سو کوڑے یا رجم و سنگساری کی سزا دینے کیلئے تو یہ شرطیں ہیں لیکن دو غیر محرم مرد و عورت کو یکجاء قابل اعتراض حالت میں یا بے حیائی کی باتیں کرتے ہوئے دیکھ کر اس کی شہادت دینے پر کوئی پابندی نہیں اور ایسے تمام امور جو زنا کے مقدمات ہوتے ہیں یہ بھی شرعاً قابل سزائے جرم ہے لیکن حد شرعی کی سزا نہیں بلکہ تعزیری سزا قاضی یا حاکم کی صوابدید کی مطابق کوڑے لگانے کی دی جاتی ہے۔ اس لئے جس شخص نے دو مرد و عورت کو زنا میں مبتلا دیکھا مگر دوسرے گواہ نہیں ہیں تو صریح زنا کے الفاظ سے تو شہادت نہ دے مگر بے حجابانہ اختلاط کی گواہی دے سکتا ہے اور حاکم قاضی اس کو تعزیری سزا بعد ثبوت جرم جاری کر سکتا ہے۔(۴۰)

یہ بھی سوال کیا جا سکتا ہے کہ ایک شخص کا اپنے الزام کے ثبوت میں شہادت نہ لا سکنا لازماً یہی معنی تو نہیں رکھتا کہ وہ جھوٹا ہو۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ اس کا الزام واقعی ہو اور وہ ثبوت مہیا کرنے میں ناکام رہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اسے صرف ثبوت نہ دے سکنے کی بنا پر فاسق ٹھہرایا جائے اور وہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عندالناس ہی نہیں عنداللہ بھی۔اس کا جواب یہ ہے کہ ایک شخص نے اگر اپنی آنکھوں سے بھی کسی کو بدکاری کرتے دیکھ لیا ہو پھر بھی وہ اس کا چرچا کرنے اور شہادت کے بغیر اس پر الزام عائد کرنے میں گنہگار ہے۔شریعت الٰہی یہ نہیں چاہتی کہ ایک شخص اگر ایک گوشے میں نجاست لئے بیٹھا ہو تو دوسرا شخص اسے اٹھا کر سارے معاشرے میں پھیلانا شروع کر دے۔اس نجاست کی موجودگی کا اگر اس کو علم ہے تو اس کیلئے دو ہی راستے ہیں یا اس کو جہاں وہ پڑی ہے وہیں پڑا رہنے دے یا پھر اس کی موجودگی کا ثبوت دے تاکہ حکومت اسلامی کے حکام اسے صاف کر دیں۔ان دو راستوں کے سوا کوئی تیسرا راستہ اس کیلئے نہیں ہے۔اگر وہ پبلک میں چرچا کرے گا تو محدود گندگی کو وسیع پیمانے پر پھیلانے کا مجرم ہوگا،اور اگر وہ قابل اطمینان شہادت کے بغیر حکام تک معاملہ لے جائے گا تو حکام اس گندگی کو صاف نہ کر سکیں گے۔نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ اس مقدمے کی ناکامی گندگی کی اشاعت کا سبب بھی بنے گی اور بدکاروں میں جرأت بھی پیدا کر دے گی۔اس لئے ثبوت اور شہادت کے بغیر قذف کا ارتکاب کرنے والا بہر حال فاسق ہے خواہ وہ اپنی جگہ سچا ہی کیوں نہ ہو۔(۴۱)

لعان:

حد قذف کا حکم جب نازل ہوا تو لوگوں میں یہ سوال پیدا ہو گیا کہ غیر مرد اور عورت کی بد چلنی دیکھ کر تو آدمی صبر کر سکتا ہے،گواہ موجود نہ ہو تو زبان پر قفل چڑھا لے اور معاملات کو نظر انداز کر دے۔لیکن اگر وہ خود اپنی بیوی کی بدچلنی دیکھ لے تو کیا کرے قتل کرے تو الٹا سزا کا مستوجب ہو،گواہ ڈھونڈنے جائے تو ان کے آنے تک مجرم کب ٹھہرا رہے گا،صبر کرے تو آخر کیسے کرے؟ طلاق دے کر عورت کو رخصت کر سکتا ہے مگر نہ اس عورت کو کسی قسم کی مادی یا اخلاقی سزا ملی نہ اس کے آشنا کو،اور اگر اس سے ناجائز حمل ہو تو غیر کا بچہ الگ گلے پڑا۔یعنی عام آدمی کیلئے تو یہ ممکن ہے کہ جب چار گواہ میسر نہ ہوں تو وہ الزام زنا لگانے سے خاموش رہے تاکہ تہمت زنا کی سزا سے محفوظ رہ سکے لیکن شوہر کیلئے یہ معاملہ بہت سنگین ہے۔جب اس نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا اور گواہ موجود نہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ بولے تہمت زنا کی سزا پائے اور نہ بولے تو ساری عمر خون کے گھونٹ پیتا رہے اور اس کی زندگی وبال ہو جائے۔اس لئے شوہر کے معاملے کو عام قانون سے الگ کر کے اس کا مستقل قانون لعان بنا دیا گیا چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ:

والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهداء الا انفسهم فشهادة احد اربع شهادات باالله انه لمن الصادقین ۝ والخامسة ان لعنة الله علیه ان کان من الکاذبین ۝ ویدرؤا عنها العذاب ان تشهد اربع شهادات باالله انه لمن لکاذبین ۝ والخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین (۴۲)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں کو (زنا کی) الزام لگائیں اور ان کے پاس خود ان کے اپنے سوا دوسرے کوئی گواہ نہ ہوں تو ان میں سے ایک شخص کی شہادت (یہ ہے کہ وہ) چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ (اپنے الزام میں) سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ (اپنے الزام میں) جھوٹا ہو۔اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر شہادت دے کہ یہ شخص (اپنے الزام میں) جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس بندی پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ (اپنے الزام میں) سچا ہو۔

بیان لعان کو ہدایہ میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ:

وصفةاللعان ان یبتدء القاضی بالزوج فیشهد اربع مرات یقول فی کل مرة اشهد باالله انی لمن الصادقین فیما رمیتها به من الزناء ویقول فی الخامسة لعنة الله علیه ان کان من الکاذبین فیما رماها به من الزناء یشیر الیها فی جمیع ذالك ثم تشهد المرأة اربع مرات تقول فی کل مرة اشهد باالله انه لمن الکاذبین فیما رمانی به من الزناء وتقول فی الخامسة غضب الله علیها ان کان من الصادقین فیما رمانی به من الزناء (۴۳)

ترجمہ:۔ اور لعان کا بیان یہ ہے کہ شوہر و زوجہ کو حاضر کر کے قاضی پہلے شوہر سے شروع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے پس وہ چار بار گواہ کرے ہر بار یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کے ساتھ گواہی دیتا ہوں کہ جو میں نے اس عورت کو زنا کرنے کا عیب لگایا اس میں میں سچ بولنے والوں میں سے ہوں اور پانچویں بار کہے کہ اس نے جو عورت کو زنا کا عیب لگایا اس میں اگر وہ جھوٹ بولنے والوں میں سے ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور ان سب دفعات میں اس عورت کی طرف اشارہ کرتا جائے۔ پھر عورت گواہی دے چار بار، ہر بار کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کے ساتھ گواہی دیتی ہوں کہ اس مرد نے جو مجھے زنا کاری کا عیب لگایا اس میں یہ جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے اور پانچویں بار کہے کہ اس نے جو عیب زنا کاری کا مجھ کو لگایا اگر یہ مرد اس قول میں سچ بولنے والوں سے ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ یعنی شوہر تو لعنت کی صورت میں اور عورت غضب کی صورت میں اپنی ذات کی طرف اشارہ کرے۔

مفتی محمد شفیعؒ نے اسی مسئلے کو معارف القرآن میں یوں بیان کیا ہے کہ:

اول مرد سے کہا جائے گا کہ وہ چار مرتبہ ان الفاظ سے جو قرآن میں مذکور ہیں یہ شہادت دیں کہ میں اس الزام میں سچا اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ اگر شوہر ان الفاظ کے کہنے سے رک گئے تو اس کو قید کر دیا جائے گا کہ یا تو اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کرو یا مذکورہ الفاظ کے ساتھ پانچ مرتبہ یہ قسمیں کھاؤ اور جب تک وہ ان دونوں میں سے کوئی کام نہ کرے اس کو قید رکھا جائے گا۔ اگر اس نے اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کر لیا تو اس پر حد قذف یعنی تہمت زنا کی شرعی سزا جاری ہوگی اور اگر الفاظ مذکورہ کے ساتھ پانچ مرتبہ قسمیں کھا لیے تو پھر اس کے بعد عورت سے ان الفاظ میں پانچ قسمیں لی جائیں گی جو قرآن میں عورت کیلئے مذکور ہیں اگر وہ قسم کھانے سے انکار کرے تو اس کو اس وقت تک قید رکھا جائے گا کہ جب تک وہ یا تو شوہر کی تصدیق کرے اور اپنے جرم زنا کا اقرار کرے اور اس پر حد جاری کر دی جائے اور یا پھر الفاظ مذکورہ کے ساتھ پانچ قسمیں کھا لے۔ اگر وہ الفاظ مذکورہ سے قسمیں کھانے پر راضی ہو جائے اور قسمیں کھا لے تو اب لعان پورا ہو گیا جس کے نتیجے میں دنیا کی [illegible] گئے آخرت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہی ہے کہ ان میں سے کون جھوٹا ہے، جھوٹے کو آخرت میں سزا ملے گی۔ لیکن دنیا میں بھی جب دو میاں بیوی میں لعان کا معاملہ ہو گیا تو یہ ایک دوسرے پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو جاتے ہیں، شوہر کو چاہیے کہ اس کو طلاق دیکر آزاد کر دے۔ اگر وہ طلاق نہ دے تو حاکم ان دونوں میں تفریق کر سکتا ہے جو بحکم طلاق ہو گی بہر حال اب دونوں کا آپس میں دوبارہ نکاح بھی کبھی نہیں ہو سکتا۔ (۴۴)

میاں بیوی کے درمیان بعد لعان کے تفریق کے معاملے میں عین الھدایہ میں ذکر ہے کہ:

جب شوہر و زوجہ نے باہم لعان کر لیا تو دونوں میں جدائی نہ ہو جائے گی جب تک کہ قاضی دونوں میں تفریق نہ کرے اور امام زفرؒ نے کہا کہ دونوں کے باہم لعان کرنے سے جدائی واقع ہو جائے گی کیونکہ حدیث سے ثابت ہوا کہ لعان کرنے سے ہمیشہ کے واسطے حرام ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔ اور ہماری (احناف) کی دلیل یہ ہے کہ حرمت ثابت ہونا بطور معروف رکھنے کو مٹاتا ہے، تو شوہر پر لازم آیا کہ اس کو احسان کے ساتھ چھوڑ دے۔ پس جب شوہر اس سے باز رہا تو قاضی اس کا قائم مقام ہو گیا تا کہ ظلم دور ہو۔ اور ہمارے قول پر دلیل اس صحابی کا قول ہے جس نے آنحضرت ﷺ کے حضور میں اپنی زوجہ سے لعان کر کے کہا تھا کہ یا رسول اللہ اگر اب میں اس عورت کو رکھوں تو میں نے اس عورت پر جھوٹ باندھا پس یہ تین طلاق سے طالقہ ہے اس نے یہ کلام بعد لعان کے کہا ہے۔ یہ حدیث بخاری و مسلم میں سہل ابن اسعد سے عویمر عجلانی کے قصہ ملاعنت میں روایت کی ہے اور آخر میں ہے کہ پھر یہ طریقہ جاری ہو گیا کہ جس عورت و مرد میں ملاعنت ہو وہ دونوں کبھی جمع نہ ہوں اور ان میں تفریق کر دی جائے۔ (۴۵)

فقہ حنفی کے مشہور کتاب ''الاشباہ والنظائر مع شرح حموی'' میں اقرار زنا کے متعلق درج ہے کہ:

یشترط فی الاقرار بالزناان یکررہ اربع مرات وفی سائر الحدود یکتفے باقرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحد،والفرق ان الزنا اقبح من غيره لستره مالا يتكلف لغيره وهذا هو حكمة للنص في الكل (۴۶)

ترجمہ:۔اقرارزنا کیلئے چار مرتبہ اقرار کا تکرار شرط ہےاوراس کے علاوہ تمام حدود میں ایک اقرار کافی ہے،اس میں فرق یہ ہے کہ زنا دوسرے تمام حدود سے ستر کی وجہ سے زیادہ قبیح ہے اور یہی ان سب میں حکمت ہے نص کیلئے۔

لعان کے بعد افتراق زوجین کا مسئلہ:

اس سلسلے میں قاضی ثناءاللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں کہ:

بلعان الرجل وحده يقع فرقة بين الزوجين عند الشافعي وهذا امر لا دليل عليه، وقال زفر وبه قال مالك وهو روايه عن احمد انه يقع فرقة بتلاعنهما من غير قضاء القاضي وعند ابي حنيفه وصاحبيه واحمد لا تقع بعد تلاعنهما حتىٰ يفرق الحاكم بينهما ويجب على الحاكم تفريقهما ـ والفرقة تطليقة بائنة عند ابي حنيفه ومحمد وعندابي يوسف والزفر ومالك والشافعي واحمد فرقةفسخ وجه قولهم جميعا ان بالتلاعن يثبت الحرمة المؤبدة كحرمة الرضاع (۴۷)

ترجمہ:۔ امام شافعیؒ کے قول کے مطابق فقط مرد کے لعان کرتے ہی زوجین میں فرقت ہوجاتی ہے یہ قول بے دلیل ہے۔امام زفرؒ،امام مالکؒ اور(ایک روایت میں) امام محمدؒ کا قول ہے کہ جب دونوں لعان کرگزریں تو زوجین میں فرقت ہوتی ہے خواہ حاکم نے فیصلہ نہ کیا ہو۔لیکن امام ابو حنیفہؒ،امام ابو یوسفؒ اور (ایک روایت میں) امام محمدؒ کا قول ہے کہ حاکم کے فیصلے سے پہلے فرقت نہیں ہوجاتی خواہ دونوں لعان کرچکے ہوں۔فریقین کے لعان کرچکنے کے بعد دونوں میں تفریق کرا دینا حاکم پرواجب ہوجاتا ہے۔امام ابوحنیفہؒ اورامام محمدؒ کے نزدیک یہ فرقت ایک طلاق بائنہ ہوگی۔ باقی اماموں کے نزدیک طلاق بائن نہیں بلکہ اس کو فسخ نکاح قرار دیا جائیگا۔

ایک دوسرے جگہ میں فقہا کے درمیان واقع شدہ اختلاف دربیان فرقت شوہر وزوجہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل بیان کرتے ہوئے اسے یوں واضح کرتا ہے کہ:

وا صرح دليل علىٰ قول الجمهور ان الفرقة ليست فرقة طلاق ما اخرجه ابوداؤد في سننه عن ابن عباس في قصة هلال بن اميه انه قال قضىٰ رسول الله ﷺ ان ليس لها عليه قوت ولا سكنىٰ من اجل انهما يفترقان بغير طلاق ولا متوفىٰ عنها قالوا اذا ثبت بعد التلاعن الحرمة المؤبدة فلا حاجة الىٰ تفريق القاضي وايضا الحرمة المؤبدة تنافي النكاح كحرمة الرضاع فتنفسخ ـ وقال ابو حنيفه ان ثبوت الحرمة لا يقتضي فسخ النكاح الا ترى انه بالظهار يثبت الحرمة ولا ينفسخ النكاح غير انه اذا ثبت الحرمة عجز الزوج عن الامساك بالمعروف فيلزمه التسريح بالاحسان فاذا امتنع منه ناب القاضي منا به دفعا للظلم دل عليه ما رواه الشيخان في حديث سهل ابن سعد انه قال عويمر بعد ما تلاعنا كذبت عليها يا رسول الله ان امسكتها فطلقها ثلاثا ولم ينكر عليه النبي ﷺ في التطليق (۴۸)

ترجمہ:۔ جمہور ائمہ کے قول کی سب سے واضح دلیل وہ روایت ہے جو ہلال بن امیہ کے قصہ میں حضرت ابن عباسؓ کے حوالے سے ابوداؤد نے سنن میں بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعان کے بعد فیصلہ فرمادیا کہ (تفریق کے بعد) عورت کا نفقہ مرد پر نہیں ہے نہ رہنے کی جگہ دینا مرد کے ذمے ہے، کیونکہ دونوں میں تفریق ہوئی ہے، نہ عورت بیوہ ہوئی ہے کہ اس کا شوہر مرگیا ہو نہ مرد نے اس کو طلاق دی ہے۔لعان کے بعد جب خود دوامی حرمت ثابت ہوگی تو اب حاکم کی تفریق کی ضرورت نہیں۔ دوامی حرمت نکاح کے منافی اسی طرح ہے جس طرح حرمت رضاعت نکاح کے خلاف ہے۔اس لئے حرمت لعان کو فسخ نکاح قرار دیا جائے گا (طلاق بائنہ نہیں مانا جائے گا) امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا ثبوت حرمت فسخ نکاح کا تقاضا نہیں کرتا۔ دیکھو ظہار سے حرمت ہو جاتی ہے اور نکاح فسخ نہیں ہوتا (بلکہ کفارہ ظہار ادا کرنے کے بعد پھر حلت ہو جاتی ہے) ہاں ثبوت حرمت کے بعد شوہر بیوی کو شرعی دستور کے مطابق اپنے پاس رکھنے سے جب قاصر ہے تو اچھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح بحسن وخوبی عورت کو آزاد کر دینا اس پر لازم ہے اور جب اس نے ایسا نہیں کیا تو حاکم نے قائم مقام کی حیثیت سے عورت کو اس سے الگ کر دیا تا کہ عورت پر ظلم نہ ہو، اس کا ثبوت صحیحین کی اس روایت سے ہوتا ہے جس کے راوی حضرت سہل ابن سعدؓ ہیں کہ دونوں کے لعان کر چکنے کے بعد عویمر نے کہا یارسول اللہ ﷺ اب اگر میں نے اس کو اپنے پاس روکے رکھا (یعنی اپنے نکاح میں رکھا) تو (گویا) میں نے اس پر جھوٹی تہمت تراشی کی چنانچہ لعان کے بعد عویمر نے اس کو تین طلاقیں دیدیں اور رسول اللہ ﷺ نے طلاق دینے کے سلسلے میں اس کے خلاف کچھ نہیں فرمایا۔

میاں بیوی کے درمیان لعان کرنا حضور ﷺ کے دور ہی میں واقع ہوا ہے کہ جب بلال بن امیہؓ نے اپنے بیوی کے ساتھ غیر مرد کو زنا کرتے ہوئے دیکھا تھا اور ان سے کچھ کہے بغیر صبح حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان فرمایا۔ تو حضور ﷺ نے ہلال بن امیہؓ کے بیوی کو بلوالیا اور جب دونوں میاں بیوی جمع ہو گئے تو بیوی سے معاملہ کے متعلق پوچھا گیا۔ اس نے کہا کہ میرا شوہر ہلال بن امیہ مجھ پر جھوٹا الزام لگاتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے۔ کیا تم میں کوئی ہے جو اللہ کے عذاب سے ڈر کر توبہ کرے اور سچی بات ظاہر کر دے۔ اس پر بلال بن امیہؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے بالکل سچ بات کہی ہے اور جو کچھ کہا ہے حق کہا ہے تب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ نازل شدہ آیات قرآن کے مطابق دونوں میاں بیوی سے لعان کرایا جائے۔ پہلے حضرت ہلال سے کہا گیا کہ تم چار مرتبہ ان الفاظ سے شہادت دو جو قرآن میں مذکور ہیں۔ یعنی میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر کہتا ہوں کہ میں اپنے الزام میں سچا ہوں۔ ہلالؓ نے اس کے مطابق چار مرتبہ اس کی شہادت دی۔ جب پانچویں شہادت کا نمبر آیا جس کے الفاظ قرآنی یہ ہیں کہ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ اس وقت آنحضرت ﷺ نے تاکید کے طور پر ہلال بن امیہؓ سے فرمایا کہ دیکھو ہلال خدا سے ڈرو کیونکہ دنیا کی سزا آخرت کے عذاب سے ہلکی ہے اور اللہ کا عذاب لوگوں کی دی ہوئی سزا سے کہیں زیادہ سخت ہے اور یہ پانچویں شہادت آخری شہادت ہے اسی پر فیصلہ ہوتا ہے مگر ہلال بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیہؓ نے عرض کیا کہ میں بقسم کہہ سکتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ اس شہادت پر آخرت کا عذاب نہیں دیں گے (کیونکہ بالکل سچی شہادت ہے) جیسا کہ اللہ کے رسول مجھے دنیا میں حد قذف کی سزا نہیں دیں گے، اور پھر یہ پانچویں شہات کے الفاظ ادا کر دیئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ہلال کی بیوی سے اسی طرح کی چار شہادات یا چار قسمیں لیں اس نے بھی ہر دفعہ میں قرآنی الفاظ کے مطابق یہ شہادت دی کہ میرا شوہر جھوٹا ہے۔ جب پانچویں شہادت کا نمبر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذرا ٹھہرو، پھر اس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈرو کہ یہ پانچویں شہادت آخری بات ہے اور خدا کا عذاب لوگوں کے عذاب یعنی زنا کی حد شرعی سے کہیں زیادہ سخت ہے یہ سن کر وہ قسم کھانے سے جھجکنے لگی، کچھ دیر اسی کیفیت میں رہی مگر پھر آخر میں کہا کہ واللہ میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی اور پانچویں شہادت بھی ان لفظوں کے ساتھ ادا کر دی کہ اگر میرا شوہر سچا ہے تو مجھ پر خدا کا غضب ہو۔ یہ لعان کی کاروائی مکمل ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں میاں بیوی میں تفریق کر دی یعنی ان کا نکاح توڑ دیا اور یہ فیصلہ فرمایا کہ اس حمل سے جو بچہ پیدا ہو وہ اس عورت کا بچہ کہلائے گا باپ کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا مگر بچے کو مطعون بھی نہ کیا جائے گا۔ (۴۹)

حوالہ جات باب چہارم

(۱)۔ مودودی ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۹۸ء، ج ۳، ص ۳۲۱

(۲)۔ سورہ نور ۲:۲۴

(۳)۔ سورہ نساء ۱۵:۴

(۴)۔ مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ادارۃ المعارف، کراچی، ۱۹۹۶ء، ج ۶، ص ۳۴۴

(۵)۔ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح بخاری، نور محمد اصح المطابع، دہلی، ۱۹۳۸ء، ص ۶۵۷

(۶)۔ سورہ نور ۲۵:۲۴

(۷)۔ مودودی ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۹۸ء، ج ۳، ص ۳۲۶

(۸)۔ شیخ احمد ملا جیون، تفسیرات احمدیہ، مطبعہ کریمیہ، بمبئی، ۱۳۲۷ھ، ص ۵۴۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹)۔فتاوی عالمگیری (فتاوی هندیه)، مکتبہ ماجدیہ طوغی روڈ، کوئٹہ،۱۹۸۳ء، ج۲،ص۱۴۶

(۱۰)۔الفرغانی المرغینانی ابوالحسن برہان الدین علی ،هدایه، مکتبہ امدادیہ، ملتان، ج ۲،ص ۴۸۷ (کتاب الحدود)

(۱۱)۔الخطیب العمری امام ولی الدین محمد بن عبداللہ، مشکوٰۃ المصابیح نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء،ص ۳۰۱

(۱۲)۔مودودی ابولاعلیٰ، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۹۸ء، ج ۳،ص ۳۳۰

(۱۳)۔فتاوی عالمگیری (فتاوی هندیه)، مکتبہ ماجدیہ طوغی روڈ، کوئٹہ،۱۹۸۳ء، ج ۲،ص ۱۴۵

(۱۴)۔سورہ نور ۲۴:۳۳

(۱۵)۔الخطیب العمری امام ولی الدین محمد بن عبداللہ، مشکوٰۃ المصابیح نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد،۱۹۸۵ء،ص ۳۱۲

(۱۶)۔مودودی ابولاعلیٰ، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۹۸ء، ج ۳،ص ۳۳۱

(۱۷)۔علامہ مولانا سید امیر علی، عین الهدایہ اردو شرح هدایہ، قانونی کتب خانہ کچہری روڈ، لاہور، ج ۲،ص ۴۶۲۔۴۶۱

(۱۸)۔فتاوی عالمگیری (فتاوی هندیه)، مکتبہ ماجدیہ طوغی روڈ، کوئٹہ،۱۹۸۳ء، ج ۲،ص ۱۵۰

(۱۹)۔ ایضا، ج ۲،ص ۱۶۷

(۲۰)۔مفتی محمد شفیع، امداد المفتین، دارالاشاعت، کراچی، ۱۹۷۷ء، ج ۲،ص ۹۱۱

(۲۱)۔ ایضا، ج ۲،ص ۹۱۱

(۲۲)۔علامہ شیخ عالم بن العلاء دہلوی، فتاوی تاتارخانیہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲۰۰۵ء، ج ۳،ص ۴۴۱

(۲۳)۔فتاوی عالمگیری (فتاوی هندیه)، مکتبہ ماجدیہ طوغی روڈ، کوئٹہ،۱۹۸۳ء، ج ۲،ص ۱۶۷

(۲۴)۔عبدالرحمٰن الجزیری، کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ، احیاء التراث العربی، بیروت،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج ۵،ص ۶۶۔۶۵

(۲۵)۔مولانا مفتی عزیز الرحمٰن ، فتاوی دارالعلوم دیوبند، دارالاشاعت، کراچی، ۱۹۸۶ء، ج ۱۲، ص ۱۹۷

(۲۶)۔محمد بن علی ابن احمد الشوکانی،نیل الاوطار،دارالجیل ،بیروت لبنان،ج ۷،ص ۶۳

(۲۷)۔مودودی ابوالاعلیٰ،تفہیم القرآن،ادارہ ترجمان القرآن،لاہور،۱۹۹۸ء،ج ۳،ص ۳۵۹

(۲۸)۔سورہ نور ۲۴:۵

(۲۹)۔مفتی محمد شفیع،معارف القرآن،ادارۃ المعارف،کراچی،۱۹۹۶ء،ج ۶،ص ۳۵۴

(۳۰)۔مودودی ابولاعلیٰ،تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن ،لاہور، ۱۹۹۸ء،ج ۳،ص ۳۴۶

(۳۱)۔ابن الھمام کمال الدین محمد بن عبدالواحد،فتح القدیر،مکتبہ تجاریہ کبری،مصر،ج ۴،ص ۷

(۳۲)۔قاضی ثناءاللہ پانی پتی،تفسیر مظہری،ندوۃ المصنفین ،دھلی،۱۹۷۷ء،ج ۶،ص ۴۴۶

(۳۳)۔فتاوی عالمگیری (فتاوی ھندیہ)،مکتبہ ماجدیہ طوغی روڈ،کوئٹہ،۱۹۸۳ء،ج ۲،ص ۱۵۲

(۳۴)۔حاشیہ ابن عابدین، ردمحتار علی الدرمختار،مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی ،پشاور،ج ۶،ص ۱۱

(۳۵)۔قاضی ثناءاللہ پانی پتی،تفسیر مظہری،ندوۃ المصنفین ،دھلی،۱۹۷۷ء،ج ۶،ص ۴۴۶

(۳۶)۔فتاوی عالمگیری (فتاوی ھندیہ)،مکتبہ ماجدیہ طوغی روڈ،کوئٹہ،۱۹۸۳ء،ج ۲،ص ۱۶۰

(۳۷)۔مفتی محمد شفیع،معارف القرآن،ادارۃ المعارف،کراچی،۱۹۹۶ء،ج ۶،ص ۳۵۵

(۳۸)۔مودودی ابولاعلیٰ،تفہیم القرآن،ادارہ ترجمان القرآن،لاہور،۱۹۹۸ء،ج ۳،ص ۳۵۰

(۳۹)۔مفتی محمد شفیع،معارف القرآن،ادارۃ المعارف،کراچی،۱۹۹۶ء ج ۶،ص ۳۵۵

(۴۰)۔ ایضا،ج ۶،ص ۳۵۴

(۴۱)۔مودودی ابولاعلیٰ،تفہیم القرآن،ادارہ ترجمان القرآن،لاہور،۱۹۹۸ء،ج ۳،ص ۳۵۴

(۴۲)۔سورہ نور ۲۴:۹۔۶

(۴۳)۔الفرغانی المرغینانی ابوالحسن برہان الدین علی ،ھدایہ ،مکتبہ امدادیہ، ملتان،ج ۲،ص ۳۹۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کتاب الطلاق باب اللعان)

(۴۴)۔ مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ادارۃ المعارف، کراچی، ۱۹۹۶ء، ج ۶ ص ۳۵۷

(۴۵)۔ علامہ مولانا سید امیر علی، عین الھدایہ اردو شرح ھدایہ، قانونی کتب خانہ کچہری روڈ، لاہور، ج ۲، ص ۳۵۱

(۴۶)۔ سید احمد بن محمد الحنفی الحموی، الاشباہ والنظائر مع شرح حموی، الفن السادس، لکھنؤ ہندوستان، ۱۲۹۶ھ، ص ۶۳۷

(۴۷)۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، ندوۃ المصنفین، دھلی، ۱۹۷۷ء، ج ۶، ۴۶۳

(۴۸)۔ ایضا، ج ۶ ص ۴۶۴

(۴۹)۔ مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ادارۃ المعارف، کراچی، ۱۹۹۶ء، ج ۶ ص ۶۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم سیاہ کاری دیگر مذاہب کی تعلیمات کے تناظر میں

سیاہ کاری کی متعلق یہودی مذہب کی تعلیمات

سیاہ کاری یا زنا کاری کے متعلق یہودی مذہب میں مختلف النوع تعلیمات پائے جاتے ہیں۔ اگر ایک طرف زنا کاروں کو مارنے یا سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو دوسری جانب عورت کی غیر منسوبہ ہونے کی صورت میں مرد کی جانب سے صرف جرمانہ ادا کرنے کا حکم ہے۔ یہ تو اس صورت میں جب جانبین یعنی مرد وعورت دونوں کی رضامندی سے زنا سرزد ہوئی ہو۔ لیکن اگر کوئی مرد عورت کو زنا پر مجبور کرتا تو پھر مرد ہی کو سنگسار کرتے عورت کو نہیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل عبارات سے مزید واضح ہوتی ہے۔

اور وہ شخص جو دوسرے کی جورو کے ساتھ یا اپنے پڑوسی کی جورو سے زنا کرے وہ زنا کرنے والا اور زنا کرنے والی دونوں قتل کیے جائیں۔ (۱)

اگر کوئی مرد شوہر والی عورت سے زنا کرتے پایا جائے تو وہ دونوں مار ڈالے جائیں۔ مرد جس نے اس عورت سے صحبت کی اور عورت بھی۔ (۲)

جو لڑکی کہ کنواری ہے اور وہ کسی کی منگیتر ہو اور کوئی شخص اسے شہر میں پا کر اس سے ہم صحبت ہو تو تم ان دونوں کو اس شہر کے دروازہ پر نکال لاؤ اور تم ان پر پتھراؤ کرو کہ وہ مر جائیں۔ (۳)

اگر کوئی مرد ایک لڑکی کو جو کسی کی منگیتر ہے میدان میں پاوے اور مرد جبر کر کے اس سے مل بیٹھے تو فقط وہ مرد جو اس سے مل بیٹھا مار ڈالا جائے، پر اس لڑکی کو کچھ نہ کیجیو، کہ لڑکی کا گناہ ایسا نہیں کہ قتل کی جائے کیونکہ یہ معاملہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنے ہمسایہ پر حملہ کرے اور اسے قتل کرے۔ (۴)

سزائے موت بہر صورت رکھی اور بعض صورتوں میں اس کا طریقہ سنگساری رکھا ہے۔

شریعت موسوی میں ایک اور طریقہ سزا کا بھی پتہ چلتا ہے، جیسا کہ حسب ذیل درج ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تقریباً تین مہینے کے بعد یہوداہ کو یہ خبر ملی کہ تیری بہو تمر نے زنا کیا اور اسے چھنالے کا حمل بھی ہے یہوداہ نے کہا کہ اسے باہر نکال لاؤ کہ وہ جلائی جائے۔ (۵)

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیت میں زنا کاری کی ایک سزا جلانا تھی۔ آگے معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں شریعت موسوی نے جلانے کی سزا صرف کاہن کی بیٹی تک محدود کر دی یعنی اگر مجرمہ کسی کاہن کی بیٹی ہے تو اسے سزا کے طور پر جلا دیا جائے کیونکہ اس نے اپنی ناپاکی سے اپنے مقدس باپ کو ناپاک کیا، جیسا کہ لکھا گیا ہے کہ:

اور اگر کاہن کی بیٹی فاحشہ بن کر اپنے آپ کو ناپاک کرے تو وہ اپنے باپ کو ناپاک ٹھہراتی ہے وہ عورت آگ میں جلائی جائے۔ (٦)

اور جو شخص دوسرے کی بیوی سے یعنی اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے وہ زانی اور زانیہ دونوں ضرور جان سے مار دیئے جائیں۔ اور جو شخص اپنی سوتیلی ماں سے صحبت کرے اس نے اپنے باپ کے بدن کو بے پردہ کیا وہ دونوں ضرور جان سے مارے جائیں، ان کا خون ان ہی کے گردن پر ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص اپنی بہو سے صحبت کرے تو وہ دونوں ضرور جان سے مارے جائیں انہوں نے اوندھی بات کی ہے ان کا خون ان ہی کی گردن پر ہوگا۔ (۷)

شادی شدہ عورت، کنواری لڑکی اور منسوبہ لڑکی کا زنا کرنے کی صورت میں سزا کا حکم یوں بیان کیا گیا ہے کہ:

اگر کوئی مرد کسی شوہر والی عورت سے زنا کرتے پکڑا جائے تو وہ دونوں مار ڈالے جائیں وہ مرد بھی جس نے اس عورت سے صحبت کی اور وہ عورت بھی، یوں تو اسرائیل میں سے ایسی برائی کو دفع کرنا۔ اگر کوئی کنواری لڑکی کسی شخص سے منسوب ہوگئی ہو اور کوئی دوسرا آدمی اسے شہر میں پا کر اس سے صحبت کرے، تو تم ان دونوں کو اس شہر کے پھاٹک پر نکال لانا اور ان کو تم سنگسار کر دینا کہ وہ مر جائیں، لڑکی کو اس لئے کہ وہ شہر میں ہوتے ہوئے نہ چلائی اور مرد کو اس لئے کہ اس نے اپنے ہمسایہ کی بیوی کو بے حرمت کیا، یوں تو ایسی برائی کو اپنے درمیان سے دفع کرنا۔ پر اگر اس آدمی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی لڑکی جس کی نسبت ہو چکی ہو کسی میدان یا کھیت میں مل جائے اور وہ آدمی جبراً اس سے صحبت کرے تو فقط وہ آدمی ہی جس نے صحبت کی مار ڈالا جائے، پر اس لڑکی سے کچھ نہ کرنا کیونکہ لڑکی کا ایسا گناہ نہیں جس سے وہ قتل کے لائق ٹھہرے اس لئے کہ یہ بات ایسی ہے جیسی کوئی اپنے ہمسایہ پر حملہ کرے اور اسے مار ڈالے کیونکہ وہ لڑکی اس میدان میں ملی اور وہ منسوبہ لڑکی چلائی بھی پھر وہاں کوئی ایسا نہ تھا جو اسے چھڑاتا۔ اگر کسی آدمی کو کوئی کنواری لڑکی مل جائے جس کی نسبت نہ ہوئی ہو اور وہ اسے پکڑ کر اس سے صحبت کرے اور دونوں پکڑے جائیں تو وہ مرد جس نے اس سے صحبت کی ہو لڑکی کے باپ کو چاندی کی پچاس مثقال دے اور وہ لڑکی اسکی بیوی بنے، کیونکہ اس نے اسے بے حرمت کیا اور وہ اسے زندگی بھر طلاق نہ دینے پائے۔ (۸)

ایک دوسرے مقام پر کنواری لڑکی سے زنا کرنے کے متعلق یوں حکم مذکور ہے کہ:

اگر کوئی ایک چھوکری کو جو اس کی منگیتر نہیں فریب دے کر اس سے مباشرت کرے وہ البتہ اس کی قیمت دے کر اس سے نکاح کرے۔ اگر اس کا باپ ہرگز راضی نہ ہو کہ اسے اس کو دے تو وہ کنواریوں کے اجر کے موافق اسے نقدی دے۔ (۹)

اگر کوئی مرد کسی عورت کو بیاہے اور اس کے پاس جائے اور بعد اس کے اس سے نفرت کرے شرمناک باتیں اس کے حق میں کہے اور اسے بدنام کرنے کیلئے یہ دعویٰ کرے کہ میں نے اس عورت سے بیاہ کیا اور جب میں اس کے پاس گیا تو میں نے کنوارے پن کے نشان اس میں نہیں پائے۔ تب اس لڑکی کا باپ اور اس کی ماں اس لڑکی کے کنوارے پن کے نشانوں کو اس شہر کے پھاٹک پر بزرگوں کے پاس لے جائیں، اور اس لڑکی کا باپ بزرگوں سے کہے کہ میں نے اپنی بیٹی اس شخص کو بیاہ دی پر یہ اس سے نفرت رکھتا ہے اور شرمناک باتیں اس کے حق میں کہتا اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے تیری بیٹی میں کنوارے پن کے نشانات نہیں پائے حالانکہ میری بیٹی کے کنوارے پن کے نشان یہ موجود ہیں، پھر وہ اس چادر کو شہر کے بزرگوں کے سامنے پھیلا دیں، تب شہر کے بزرگ اس شخص کو پکڑ کر اسے کوڑے لگائیں اور اس سے چاندی کی سو مثقال جرمانہ لیکر اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکی کے باپ کو دیں اس لئے کہ اس نے ایک اسرائیلی کنواری کو بدنام کیا اور وہ اس کی بیوی بنی رہے اور وہ زندگی بھر اس کو طلاق نہ دینے پائے ٥ پر اگر یہ بات سچ ہو کہ لڑکی میں کنوارے پن کے نشان نہیں پائے گئے تو وہ اس لڑکی کو اس کے باپ کے گھر کے دروازہ پر نکال لائیں اور اس کے شہر کے لوگ اسے سنگسار کریں کہ وہ مر جائے کیونکہ اس نے اسرائیل کے درمیان شرارت کی کہ اپنے باپ کے گھر میں فاحشہ بن گیا۔ یوں ایسی برائی کو اپنے درمیان سے دفع کرنا۔(١٠)

یہودی مذہب میں اسلام کے طرز کا لعان بھی تجویز کیا گیا ہے۔ یعنی اگر خاوند کو بیوی کی عفت پر شبہ ہے کہ وہ کسی دوسرے سے ملوث ہوئی ہے لیکن اس کے پاس گواہ میں کوئی ثبوت نہیں تو وہ مرد اپنی عورت کو کاہن کے پاس لیجائیں، کاہن حسب ذیل طریقے سے اس عورت کی عفت یا زنا میں ملوث ہونے کا حکم دیں گے۔

اگر کسی کی بیوی گمراہ ہو کر اس سے بیوفائی کرے اور کوئی دوسرا آدمی اس عورت کیساتھ مباشرت کرے اور اس کے شوہر کو معلوم نہ ہو بلکہ یہ اس سے پوشیدہ رہے اور وہ ناپاک ہو گئی ہو پر نہ تو کوئی شاہد ہو اور نہ وہ عین فعل کے وقت پکڑی گئی ہو، اور اسکے شوہر کے دل میں غیرت آئے اور وہ اپنی بیوی سے غیرت کھانے لگے حالانکہ وہ ناپاک نہیں ہوئی۔ تو وہ شخص اپنی بیوی کو کاہن کے پاس حاضر کرے اور اس عورت کے چڑھاوے کیلئے ایفہ کے دسویں حصہ کے برابر کا آٹا لائے اور اس پر نہ تیل ڈالے نہ لبان رکھے کیونکہ یہ نذر کی قربانی غیرت کی ہے یعنی یہ یادگاری کی نذر کی قربانی ہے جس سے گناہ یاد دلایا جاتا ہے۔ تب کاہن اس عورت کو نزدیک لاکر خداوند کے حضور کھڑی کرے، اور کاہن مٹی کے ایک باسن میں مقدس پانی لے اور مسکن کے فرش کی گرد لیکر اس پانی میں ڈالے، پھر کاہن اس عورت کو خداوند کے حضور کھڑی کر کے اس کے سر کے بال کھلوا دے اور یادگاری کی نذر کی قربانی کو جو غیرت کی نذر کی قربانی ہے اس کے ہاتھوں پر دھرے اور کاہن اپنے ہاتھ میں اس کڑوے پانی کو لے جو لعنت کو لاتا ہے، پھر کاہن اس عورت کو قسم کھلا کر کہے کہ اگر کسی شخص نے تجھ سے صحبت نہیں کی ہے اور تو اپنے شوہر کی ہوتی ہوئی ناپاکی کی طرف مائل نہیں ہوئی تو اس کڑوے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی کی تاثیر سے جولعنت لاتا ہے بچی رہ۔ لیکن اگر تو اپنی شوہر کی ہوتی ہوئی گمراہ ہوکر ناپاک ہوگئی ہے اور تیرے شوہر کے سوا کسی دوسرے شخص نے تجھ سے صحبت کی ہے، تو کاہن اس عورت کو لعنت کی قسم کھلا کر اس سے کہے کہ خداوند تجھے تیری قوم میں تیری ران کو سڑا کر اور تیرے پیٹ کو پھلا کر لعنت اور پھٹکار کا نشانہ بنائے۔ اور یہ پانی جولعنت لاتا ہے تیری انتڑیوں میں جا کر تیرے پیٹ کو پھلائے اور تیری ران کو سڑائے اور عورت آمین کہے۔ پھر کاہن ان لعنتوں کو کسی کتاب میں لکھ کر ان کو اسی کڑوے پانی میں دھو ڈالے، اور وہ کڑوا پانی جولعنت کو لاتا ہے اس عورت کو پلائے اور وہ پانی جولعنت کو لاتا ہے اس عورت کے پیٹ میں جا کر کڑوا ہو جائے گا۔ اور کاہن اس عورت کے ہاتھ سے غیرت کی نذر کی قربانی کو لے کر خداوند کے حضور اس کو ہلائے اور اسے مذبح کے پاس لائے۔ پھر کاہن اس نذر کی قربانی میں سے اسکی یادگاری کے طور پر ایک مٹھی لیکر اسے مذبح پر جلائے بعد اس کے وہ پانی اس عورت کو پلائے، اور جب وہ اسے وہ پانی پلا چکے گا تو ایسا ہوگا کہ اگر وہ ناپاک ہوئی اور اس نے اپنے شوہر سے بے وفائی کی تو وہ پانی جولعنت کو لاتا ہے اس کے پیٹ میں جا کر کڑوا ہو جائے گا اور اس کا پیٹ پھول جائیگا اور اس کی ران سڑ جائے گی اور وہ عورت اپنی قوم میں لعنت کا نشانہ بنے گی۔ پر اگر وہ ناپاک نہیں ہوئی بلکہ پاک ہے تو بے الزام ٹھہریگی اور اس سے اولاد ہوگی۔ غیرت کے بارے میں یہی شرع ہے خواہ عورت اپنی شوہر کی ہوتی ہوئی گمراہ ہوکر ناپاک ہو یا مرد پر غیرت سوار ہو، اور وہ اپنی بیوی سے غیرت کھانے لگے ایسے حال میں وہ اس عورت کو خداوند کے آگے کھڑی کرے اور کاہن اس پر یہ ساری شریعت عمل میں لائے، تب مرد گناہ سے بری ٹھہرے گا اور اس عورت کا گناہ اسی کے سر لگے گا۔ (۱۱)

اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اگر عورت پر ''کڑوا پانی'' اثر نہ کرے تو وہ دونوں حسب سابق ایک دوسرے کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ یہ لعان ایک طرفہ ہے مرد کا محاسبہ نہیں ہوتا بلکہ صرف عورت کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ لیکن اسلامی طرز لعان میں دونوں میاں بیوی سے پوچھا جاتا ہے اس کے بعد تفریق یا حد جاری کرنے کا حکم صادر کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاہ کاری کے متعلق عیسائی مذہب کی تعلیمات

سیاہ کاری یا زنا کاری کے متعلق عیسائی مذہب میں اتنے شدید تعلیمات موجود نہیں جس طرح کے یہودی مذہب میں موجود تھے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ زنا نہ کرنے کے احکامات جا بجا مذکور ہیں اور زنا کار عورت کے سزا کے طور پر انہیں طلاق دینے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ مرد زانی کے متعلق کوئی ایسا حکم بطور سزا دنیوی موجود نہیں۔ چنانچہ زنا کے متعلق کتاب مقدس میں یوں ذکر ہے کہ:۔

تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ زنا نہ کرنا۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کسی نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا، پس اگر تیری داہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے۔ (۱۲)

ایک دوسری جگہ زنا کی ممانعت کے متعلق یوں حکم دیا ہے کہ:

شائستگی سے چلیں نہ کہ زنا کاری اور شہوت پرستی سے۔ (۱۳)

زنا کاروں کو وعید کے طور پر یوں مخاطب کیا گیا ہے کہ:

دوسروں کے برا کرنے کے بدلے انہی کا برا ہوگا۔ ان کو دن دہاڑے عیاشی کرنے میں مزہ آتا ہے یہ داغ اور عیب ہیں، جب تمھارے ساتھ کھاتے پیتے ہیں تو اپنی طرف سے محبت کی ضیافت کر کے عیش و عشرت کرتے ہیں، انکی آنکھیں جن میں زنا کار عورتیں بسی ہوئی ہیں گناہ سے رک نہیں سکتیں وہ بے قیام دلوں کو پھنساتے ہیں انکا دل لالچ کا مشتاق ہے وہ لعنت کی اولاد ہیں۔ (۱۴)

زنا کاری کی سزا کا حکم درج ذیل تفصیل سے واضح ہوتا ہے۔

اور فقیہ اور فریسی ایک عورت کو لائے جو زنا میں پکڑی گئی تھی اور اسے بیچ میں کھڑا کر کے یسوع سے کہا۔ اے استاد یہ عورت زنا میں عین فعل کے وقت پکڑی گئی ہے، توریت میں موسیٰ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کو حکم دیا ہے کہ ایسی عورتوں کو سنگسار کریں پس تو اس عورت کی نسبت کیا کہتا ہے، انہوں نے اسے آزمانے کیلئے یہ کہا تا کہ اس پر الزام لگانے کا کوئی سبب نکالیں مگر یسوع جھک کر انگلی سے زمین پر لکھنے لگا، جب وہ اس سے سوال کرتے ہی رہے تو اس نے سیدھے ہو کر ان سے کہا کہ جو تم میں بے گناہ ہو وہی پہلے اسے پتھر مارے۔(۱۵)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت عیسوی میں بھی زنا کاری کی سزا سنگساری تھی ایک دوسری جگہ یوں حکم دیا گیا ہے کہ:

جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑے وہ اس سے زنا کراتا ہے، اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔(۱۶)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زنا کرنے کی صورت میں بیوی کو طلاق دیا جاتا ہے اور جو کوئی چھوڑی ہوئی یعنی مطلقہ سے بیاہ کرے وہ بھی زنا کے زمرے میں آتا ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت میں زنا کاری کے متعلق سخت تعلیمات دیئے گئے ہیں تا کہ کوئی شخص اس قبیح عمل میں گرفتار نہ ہو۔ اس قسم کے گناہ کو جہنم کا وسیلہ قرار دیتے ہوئے کتاب مقدس میں مذکور ہے کہ:

ابن آدم اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ سب ٹھوکر کھلانے والی چیزوں اور بدکاروں کو اس کی بادشاہی میں سے جمع کریں گے اور ان کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔(۱۷)

سیاہ کاری کے متعلق ہندوؤں کے قوانین

ویدوں میں بعض مقامات پر زنا کی طرف اشارے تو پائے جاتے ہیں لیکن اس کی سزا کا کوئی ذکر نہیں البتہ شاستروں میں بعض میں زنا کی صورت میں مختلف قسم کی سزا اور کفارے کا حکم ہے، جس طرح کے ارتھ شاستر میں مذکورہ ہے کہ:

اگر کوئی عورت سوائے خطرے کی صورت میں اپنے پتی کے گھر سے باہر جائے تو اس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار پن جرمانہ ہوگا، اگر شوہر کی صریح ممانعت کے باوجود باہر جائے گی تو ۱۲ پن جرمانہ، اگر اا پنے قریبی ہمسائے سے آگے تک جائے تو ۶ پن جرمانہ ہے۔ (۱۸)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوں میں آوارگی پائی جاتی تھی جس کی صورت میں مذکورہ بالا جرمانہ عائد کیا جاتا، مذکورہ عبارت میں زنا کو کنایۃ ''آگے تک جانے'' کے الفاظ سے ذکر کیا ہے جس کی سزا ۶ پن مقرر کیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک اور قول میں یوں بتایا ہے کہ:

اگر کوئی عورت راستے میں یا جنگل کے اندر یا کسی اور خفیہ جگہ میں کسی دوسرے مرد کے ساتھ جائے یا عیش وعشرت کی نیت سے کسی مشتبہ آدمی کے ساتھ جائے تو وہ فرار کی مجرم ہو گی۔ (۱۹)

اس قسم کے جرائم کی سزا ضبطی جائیداد، ملک بدر ہونا یا موت ہوتی اور ساتھ ساتھ مجرم کی ذات کا بھی لحاظ رکھا جاتا مثلاً برہمن کو کسی حالت میں بھی ویسی سخت سزا نہیں دی جاتی جیسی اور ذات کے اشخاص کو۔

منوشاستر کی رو سے جرائم کبیرہ مثلاً قتل عمد یا زنا وغیرہ کی سزا ضبطی جائیداد ملک بدر ہونا یا موت تھی۔ زنا بالجبر، کنواری لڑکیوں پر ہاتھ ڈالنا اور زنا وہ جرائم تھے جن کی سزا موت تھی۔ کیونکہ یہ جرائم ذاتوں کے میل سے متعلق تھے اور منوشاستر کا پہلا مقصد ذاتوں کا سختی سے بلا میل جول قائم رکھنا تھا۔ (۲۰)

مذکورہ کبیرہ جرائم اور دیگر جرائم کا سزا دینے سے پہلے شہادت اور گواہی لیا جاتا، اس کے متعلق یوں ذکر ہے کہ'' چار ذاتوں کے معتبر اشخاص جو اپنے فرائض سے پوری طرح واقف اور لالچی نہ ہوں مقدمات میں گواہ ہو سکتے ہیں حاکم کو چاہیے کہ جو اشخاص اس تعریف سے خارج ہوں ان کی گواہی قبول نہ کرے، جب لوگوں کو مقدمے سے کوئی قریب کا تعلق ہوا نہیں گواہ نہ بننا چاہیے اور نہ ایسے اشخاص کو جو فریقین کے دوست یا دشمن ہوں، یا ایسے اشخاص کو جو دروغ حلفی میں سزا پا چکے ہوں اور نہ وہ اشخاص جو کسی بری بیماری میں مبتلا یا سخت گنہگار ہوں''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ان صورتوں میں جب کہ جرم شدید یا اعلانیہ ہوتا تو گواہوں کی زیادہ چھان بین نہ کی جاتی جیسا کہ ایس ایم شاہد اپنے کتاب میں لکھتے ہیں کہ: صرف شدید چوری، زنا، ہتک عزت یا حملہ کے مقدمات میں گواہوں کے متعلق زیادہ چھان بین نہیں ہونی چاہیے۔ (۲۱)

ہندوؤں میں ایک عجیب رسم موجود تھا جسے ہندو اگر چہ زنا نہیں سمجھتے لیکن بہر حال وہ زنا یا عصمت فروشی کا ایک قسم ہے، تفصیل حسب ذیل ہے۔

''مندروں میں سینکڑوں نوجوان دیوداسیاں پروہتوں اور یاتریوں کی تسکین ہوس کیا کرتی تھیں، پروہتوں نے لوگوں کو اس بات کا یقین دلا رکھا تھا کہ جو شخص اپنی بیٹی دیوتا کی بھینٹ کرے گا سورگ میں جائے گا چنانچہ راجے اور امراء اپنی بیٹیاں مندروں سے وقف کرا دیتے تھے۔ یاتری معاوضہ دیکر ان سے مستفید ہوتے، عصمت فروشی کی یہ کمائی پروہتوں کی جیب میں جاتی تھی، سومناتھ کے مندر میں ہزاروں دیوداسیاں یہ شرمناک کاروبار کرتی تھیں۔ مندروں کا ماحول نہایت ہوس پرور تھا۔ دیواروں پر جنسی میلاپ کے مختلف آسن پوری تفصیل سے دکھاتے تھے جنہیں دیکھ دیکھ کر لوگوں کی ہوا و ہوس کو اشتعال ہوتی تھی، انکے بھڑکے ہوئے جذبات کی تسکین ان کا وافر سامان دیوداسیوں کی صورت میں موجود ہوتا تھا''۔ (۲۲)

اسی کے متعلق ول ڈیورانٹ لکھتا ہے کہ:

یہ رسم تقدس زماں کی پناہ میں تھیں جہاں انہیں کوئی اخلاقی خفت محسوس نہ ہوتی وہ پہلے بہت دل ربائی سے رقص کناں ہوتیں انکی حرکات وسکنات خاصی شہوت انگیز ہوتیں ان کے گانے ہمیشہ فحش ہوتے۔ (۲۳)

ہندوؤں کے اندر سزاؤں میں بھی ذات پات کی برتری وکمتری کا عنصر نمایاں ہیں جیسا کہ علی عباس جلال پوری لکھتے ہیں کہ:

ہندوؤں کے اندر ایک شودر کسی برہمن عورت سے مباشرت کرے تو اسے قتل کر دیا جاتا ہے، مگر برہمن کسی شودر عورت سے زنا بالجبر کرے تو اس کے واسطے تیری نامی وظیفہ (منتر) ۱۰۰ بار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے کی سزا کافی ہے۔(۲۴)

حوالہ جات باب پنجم

(۱)۔کتاب مقدس، احبار باب ۲۰، آیت ۱۰

(۲)۔کتاب مقدس، استثناء باب ۲۲، آیت ۲۲ (۳)۔ایضا، آیت ۲۳۔۲۴

(۴)۔کتاب مقدس، استثناء باب ۲۱، آیت ۲۵

(۵)۔کتاب مقدس، پیدائش باب ۳۸، آیت ۲۴

(۶)۔کتاب مقدس، احبار باب ۲۱، آیت ۹

(۷)۔کتاب مقدس، احبار باب ۲۰، آیت ۱۰۔۱۲

(۸)۔کتاب مقدس، استثناء باب ۲۲، آیت ۲۲۔۲۹

(۹)۔کتاب مقدس، خروج باب ۲۲، آیت ۱۶

(۱۰)۔کتاب مقدس، استثناء باب ۲۲، آیت ۱۳۔۲۱

(۱۱)۔کتاب مقدس، گنتی باب ۵، آیت ۱۲۔۳۱

(۱۲)۔کتاب مقدس، متی باب ۵، آیت ۲۷۔۲۹

(۱۳)۔کتاب مقدس، رومیوں کے نام پولس رسول کا خط باب ۱۳، آیت ۱۳

(۱۴)۔کتاب مقدس، پطرس کا دوسرا خط باب ۲، آیت ۱۳۔۱۴

www.KitaboSunnat.com

(۱۵)۔کتاب مقدس، یوحنا باب ۸، آیت ۳۔۷

(۱۶)۔کتاب مقدس، متی باب ۵، آیت ۳۲

(۱۷)۔کتاب مقدس، متی باب ۱۳، آیت ۴۱۔۴۲

(۱۸)۔آچاریہ کوٹلیہ چانکیہ، ارتھ شاستر، ٹیکساس پرنٹرز، ۱۹۹۱ء، ص ۳۴۴ (۱۹)۔ ایضا، ص ۳۴۶

(۲۰)۔ایس ایم شاہد، تقابل ادیان، نیو بک پیلس، لاہور، ص ۲۲۶

(۲۱)۔ایضا، ص ۲۲۴ (۲۲)۔ایضا، ص ۲۳۰

(۲۳)۔ول ڈیورانٹ، ہندوستان مترجم طیب رشید، تخلیقات، لاہور، ۱۹۹۶ء، ص ۱۲۲

(۲۴)۔علی عباس جلال پوری، رسوم اقوام، خرد افروز، جہلم، ۱۹۹۳ء، ص ۱۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ششم　　سیاہ کاری کے شرح تناسب کا جائزہ

سالانہ رپورٹ ۲۰۰۴ء

اکتوبر ۲۰۰۴ء کے اختتام تک انسانی حقوق کمیشن پاکستان HRCP نے جو اعداد و شمار اکٹھے کیے ان کے مطابق سال کے دوران کم از کم ۴۶۴ خواتین اور ۲۲ مرد عزت کے نام پر ہلاکتوں کا شکار ہوئے بشمول کارو کاری واقعات ۔ ۳۸۴ قتل ناجائز تعلقات استوار کرنے کے شبہ میں کیے گئے ۔ ۱۵۱ قتل خاوندوں، ۱۹ بیٹوں، ۱۰۴ بھائیوں، ۲۷ باپوں، ۳۰ سسرال والوں اور ۵۰ قتل قریبی رشتہ داروں نے کیے ۔ ۲۳۴ واقعات میں FIR درج کی گئی جبکہ ۱۲۵ واقعات میں ملزمان پکڑے گئے ۔ ۳۱ اکتوبر تک خواتین کے قتل کے ۵۶۲ واقعات بھی منظر عام پر آئے ۔ بعض ہلاکتوں کے پیچھے عزت کا جزبہ بھی کارفرما ہو سکتا تھا، دیگر واقعات میں مالی تنازعات کو نمٹانے یا دیگر وجوہات کی بناء پر کیے جانے والے قتل بھی عزت کے نام پر ہلاکتوں کے کھاتے میں ڈال دیے گئے ۔ عزت کے نام پر متعدد ہلاکتوں کے واقعات منظر عام پر نہ آ سکے ۔

لائرز کا ہیومن رائٹس اینڈ لیگل ایڈ (LHRLA) کے مطابق، سال کے پہلے سات ماہ کے دوران ملک بھر میں ۷۰۹ افراد کو کاری قرار دیا گیا اور ان میں سے ۶۲۷ کو قتل کیا گیا، ۲۸ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی لیکن وہ بچ نکلنے میں کامیاب رہ گئے ۔ قتل کیے جانے والوں میں ۵۲۰ خواتین، ۲۱۶ مرد، ۴۷ نابالغ لڑکیاں اور ۹ نابالغ لڑکے شامل تھے ۔ ۴۰۰ واقعات کا تعلق سندھ، ۲۷۹ کا تعلق پنجاب، ۴۹ کا تعلق سرحد اور ۲ واقعات کا تعلق بلوچستان سے تھا ۔ (۱)

سال ۲۰۰۴ء کے دوران مہیا شدہ تفصیل و اعداد و شمار کے مطابق سب سے زیادہ واقعات سندھ میں رونما ہوئے ہیں، دوسرے نمبر پر بلوچستان، تیسرے نمبر پر پنجاب ہے ۔ سندھ میں سیاہ کاری یا غیرت کے نام پر کل ۱۵۳ واقعات ہوئے ہیں بلوچستان میں ۴۷، پنجاب میں ۹ جبکہ سرحد میں ایک واقعے کے متعلق آگاہی حاصل ہوئی ہے ۔ جیسے کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ یہ صرف وہی واقعات ہیں جن کی رپورٹیں شائع ہو چکی ہیں یا براہ راست معلومات حاصل ہوئی ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاہ کاری کے متعلق مذکورہ درج شدہ معلومات حتمی نہیں بلکہ اس سے مزید بڑھ کر ہو سکتے ہیں۔
مذکورہ معلومات مختصراً حسب ذیل ٹیبل میں ظاہر کر دیے جاتے ہیں۔

مہینہ	واقعات	خواتین	مرد
جنوری ۲۰۰۴ء	۱۳	۱۰	۳
فروری ۲۰۰۴ء	۱۲	۹	۳
مارچ ۲۰۰۴ء	۱۵	۸	۷
اپریل ۲۰۰۴ء	۳۱	۱۸	۱۳
مئی ۲۰۰۴ء	۱۱	۸	۳
جون ۲۰۰۴ء	۱۸	۷	۱۱
جولائی ۲۰۰۴ء	۱۶	۹	۷
اگست ۲۰۰۴ء	۲	۱	۱
ستمبر ۲۰۰۴ء	۱۸	۱۴	۴
اکتوبر ۲۰۰۴ء	۲۸	۱۹	۹
نومبر ۲۰۰۴ء	۱۳	۱۱	۲
دسمبر ۲۰۰۴ء	۳۳	۲۱	۱۲
ٹوٹل تعداد	۲۱۰	۱۳۵	۷۵

سالانہ رپورٹ ۲۰۰۵ء

عزت اور غیرت کے نام پر جن خواتین کو قتل کیا گیا ان کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی تھی اس نوعیت کے متعدد واقعات منظر عام پر ہی نہیں آئے۔ اس مسئلے میں ذرائع ابلاغ کی دلچسپی بھی گھٹتی بڑھتی رہی۔ جبکہ بہت سے واقعات میں جائیداد یا دیگر وجوہات کی بناء پر ہلاک کی گئی عورتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قتل کو بھی غیرت کے نام پر قتل قرار دیا جاتا رہا۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ملک میں ہر سال اوسطاً ایک ہزار افراد کو غیرت کے نام پر قتل کر دیا جاتا ہے۔ یکم نومبر ۲۰۰۴ء سے ۳۱ اگست ۲۰۰۵ء تک HRCP کی طرف سے اکٹھے کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق کم از کم ۳۱۶ افراد عزت کے نام پر ہلاکتوں کا نشانہ بنے۔ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی طرف سے مرتب کئے گئے اعداد و شمار کے مطابق یکم نومبر سے ۳۱ اگست ۲۰۰۵ء کے دوران ۲۷۹ خواتین کو قتل کیا گیا۔ اس بات کا بھی قوی امکان تھا کہ بے شمار واقعات منظر عام پر آنے سے رہ گئے۔

اس بات کے شواہد بھی موصول ہوئے کہ شہری مراکز میں غیرت کے نام پر قتل کی وارداتوں میں اضافہ ہوا، جہاں قبل ازیں اس نوعیت کے مقابلتاً کم واقعات منظر عام پر آئے تھے۔ یکم جنوری سے ۱۰ اگست ۲۰۰۵ء تک صرف لاہور میں غیرت کے نام پر کم از کم ۳۴ واقعات رونما ہوئے۔(۲)

ذیل میں HRCP کے زیر اہتمام شائع ہونے والے ماہانہ رسالہ جہد حق، مختلف اخبارات سمیت بالواسطہ اور بلا واسطہ حوالوں سے حاصل شدہ معلومات سے ملک بھر میں ۲۰۰۵ء کے دوران سیاہ کاری کے نشانہ بننے والے افراد (مرد و عورت) کا تفصیل دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ صرف وہی اعداد و شمار اور تفصیل ہے جن کی رپورٹیں شائع ہو چکی ہیں یا براہ راست معلومات حاصل ہوئی ہیں، سیاہ کاری کے متعلق اس درج شدہ معلومات کے علاوہ مزید دیگر واقعات کا رونما ہونا بعید از قیاس نہیں۔ سال ۲۰۰۵ء کے تفصیلی اعداد و شمار کے مطابق سب سے زیادہ واقعات سندھ میں رونما ہوئے ہیں، دوسرے نمبر پر بلوچستان، تیسرا پنجاب اور چوتھے نمبر پر سرحد ہے۔ سندھ میں سیاہ کاری یا غیرت کے نام پر کل ۱۷۳ واقعات ہوئے ہیں، جن میں ۶۹ مرد اور ۱۰۴ عورتیں سیاہ کاری کے بھینٹ چڑھے۔ بلوچستان میں کل ۸۲ واقعات ہوئے ہیں، جن میں ۳۱ مرد اور ۵۱ عورتیں شامل ہیں۔ پنجاب میں کل ۳۲ واقعات ہوئے ہیں، جن میں ۹ مرد اور ۲۳ عورتیں جبکہ سرحد میں کل ۱۸ واقعات ہوئے ہیں، جن میں ۷ مرد اور ۱۱ عورتیں اس قبیح رسم کی وجہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ یہ صرف وہی واقعات ہیں جن کی رپورٹیں شائع ہو چکی ہیں یا براہ راست معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ سیاہ کاری کے متعلق مذکورہ درج شدہ معلومات حتمی نہیں بلکہ اس سے مزید بڑھ کر ہو سکتے ہیں۔

مذکورہ علومات مختصراً حسب ذیل ٹیبل میں ظاہر کر دیے جاتے ہیں۔

مہینہ	واقعات	خواتین	مرد
جنوری ۲۰۰۵ء	۳۵	۲۴	۱۱
فروری ۲۰۰۵ء	۲۶	۲۰	۶
مارچ ۲۰۰۵ء	۱۳	۹	۴
اپریل ۲۰۰۵ء	۹	۴	۵
مئی ۲۰۰۵ء	۱۹	۹	۱۰
جون ۱۰۰۵ء	۶	۴	۲
جولائی ۲۰۰۵ء	۲۸	۱۹	۹
اگست ۲۰۰۵ء	۳۲	۲۱	۱۱
ستمبر ۲۰۰۵ء	۵۲	۳۲	۲۰
اکتوبر ۲۰۰۵ء	۳۸	۲۳	۱۵
نومبر ۲۰۰۵ء	۱۸	۸	۱۰
دسمبر ۲۰۰۵ء	۲۹	۱۷	۱۲
کل ٹوٹل	۳۰۵	۱۹۰	۱۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سالانہ رپورٹ ۲۰۰۶ء

ملک کے مختلف حصوں سے ملنی والی اطلاعات کے مطابق غیرت کے نام پر ہونے والے قتلوں کی تعداد میں کوئی کمی دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔ پاکستان کمیشن برائی انسانی حقوق کے مرتب کردہ اعداد وشمار کے مطابق ۲۰۰۶ء میں کم از کم ۵۶۵ عورتوں کو غیرت کے نام پر قتل کیا گیا تھا۔ کاروکاری کے نام پر ان کے ساتھ مردوں کی ایک تعداد بھی قتل کی گئی۔ مقتول عورتوں میں ۶۰ نو عمر بچیاں بھی شامل تھیں۔ تقریباً ۴۷۵ قتل ناجائز تعلقات کا الزام لگا کر کیے گئے۔ کئی واقعات منظر عام پر ہی نہیں آئے۔ (۳)

ذیل میں HRCP کے زیر اہتمام شائع ہونے والے ماہانہ رسالہ جہد حق، مختلف اخبارات سمیت بالواسطہ اور بلا واسطہ حوالوں سے حاصل شدہ معلومات سے ملک بھر میں ۲۰۰۶ء کے دوران سیاہ کاری کے نشانہ بننے والے افراد (مرد وعورت) کا تفصیل دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ صرف وہی اعداد وشمار اور تفصیل ہے جن کی رپورٹیں شائع ہو چکی ہیں یا براہ راست معلومات حاصل ہوئی ہیں، سیاہ کاری کے متعلق اس درج شدہ معلومات کے علاوہ مزید دیگر واقعات کا رونما ہونا بعید از قیاس نہیں۔

سال ۲۰۰۶ء کے تفصیلی اعداد وشمار کے مطابق سب سے زیادہ واقعات سندھ میں رونما ہوئے ہیں، دوسرے نمبر پر بلوچستان، تیسرا سرحد اور چوتھے نمبر پر پنجاب ہے۔ سندھ میں سیاہ کاری یا غیرت کے نام پر کل ۲۱۹ واقعات ہوئے ہیں۔ بلوچستان میں کل ۸۶ واقعات ہوئے ہیں۔ سرحد میں کل ۳۰ واقعات ہوئے ہیں جبکہ پنجاب میں کل ۱۴ واقعات ہوئے ہیں۔

یہ صرف وہی واقعات ہیں جن کی رپورٹیں شائع ہو چکی ہیں یا براہ راست معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ سیاہ کاری کے متعلق مذکورہ درج شدہ معلومات حتمی نہیں بلکہ اس سے مزید بڑھ کر ہو سکتے ہیں۔

مذکورہ معلومات مختصراً حسب ذیل ٹیبل میں ظاہر کردیے جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہینہ	واقعات	خواتین	مرد
جنوری ۲۰۰۶ء	۴۷	۳۳	۱۴
فروری ۲۰۰۶ء	۲۸	۲۰	۸
مارچ ۲۰۰۶ء	۱۶	۹	۷
اپریل ۲۰۰۶ء	۱۹	۱۵	۴
مئی ۲۰۰۶ء	۳۷	۲۵	۱۲
جون ۲۰۰۶ء	۲۰	۱۷	۳
جولائی ۲۰۰۶ء	۴۶	۳۲	۱۴
اگست ۲۰۰۶ء	۳۸	۲۹	۹
ستمبر ۲۰۰۶ء	۲۲	۱۲	۱۰
اکتوبر ۲۰۰۶ء	۲۴	۱۷	۷
نومبر ۲۰۰۶ء	۲۸	۱۸	۱۰
دسمبر ۲۰۰۶ء	۲۴	۱۴	۱۰
کل ٹوٹل	۳۴۹	۲۴۱	۱۰۸

سالانہ رپورٹ ۲۰۰۷ء

ملک کے مختلف حصوں سے ملنی والی اطلاعات کے مطابق غیرت کے نام پر ہونے والے قتلوں کی تعداد میں کوئی کمی دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔ پاکستان کمیشن برائی انسانی حقوق کے مرتب کردہ اعدادوشمار کے مطابق ۲۰۰۷ء میں کم ازکم ۶۳۶ عورتوں کو غیرت کے نام پر قتل کیا گیا تھا۔ کاروکاری کے نام پر ان کے ساتھ مردوں کی ایک تعداد بھی قتل کی گئی۔ مقتول عورتوں میں کئی نوعمر بچیاں بھی شامل تھیں۔ تقریباً اکثر قتل ناجائز تعلقات کا الزام لگا کر کیے گئے۔ کئی واقعات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منظرِ عام پر ہی نہیں آئے۔(۴)

ذیل میں HRCP کے زیر اہتمام شائع ہونے والے ماہانہ رسالہ جہد حق، مختلف اخبارات بمیت بالواسطہ اور بلا واسطہ حوالوں سے حاصل شدہ معلومات سے ملک بھر میں ۲۰۰۷ء کے دوران سیاہ کاری کے نشانہ بننے والے افراد (مرد و عورت) کا تفصیل دیا جاتا ہے۔اس سلسلے میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ صرف وہی اعداد و شمار اور تفصیل ہے جن کی رپورٹیں شائع ہو چکی ہیں یا براہ راست معلومات حاصل ہوئی ہیں، سیاہ کاری کے متعلق اس درج شدہ معلومات کے علاوہ مزید دیگر واقعات کا رونما ہونا بعید از قیاس نہیں۔

سال ۲۰۰۷ء کے تفصیلی اعداد و شمار کے مطابق سب سے زیادہ واقعات سندھ میں رونما ہوئے ہیں، دوسرے نمبر پر بلوچستان، تیسرا پنجاب اور چوتھے نمبر پر سرحد ہے۔سندھ میں سیاہ کاری یا غیرت کے نام پر کل ۲۳۸ واقعات ہوئے ہیں۔بلوچستان میں کل ۷۴ واقعات ہوئے ہیں۔پنجاب میں کل ۱۸ واقعات ہوئے ہیں جبکہ سرحد میں کل ۳ واقعات ہوئے ہیں۔یہ صرف وہی واقعات ہیں جن کی رپورٹیں شائع ہو چکی ہیں یا براہ راست معلومات حاصل ہوئی ہیں۔سیاہ کاری کے متعلق مذکورہ درج شدہ معلومات حتمی نہیں بلکہ اس سے مزید بڑھ کر ہو سکتے ہیں۔

مذکورہ معلومات مختصراً حسب ذیل ٹیبل میں ظاہر کر دیے جاتے ہیں۔

مہینہ	واقعات	خواتین	مرد
جنوری ۲۰۰۷ء	۲۶	۱۸	۸
فروری ۲۰۰۷ء	۱۹	۱۴	۵
مارچ ۲۰۰۷ء	۲۷	۱۷	۱۰
اپریل ۲۰۰۷ء	۲۹	۲۰	۹
مئی ۲۰۰۷ء	۲۷	۱۵	۱۲
جون ۲۰۰۷ء	۲۷	۱۸	۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہینہ	واقعات	خواتین	مرد
جولائی ۲۰۰۷ء	۷	۶	۱
اگست ۲۰۰۷ء	۲۷	۲۰	۷
ستمبر ۲۰۰۷	۴۲	۳۴	۸
اکتوبر ۲۰۰۷ء	۳۶	۲۷	۹
نومبر ۲۰۰۷	۱۶	۱۲	۴
دسمبر ۲۰۰۷ء	۲۳	۲۰	۳
کل ٹوٹل	۳۰۶	۲۲۱	۸۵

سیاہ کاری کے نام پر قتل کے شرح میں اضافے کے اسباب

جاگیردارانہ اور سرداری نظام ،فرسودہ رسم ورواج ،خاندانی رنجشیں،حد سے زیادہ آزادی،اسلامی وملکی قوانین پر عدم عمل درآمد اور تعلیم کا فقدان ایسے اسباب اور عوامل ہیں جو سیاہ کاری کے شرح میں اضافے کے وجہ اور سبب بنتے جارہے ہیں۔

سرداری اور جاگیردارانہ نظام:

چونکہ سیاہ کاری کے زیادہ تر واقعات دیہاتوں سے تعلق رکھتے ہیں تو اس میں کئی وجوہات ہیں ،جن میں سے پہلا قسم جاگیردارانہ اور سرداری نظام ہے۔ایک دستور اور رسم کی حیثیت سے غیرت کے نام پر قتل کے دوام میں مقامی وڈیروں یا سرداروں (قبائلی سردار یا جاگیردار،عموماً دونوں ہی) کے کردار کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔زیادہ تر سردار اپنی روایات کے ایک اہم جزو کے طور پر اس رسم کی حمایت کرتے ہیں۔ان شرفاء میں سے متعدد افراد اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور انہوں نے دنیا دیکھی ہے۔ان میں سے کئی اشخاص لوگوں کی نمائندوں کی حیثیت سے ملک کے پارلیمنٹ (جب معطل نہ ہو) میں بیٹھتے اور حکومت میں وزراء اور مشیران کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے ہیں۔وہ سب اس بات سے آگاہ ہیں کہ گزشتہ سو برس میں ان کی جاگیروں سے باہر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا تبدیل ہو چکی ہے، مگر وہ اس قرون وسطیٰ کی دنیا میں (جس میں وہ خود رہتے ہیں) تبدیلی لانے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔(۵) کیونکہ اگر وہ ایسی کوئی تبدیلی لائینگے تو پھر ان کی سرداری یا جاگیر دارانہ سوچ اور سسٹم کی کوئی وقعت باقی نہیں رہے گا۔

قبائلی ضابطہ سے انحراف:

غیرت کے نام پر اپنی من مانی سے قتل کرنے کی بے ربط نوعیت آج کل غیرت کے نام پر قتل کرنے والوں کے 'ابائی قبائلی ضابطہ سے انحراف کی طرف اشارہ کرتی ہے۔عین ممکن ہے کہ ملک میں اس جرم کے واقعات میں اضافے کا باعث بھی یہی چیز ہو۔آج کے دو۔میں دوسری اہم وجہ جس کے باعث سیاہ کاری کے رسم میں اضافہ ہو رہا ہے، ان اضافی مقاصد سے صاف عیاں ہے جن کیلئے غیرت کے نام پر قتل کو استعمال کیا جا رہا ہے۔جبکہ اپنی خالص شکل میں چاہے ایسے قتل کا مقصد صرف زنا کے مرتکب فریقین کو نیست ونابود کرنا اور قبائلی آبرو کی تلافی کرنا ہی کیوں نہ ہو، اپنی بدلی ہوئی شکل میں اس کا اطلاق بہت وسیع ہو گیا ہے اور یہ متعدد مختلف مقاصد کیلئے استعمال ہوتا ہے، مثلاً:

:۔مقاصد کا حصول:

سیاہ کاری کی آڑ میں مرد اپنے دیرینہ جھگڑے نمٹانے، زمین کے حصول، قرض ادا کرنے کے لئے رقم کے حصول، قرض واپس کرنے کی ذمہ داری سے گلوخلاصی کرانے، دوسری بیوی کے حصول، کسی ناپسندیدہ عورت سے چھٹکارہ پانے اور اسی طرح کے اور بہت سے مقاصد کے لئے بے گناہ عورتوں کو قتل کردیتے ہیں، اور اسے ''غیرت کے نام پر قتل'' کہہ کر قبائلی ضابطہ سے انحراف کا دلیل پیش کیا جاتا ہے۔

2:۔ذریعہ انتقام:

غیرت کے نام پر کیئے گئے قتل اس قسم کی سیدھی سادھی سودے بازی کے علاوہ جائیداد یا زمین کے جھگڑے کے نتیجے میں پیدا ہونے والی عداوتوں اور حملوں کے باعث ہونے والے ہر قسم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کیلئے بھی بہترین آڑ کا کام دیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص زمین کے جھگڑے کے دوران کسی قبائلی کو قتل کرتا ہے تو اسے مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی کسی بوڑھی چچی، خالہ یا پھوپھی وغیرہ پر مقتول شخص کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کرنے کا الزام عائد کرکے فوراً اسے قتل کردے اور اس کاروائی کو ''غیرت کے نام پر قتل'' کہہ کر قبائلی ضابطہ سے انحراف کے دلیل میں تبدیل کرلے۔(۶)

حد سے زیادہ آزادی:

اس رسم میں اضافے کی ایک وجہ والدین کا اپنے بچوں خصوصا لڑکیوں کی بہتر تربیت ونگرانی نہ کرنا اور انہیں حد سے زیادہ آزادی دینا بھی ہے۔بعض گھروں میں بچوں کو حد سے زیادہ آزادی دی جاتی ہے،تعلیم وتربیت کی پرواہ نہیں کی جاتی ۔دولت کی فراوانی اور حد سے بڑھتی ہوئی آزادی دھیرے دھیرے ناپختہ اذہان کو بے راہ روی وزنا کاری میں مبتلا کر دیتی ہے۔بے حجابی، نامحرموں سے میل ملاپ،مخلوط تقریبات میں شرکت اور گھر میں ہیجان انگیز میڈیا کا ماحول وہ عوامل ہیں جو کہ ایک مرد یا عورت کو بدکاری میں مبتلا کرنے کے ذرائع بنتے ہیں۔

لہذا گھرانے کے نگران کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ کسی بڑے آفت وگناہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے سے قبل ہی اپنی آنکھیں کھلی رکھیں۔

اسلامی قوانین پر عدم عمل درآمد:

اسلام ایک جامع دین ہے جو زندگی کے تمام شعبوں کے بارے میں مستقل رہنمائی کرتا ہے اسلام کے بنیادی مقاصد میں مرد وعورت کی عزت وعصمت کی حفاظت داخل ہے اور اس نے معاشرے کو پاکیزہ بنانے اور پاکیزہ رکھنے کیلئے ایک مرتب نظام دیا ہے۔اسلامی ہدایات پر عمل کے نتیجے میں جو معاشرہ تشکیل پائے گا وہ پاکیزہ معاشرہ ہوگا اور اس میں بدکاری کے واقعات نہایت قلیل کالمعدوم ہوں گے۔چنانچہ دور رسالت ﷺ اور دور خلفائے راشدین ؓ میں ایسے واقعات آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔تاہم اس ساری تفصیل اور زنا کے افحش الفوحش ہونے کے باوجود واضح رہے کہ شادی شدہ کو سنگسار کرنا اور غیر شادی شدہ کو سو کوڑے لگانا اصل میں عدالت اور انتظامیہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذمہ داری ہے کہ وہ زانی یا زانیہ کے اقرار پر چار عادل مردوں کی گواہی اور پوری تفتیش کے بعد سزا جاری کرے۔ یوں نہ ہو جیسے کہ آج کل بس محض سیاہ کاری کا الزام لگایا اور از خود قاضی بن کر اس پر برس پڑا۔

اصل اسلامی تعلیم تو یہی تھا کہ ایسا معاملہ عدالت کے حوالے کیا جائے لیکن عملاً صورتحال یہ ہے کہ اسلامی قوانین مدت سے معطل ہیں، تو پھر ہر ایک اپنے رسم ورواج کے مطابق از خود ہی ایسے مقدمات کا فیصلہ کرنے لگے۔ اور مغربی قوانین چونکہ قتل کے سزا کی ویسے ہی مخالف رہے ہیں اس لئے انہوں نے ہر جگہ اس کو قتل خطا ہی قرار دیا تھا، پھر زمانے کی گرد میں آہستہ آہستہ مقامی رسم ورواج غالب آتے گئے اور اصل اسلامی تعلیم اتنی نایاب ہوگئی کہ اس کو پیش کرنے پر عوام الناس بھی چونک اٹھیں اور جگہ جگہ علماء بھی آج اسی رسم ورواج کے محافظ بنے بیٹھے ہیں۔ ورنہ پہلے خود موقع پر مشتعل ہو کر قتل کر دینے کی صورتیں استثنائی ہوا کرتی تھیں۔ اصل قانون مجرمان کو عدالت کے حوالے کرنے ہی کا تھا اور ہے بلکہ تا قیامت رہے گا۔(۷)

تعلیم کا فقدان:

سیاہ کاری کے رسم کا تدارک یا خاتمہ نہ ہونے کا ایک اہم اور بڑا عنصر تعلیم کا فقدان بھی ہے کیونکہ تعلیم ہی سے افراد اور معاشرے میں شعور پیدا ہوتی ہے، تعلیم ہی کے ذریعے جائز و ناجائز، قانونی و غیر قانونی اور اچھے و برے کی تمیز میسر ہوتی ہے اور سماجی ضابطوں اور قاعدوں کے پابندی کا شعور حاصل ہوتا ہے۔

جب کوئی فرد، گھرانہ یا معاشرہ تعلیم یافتہ اور باشعور ہوں تو انہیں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ایک گھناؤنے رسم کا سہارا لے کر کسی سے جائز و ناجائز انتقام لینا از روئے انسانیت قابل نفرت اور اسلامی قوانین کی رو سے قابل سزا اور مذموم ہے۔ تعلیم یافتہ افراد یا معاشرہ نہ تو ملکی قانون پس پشت ڈالنے کا کوشش کرتا ہے اور نہ ہی اسلامی قوانین کو توڑ کر غضب الٰہی کا سزاوار بننے کا جرأت کرتا ہے۔ تعلیم یافتہ افراد یا معاشرہ سردارانہ اور جاگیردارانہ، مجبور و مقہور سوچ کے تحت پروان چڑھنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجائے اسلامی وملکی قانون کا پابند اور ایک آزاد وخود مختار سوچ کا حامل ہوتا ہے اور جاگیردارانہ تسلط کو سرے سے قبول ہی نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے تو یہ بات مشاہدے سے ثابت ہو چکی ہے کہ سردار یا جاگیردار اپنے اور اپنے گھرانے کیلئے ہر قسم کی سہولیات اور اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کے درپے ہوتے ہیں جبکہ اپنے ماتحت، رعایا اور قوم کیلئے تمام تر سہولیات سمیت تعلیم کے تمام تر دروازے بند ہوتے ہیں۔ آج کل اگرچہ جاگیردارانہ نظام اپنے اصل روپ میں قائم نہیں لیکن اس کے اثرات کم وبیش اب بھی کہیں کہیں موجود ہیں۔

لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیم اور شعور کا سلسلہ وسیع کیا جائے خاص کر دیہی علاقوں میں تعلیم عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

سیاہ کاری کے نام پر قتل کے خاتمے کیلئے تجاویز

ولی کی نگرانی:

قتل کسی بھی وقت اشتعال میں آ کر فوراً ہو جاتا ہے جبکہ زنا کا ارتکاب یکدم نہیں ہوتا بلکہ اس کے پیچھے کافی مدت کی غیر شرعی دوستیاں اور شناسائیاں موجود ہوتی ہیں۔ زنا کے محرکات کے ظہور کے بعد ہی اصل زنا کا ظہور عمل میں آتا ہے۔ ولی حضرات باپ، بھائی، شوہر وغیرہ تب کہاں ہوتے ہیں، وہ عورت کے نگراں ہیں۔ ان کی ذمہ داری تھی کہ وہ عورت کو بے حجابی سے روکیں، نامحرموں سے میل ملاپ پر پابندی لگائیں، مخلوط تقریبات میں نہ جانے دیں، گھر کے ماحول کو بھی ہیجان انگیز میڈیا سے بچائیں۔ یہ سب کچھ نگران مردوں کی لاعلمی، چشم پوشی اور مجرمانہ غفلت ہی کا نتیجہ ہوتا ہے مگر وہ اپنے قصور سے صرف نظر کرتے ہوئے سزا کا نشانہ اپنی عورتوں کو بناتے ہیں۔ اپنی مجرمانہ غفلت پر پردہ ڈالنے کیلئے عورتوں کو قتل کی بھینٹ چڑھا دینا کتنی بڑی ناانصافی کی بات ہے۔ مردوں کو چاہیے کہ وہ کسی بڑے گناہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے سے قبل ہی آنکھیں کھلی رکھیں، اور عورت کی چال ڈھال، میک اپ، بے حجابی، بغیر ضرورت کی چلت پھرت سے روکیں۔ اگر کوئی نامناسب حرکت محسوس کریں تو اس کے سدباب کیلئے زبانی طور پر، ہاتھوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اور پابندیوں سے اسے باز رکھنے کی کوشش کریں۔

سخت قانونی گرفت:

پاکستانی قانون میں بیوی، بہن یا بیٹی کو کسی غیر کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پا کر قتل کر دینے والے کو قتل عمد قرار نہیں دیا جاتا بلکہ اسے قتل خطاء قرار دیا گیا ہے۔ قاتل چند سال سزا کاٹ کر واپس گھر آ جاتا ہے۔ مگر جہاں تک اس قانون کے غلط استعمال کا تعلق ہے مختلف لوگوں نے اسے مخصوص مقاصد کیلئے استعمال کیا ہے۔ مثلاً ہمارے دیہاتوں میں عام سی بات ہے بہن، بیوی، بیٹی کو بدچلنی کے الزام میں ٹوکے، چھری، کلہاڑی وغیرہ سے فورا موقع پر ہی قتل کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح قتل وقتال کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ چل نکلتا ہے، بسا اوقات اپنی مذموم عزائم کی تکمیل کیلئے بے قصور اور بے گناہ عورتوں کو اپنے دشمنوں کے ساتھ ملوث دیکھنے کا بہانہ بنا کر دشمنوں کو اور ساتھ اپنی خواتین کو بے دریغ قتل کر دیا جاتا ہے۔

گویا قتل غیرت کو قتل خطا قرار دینے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وڈیرے جاگیردار اپنی دشمنیوں کا بدلہ قتل غیرت بنا کر لیتے ہیں۔ اپنی بہن، بیٹی بے قصور ماری گئی، مگر اس طرح دشمن تو ہلاک ہوگیا، اب کیس غیرت کے قتل کا بنایا گیا، نہ کہ قتل عمد کا۔ لہذا چند سال قید کاٹ کر واپس گھر آ گئے۔ لیکن اس سے قتل وقتال اور دشمنوں کا ایک نہ ختم ہونے والا چکر چل نکلتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ قانون پر نظر ثانی کی جائے تا کہ مجرم اس کا غلط استعمال نہ کر سکیں۔

اگرچہ یہ امر خوش آئند اور باعث مسرت ہے کہ قومی اسمبلی نے کاروکاری، غیرت کے نام پر قتل اور سیاہ کاری سے متعلق ضابطہ فوجداری میں ترامیم کے بل کی منظوری دیدی۔ بل کے تحت غیرت کے نام پر قتل کے واقعات کاروکاری یا سیاہ کاری میں ملوث عناصر کو ۲۵ سال تک سزا دی جا سکے گی۔ لیکن غیرت کے نام پر قتل کے خلاف جدوجہد بل اسمبلی میں پیش کرنے سے ختم نہیں ہوگی، ضروری ہوگا کہ ایسی رسم کو ختم کرنے کیلئے ضروری اقدامات اٹھائے جائیں جو انسانی کردار کو ان تمام اصولوں سے محروم کرتی ہے جو انسانیت اور مذہب نے طے کئے ہیں۔ یہ رسم محض بے لگام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظالم قوت کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ لہذا انسانی جان کی حرمت کا تقاضا ہے کہ ایسے قتل کو قتل خطا کی بجائے ملکی قانون میں قتل عمد قرار دیا جائے۔

سیاہ کاری کے خلاف شعور اجاگر کرنا:

سیاہ کاری یا غیرت کے نام پر قتل ایک انسانی المیہ سے کم نہیں یہ نہ صرف اسلامی قانون اور اقدار کی منافی ہے بلکہ قانون کی خلاف ورزی بھی ہے۔ لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنے سماجی ڈھانچہ سے تشکیل پانے والے ان عناصر کی درست طرح سے تجزیہ نہیں کر پاتے اور وسعت علم نہ ہونے کے باعث اسے سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کر پاتے جس کی وجہ سے ایسے انسانی المیے وجود میں آتے ہیں۔ جب تک ہم سماج کے اندر پائے جانے والے عناصر میں آہستہ آہستہ سماجی تبدیلیاں لانے والے محرک کو تلاش نہیں کر پاتے شاید ہم اس بیماری کا علاج بھی نہیں کر سکیں گے۔

دوسرا اہم پہلو یہ ہے کہ پاکستان میں مختلف طبقہ فکر کے لوگ آپس میں صدیوں سے اپنے سماجی، سیاسی اور معاشی تعلقات کی بنیاد پر جڑے ہوئے ہیں۔ غالب اکثریت انتقام کو ایک فطری جذبہ کا اظہار سمجھتی ہے۔ ہمارے بہت سے سماجی، سیاسی اور خاندان کے حلقوں میں اسے ایک معمولی سی بات سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ ایک شخص کی عزت اور انفرادیت، ایک خاندان برادری اور قبیلے کی حیثیت کا معاملہ ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص انتقامی کاروائی کرتا ہے تو اس کے دوست اور رشتہ دار اس کی پشت پر ہوتے ہیں۔ دوسری طرف اس کا مخالف انتقامی کاروائی کا بدلہ چکانے کیلئے تیار ہوتا ہے۔ یہ کہنا بہت عام سی بات ہوگی لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جب تک خود ریاست اپنے قوانین نافذ نہیں کرے گی اور جب تک دانشور طبقہ عدم تشدد کی اقدار کو پوری تندہی سے فروغ نہیں دے گا، عورتوں کے خلاف کاروکاری کا کلچر برقرار رہے گا بلکہ سماجی تبدیلیاں تیزی سے بدلیں گی۔ سماج کو کنٹرول کرنے کے روایتی طریقے بتدریج بے اثر ہوتے جائیں گے۔ ریاستی مشینری زنگ آلود ہو کر ناکام ہو جائے گی اور اس طرح تشدد، کاروکاری مختلف شکلوں میں ظاہر ہو کر زیادہ طاقت سے پھیلے گا اور سماج مسلسل تکلیف دہ مرحلہ سے گزرتا رہے گا۔ جہاں تک گھریلو تشدد کا تعلق ہے ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرے میں آبادی کا ایک بڑا حصہ بیویوں کی پٹائی کو مردانگی سمجھتا ہے، پاکستانی معاشرہ میں عورتوں کے ساتھ مار پیٹ بہت عام سی بات ہے یہ سلوک نہ صرف شوہر بلکہ شوہر کے خاندان کے دوسرے افراد بھی روا رکھتے ہیں۔ اس میں طمانچے مارنا، پیٹنا اور قتل کرنے تک شامل ہے۔ اس سے بآسانی یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تشدد کی یہ صورتیں عموماً اتنی نفرت کی بناء پر نہیں ہیں جتنا ان کا تعلق عادت اور رویے سے ہے۔ لوگ عام طور پر تشدد کو سماجی اور نجی مقاصد کے حصول کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ لہذا ان تمام باتوں کو ملحوظ نظر رکھتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ملک کے اندر عوام میں شعور کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کیا جائے تا کہ صدیوں سے جاری کاروکاری کے اس قبیح رسم کو معاشرے سے بتدریج شعور و فکر کے ذریعے ختم کیا جا سکے۔

یہ بھی ایک اہم مسئلہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں عورت کو ملکیت یا جائیداد سمجھتے ہیں لہذا یہ شعور اجاگر کرنے کی ضرورت ہے کہ جب تک قبائل اور جاگیرداری نظام میں عورت کو ملکیتی یا جائیداد سمجھنے کا تصور ختم نہیں ہوتا اس وقت تک سیاہ کاری کی رسم کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔

پردے کا اہتمام:

اسلام ایک جامع دین ہے جو زندگی کے تمام شعبوں کے بارے میں مستقل رہنمائی کرتا ہے اسلام کے بنیادی مقاصد میں مرد و عورت کی عزت و عصمت کی حفاظت داخل ہے اور اس نے معاشرے کو پاکیزہ بنانے اور پاکیزہ رکھنے کیلئے ایک مرتب نظام دیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ خواہش کے ہر سوراخ کو مکمل طور پر بند کیا گیا ہے، جس کی خشت اول عورت کا بلا ضرورت شرعی گھر سے باہر نہ نکلنا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے کہ:

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیة الاولی (۸) اور عند الضرورت نکلنے کے وقت بھی اظہار زینت سے منع فرمایا اور جسم اور چہرے کو ڈھانپ کر نکلنے کی اجازت دی۔ ارشاد فرمایا کہ

یدنین علیھن من جلابیبھن (۹) اور اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے کہ چادر اوڑھنے کا طریقہ بھی حق تعالیٰ جل شانہ نے خود بیان فرمایا:۔ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن (۱۰) جبکہ نماز جیسی اہم عبادت کا طریقہ خود بیان کرنے کی بجائے حضورﷺ کے حوالے فرمایا گیا۔اس کے علاوہ شرم وحیا کا حکم اس اہمیت سے دیا کہ حیا کو ایمان کا شعبہ قرار دیا چنانچہ ارشاد نبویﷺ کہ:۔الحیاء شعبة من الایمان (۱۱) حیا ایمان کا بہت بڑا شعبہ ہے۔عام طور پر نوع انسانی کی بہتری اور خاص کر عورت کی بہبودی کیلئے عورتوں کا پردہ میں رہنا ایک ضروری امر ہے۔کیونکہ پردہ عورت کی خود مختاری اور استقلال کا ضامن اور اس کی حریت کا کفیل ہے،نہ کہ اس کی ذلت کی علامت اور اس کی اسیری کا پیش خیمہ۔پردہ عورت کو اپنے وظیفہ طبعی کے دائرہ سے باہر قدم رکھنے میں مانع ہے۔وہ وظیفہ طبعی جس میں ہر عورت کی سعادت کا انحصار ہے۔ان تمام احکامات سے مقصود بدکاریوں،زنا جو فحش الفواحش ہے کا سدباب ہے۔ان اسلامی ہدایات پر عمل کے نتیجے میں جو معاشرہ تشکیل پائے گا وہ پاکیزہ معاشرہ ہوگا اور اس میں بدکاری کے واقعات نہایت قلیل کالمعدوم ہونگے۔چنانچہ دور رسالتﷺ اور دور خلفائے راشدین میں ایسے واقعات آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔

لہذا اس سلسلے میں ضروری ہے کہ بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کا بندوبست کیا جائے خصوصاً اسلامی تصور عفت وحیا ان میں اجاگر کیا جائے۔نگاہوں میں جھجک اور عفت،محرم اور غیر محرم کے تصور بلکہ اس پر سختی سے پابندی کرانے سے ہی پیدا ہوسکتی ہے۔نیز اسلامی قانون ستر و حجاب کی پابندی کرائی جائے۔

سیاہ کاری کے نام پر قتل کا اسلامی حل:

اس مسئلے کا اصل حل اسلامی سزاؤں کا نفاذ ہے۔ہر شخص کو بروقت انصاف مہیا کیا جائے تاکہ قاضی جرائم کی حوصلہ شکنی کیلئے حالات وضرورت کے مطابق حد یا تعزیر نافذ کرکے بڑھتے ہوئے جرائم کا تدارک کرے۔اس وقت بڑا ضروری ہوگیا ہے کہ جرائم کی سنگینی کے مطابق قاضی سزا نافذ کرے،اگر عورت مظلوم تھی اور محض بدچلنی کے شبہ میں اس کو قتل کیا گیا تو قاتل کو قتل عمد کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری سزادی جائے اور اگر مقتولہ واقعتاً جرم میں ملوث تھی اور اس کے گواہ موجود ہیں تو پھر بھی قاتل کو تعزیر دی جائے، اس بات پر کہ اس نے قانون اپنے ہاتھ میں کیوں لیا اور عدالت کو اس سے آگاہ نہیں کیا۔

ایک روایت میں حضور ﷺ سے حضرت سعدؓ کے سوال (اگر ہم اپنی بیوی سے کسی کو زنا کرتے دیکھ کر ایسے موقع پر کیا ہم گواہ ڈھونڈنے نکل کھڑے ہوں؟) کے جواب میں یوں منقول ہے "تم تعجب کرتے ہو سعد کی غیرت پر مگر میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے" کتنا بلیغ جملہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس نے قیامت تک کیلئے غیرت کے نام پر عورتوں کے قتل کا خاتمہ کر دیا۔ مراد یہ کہ قانون بنانے والا رب اور جس پر قانون نازل ہوا ہے وہ رسول ﷺ دونوں بہت غیرت والے ہیں مگر غیرت کا یہ مطلب نہیں کہ جذبات میں بہہ کر انسانی جان کو ضائع کرنا اپنا حق قرار دے لیا جائے۔

جہالت کا خاتمہ:

جہالت بہت سی برائیوں کی جڑ ہے، معاشرے کے ان پڑھ اور جاہل افراد آسانی سے مختلف جرائم کی طرف مائل ہو جاتے ہیں جبکہ تعلیم ان میں شعور پیدا کرتی ہے۔ جب تعلیم کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو ہم اس کا مطلب رسمی تعلیم سے لیتے ہیں، لیکن ہمارا مطلب یہاں تعلیم سے یہ ہے کہ لوگوں کو سماجی ضابطوں اور قاعدوں کی پابندی اور ان کے بارے میں شعور دیا جائے۔ دیہی علاقوں میں خاص طور پر تعلیم کو عام کرنے کی ضرورت ہے خاص طور پر لڑکیوں میں تعلیم اور شعور کی کمی کو پورا کیا جائے اور انہیں عائلی قوانین سے آگاہ کیا جائے۔ تحقیق سے یہ بات ثابت بھی ہو چکی ہے کہ جرائم کے انسداد کیلئے ضرورت ہے کہ خواتین کو خاص کر زیور تعلیم سے آگاہ کیا جائے، ان کی تعلیم وتربیت اسلامی رنگ سے مزین جدید خطوط پر کی جائے تا کہ خواتین اپنے دائرے میں رہتے ہوئے تعمیری وترقیاتی کاموں میں اپنا وقت صرف کریں تو مؤثر نتائج برآمد ہو سکتے ہیں اور معاشرہ بھی سدھر سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا تمام احکامات سے مقصود بدکاری وزنا جو افحش الفواحش ہے کا سدباب ہے، کیونکہ زنا ایسا بدترین شیطانی عمل ہے جس کی کسی لمحے، کسی شریعت میں کبھی اجازت نہیں دی گئی، جبکہ شراب وغیرہ کی اجازت خود شروع اسلام میں رہی ہے، نیز جائز طریق سے متمتع ہونے والا (محصن) اگر اس فعل بد کا مرتکب ہو تو وہ اسلامی معاشرے اور زمین پر رہنے کے لائق نہیں۔ شرعی ثبوت کے بعد اسے سنگسار کر کے زمین کو اس کی نحوست سے پاک کر دینا ہی مناسب ہے، کیونکہ جس معاشرے میں بدکاری عام ہو جائے اس پر اللہ پاک کی طرف سے رحمت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور وہ قوم بھوک اور اقتصادی بدحالی میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ لہذا اسلامی ہدایات پر عمل کے نتیجے میں جو معاشرہ تشکیل پائے گا وہ پاکیزہ معاشرہ ہوگا اور اس میں بدکاری کے واقعات نہایت قلیل کالمعدوم ہوں گے۔ چنانچہ دور رسالت ﷺ اور دور خلفائے راشدین ؓ میں ایسے واقعات آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ پھر ان واقعات کے بارے میں بعض محققین کی رائے یہ ہے کہ یہ اقامت حدود کی عملی تعلیم کیلئے تکوینی حکمتوں کے تحت ہوئے، نیز ان واقعات سے مرتکبین کا کمال ایمان اور آخرت کی زندگی پر غیر متزلزل یقین عیاں ہوتا ہے، اس لئے کہ انہوں نے بغیر کسی پکڑ دھکڑ کے از خود بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ طھرنی یارسول اللہ سنگساری کی سزا جاری ہونے کے بعد ماعز اسلمی ؓ کی مقبول توبہ اور طہارت کی گواہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ سے امت کو سنائی کہ ان کی توبہ ایسی عظیم ہے جو پوری حجاز بلکہ پوری امت کے بخشش کیلئے کافی ہو سکتی ہے فرمایا کہ: لقد تاب توبۃ لو قسمت بین امۃ لوسعتھم (۱۲)

جبکہ غامدیہ عورت کے بارے میں فرمایا کہ:

فو الذی نفسی بیدہ لقد تابت توبۃ لو تابھا صاحب مکس لغفرلہ (۱۳)

☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات باب ششم

(۱)۔پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتحال۲۰۰۴ء،HRCP سالانہ رپورٹ،مرکزی دفتر، لاہور،ص۲۳۲

(۲)۔ایضاً،سالانہ رپورٹ۲۰۰۵،ص۳۱۔۲۳۰

(۳)۔ایضاً،سالانہ رپورٹ۲۰۰۶،ص۲۶۲ /روزنامہ جنگ،کوئٹہ،۹فروری۲۰۰۷

(۴)۔ایضاً،سالانہ رپورٹ۲۰۰۷،ص

(۵)۔رابعہ علی،غیرت کا تاریک پہلومترجم افتخارمحمود،شرکت گاہ،لاہور،۲۰۰۱ء،ص۲۵

(۶)۔ایضاً،ص۲۵۔۲۴

(۷)۔پروفیسرثریابتول،جدید تحریک نسواں اوراسلام،منشورات،لاہور،۲۰۰۰ء،ص۴۶۵

(۸)۔الاحزاب۳۳:۳۳

(۹)۔الاحزاب۳۳:۵۹

(۱۰)۔النور۲۴:۳۱

(۱۱)۔ابن ماجہ محمد بن یزید القزوینی،سنن ابن ماجہ،مطبع مجتبائی،لاہور،۱۹۸۴ء،ج۱،ص۲۲

(۱۲)۔امام ولی الدین محمد بن عبداللہ،مشکوۃ المصابیح،مکتبہ رحمانیہ،لاہور،ج۲،ص۳۱۰

(۱۳)۔ایضاً،ج۲،ص۳۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ہفتم سیاہ کاری کے متعلق اخبارات وجرائد کی رپورٹیں

سیاہ کاری کے واقعات کے متعلق مختلف ملکی اخبارات و جرائد کی رپورٹیں ترتیب وار حسب ذیل ہیں۔

کوئٹہ میں سریاب کے علاقے کلی جیو میں ہفتہ (3 اپریل 2004ء) کوشوہر نے نئی نویلی دلہن کو گلہ میں پھندا ڈال کر ہلاک کر دیا۔ پولیس کے مطابق نوجوان غلام حیدر کی گزشتہ روز شادی تھی اس نے سہاگ رات کو مبینہ طور پر بد چلنی کے شبہ میں اس کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر ہلاک کر دیا۔ (۱)

مذکورہ واقعے کے خلاف خواتین اور بچوں نے اگلے روز بطور احتجاج سرکی روڈ کچھ دیر کیلیئے بند کر دی۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ شادی کی پہلی شب اپنی بیوی کو مبینہ طور پر گلے میں پھندا ڈال کر قتل کرنے والے ملزم غلام حیدر کیخلاف عام عدالت کی بجائے خصوصی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے اور خواتین کے خلاف جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں۔

غیرت کے نام پر خواتین کا قتل سخت ترین ناانصافی اور گناہ ہے اس کے سدباب کیلیئے ہم نے قومی اسمبلی میں بھی بل پیش کیا ہے۔ اور اب ہر صوبے میں وہاں کے اراکین اسمبلی اس بہیمانہ روایت کے خلاف قرارداد کی منظوری دیں گے ان خیالات کا اظہار وزیراعظم کی مشیر برائے بہبود نیلوفر بختیار نے یہاں ہفتہ کے روز پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ غیرت کے نام پر قتل کے خلاف قانون سازی کی جائے گی۔ (۲)

اوستہ محمد میں ایک شخص عبدالرحمان نے اپنی بیوی مسماۃ ماہ گل پر کاروکاری کا الزام لگاتے ہوئے اندھادھند فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا اور موقع واردات سے فرار ہو گیا۔ پولیس نے رپورٹ درج کر کے ملزم کی تلاش شروع کر دی۔ (۳)

کاروکاری کے خلاف بل جلد پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔ کاروکاری کی رسم سماجی برائی ہے جس کے خاتمے کیلیئے بھرپور کوششیں کی جائیگی۔ وزیراعظم چوہدری شجاعت حسین نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملک میں کاروکاری کے بڑھتے ہوئے واقعات کا سخت نوٹس لیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایک سماجی برائی ہے جس کی اسلام یا آئین پاکستان میں کوئی گنجائش نہیں سیاہ کاری کی رسم کے خاتمے اور اس میں ملوث افراد کو سخت سزا دینے کیلئے بہت جلد پارلیمنٹ میں بل پیش کیا جائے گا۔(۴)

مستونگ میں ایک شخص نے سیاہ کاری کے شبہ میں اپنی بھتیجی کو اس کے داماد سمیت تیز دھار آلہ سے قتل کر دیا اور موقع سے فرار ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق مستونگ کے علاقے میں ایک شخص رحیم نے سیاہ کاری کے الزام میں اپنی بھتیجی مسماۃ (ب) اور اس کے داماد عبدالقیوم کو قتل کر کے موقع سے فرار ہو گیا۔ پولیس نے نعش ویرانے سے برآمد کر کے ضروری کاروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کر دیئے۔ مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔(۵)

سریاب کلی گوہر آباد میں شقی القلب بھائی نے 60 سالہ بیوہ بہن کو سیاہ کاری کے شبہ میں گولیوں سے بھون ڈالنے کے بعد چھری سے ذبح کر دیا جبکہ اس کے بعد گلی سے گزرنے والے ایک نوجوان کو بیدردی سے قتل کر کے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ملزم نے دونوں کو سیاہ کار قرار دیا ہے۔ کوئٹہ میں سیاہ کاری کی اپنی نوعیت کی یہ پہلی واردات ہے۔ جبکہ مقتول کے چچازاد بھائی نے کہا کہ ملزم کی سکے ساتھ ذاتی رنجش تھی۔(۶)

غیرت کے نام پر خواتین کو اس لئے قتل کیا جاتا ہے تا کہ ناجائز تعلقات یا پھر والدین کی پسند کے لڑکے سے شادی نہ کرنے کی سزا دی جا سکے۔ حالیہ ریسرچ یہ ظاہر کرتی ہے کہ جن خواتین کو زمین یا رقم کے تنازعات کی وجہ سے قتل کیا جاتا ہے ان کے قتل کو غیرت کے نام پر قتل قرار دے دیا جاتا ہے۔ غیرت کے نام پر قتل کی جڑیں اسلام سے قبل کے دور سے جا ملتی ہیں آنحضور ﷺ نے عرب دنیا کے جس حصے میں اللہ کا پیغام پہنچایا وہاں بچیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ اس قبیح رسم کے خلاف جنگ لڑنا بڑی اہم بات ہے یہ کوئی آسان کام نہیں۔ ہیومن رائٹس اور لیگل ایڈ گروپ کے وکلا کے مطابق پاکستان میں 2003ء میں کم از کم 361 خواتین اور لڑکیوں کو ان کے مرد رشتہ داروں نے غیرت کے نام پر قتل کر دیا۔ خوش قسمتی سے متعدد پاکستانی خواتین اور انسانی حقوق کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنظیموں کی طرف سے کی جانی والی انتھک کوششیں آخرکار غیرت کے نام پر قتل کو قومی ایجنڈے پر لے آئی ہیں۔ میڈیا نے بھی غیرت کے نام پر قتل کے خلاف جدوجہد کی حمایت کی ہے اور پھر صدر مملکت کی مدد سے پاکستان مسلم لیگ نے غیرت کے نام پر قتل کے خلاف بل آخرکار قومی اسمبلی میں پیش کر دیا، اگرچہ اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے پارٹی PPP اور MMA حکومت کی طرف سے پیش کئے گئے بل کے حمایت کریں گی اس کے باوجود برسراقتدار پارٹی کے اراکین اسمبلی کی ایک بہت بڑی تعداد اس بل کے خلاف ہے۔ قتل کے مجرمانہ فعل کی مذمت کرتے ہوئے وہ بے عزتی محسوس کرتے ہیں۔ غیرت کے نام پر قتل کے خلاف جدوجہد بل اسمبلی میں پیش کرنے سے ختم نہیں ہوگی، ضروری ہوگا کہ ایک ایسی رسم کو ختم کرنے کیلئے ضروری اقدامات اٹھائے جائیں جو انسانی کردار کو ان تمام اصولوں سے محروم کرتی ہے جو انسانیت اور مذہب نے طے کی ہیں۔ یہ رسم محض بے لگام ظالم قوت کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ (۷)

موسیٰ خیل میں شوہر نے سیاہ کاری کے شبہ میں بیوی کو اندھا دھند فائرنگ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ تفصیلات کے مطابق موسیٰ خیل کے علاقے میں عبداللہ جان نامی شخص نے سیاہ کاری کے شبہ میں اپنی بیوی مسماۃ (ز) کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا اور موقع سے فرار ہو گیا واردات کے بعد پولیس نے مقتولہ کی نعش ضروری کاروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کر دی اور ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔ (۸)

ڈیرہ مراد جمالی میں جمعرات کو مسلح افراد نے ایک شخص غلام مرتضیٰ کی ناک اور کان کاٹ دیئے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے دو افراد سکندر اور ہمت علی کو گرفتار کر لیا واقعہ کی وجہ سیاہ کاری بتائی جاتی ہے۔ (۹)

جیکب آباد میں کاروکاری کے شبہ میں دو خواتین اور ایک مرد کو قتل کر دیے۔ پہلی واردات کرم پور پولیس تھانہ کی حدود گاؤں امین جعفری میں ہوئی جس میں شوہر نوح جعفری نے فائرنگ کر کے اپنی بیوی اور اس کے آشنا کو قتل کر دیا جبکہ دوسری واقعہ کندھ کوٹ کے علاقے میں ہوئی جس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوہر نے بیوی کو سیاہ کاری کے الزام میں قتل کر دیا۔ (۱۰)

ڈیرہ مراد جمالی میں سیاہ کاری کے الزام میں بہن آشنا سمیت قتل۔ اطلاعات کے مطابق ڈیرہ مراد جمالی میں نواز خان نامی شخص نے مبینہ طور پر فائرنگ کر کے اپنی بہن مسماۃ (ظ) اور اس کے آشنا قدرت اللہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ قتل کی وجہ سیاہ کاری بتائی جاتی ہے۔ آئے روز ایسے واقعات میں اضافے کی وجہ سے عوام میں اشتعال پھیل رہا ہے اور متعدد افراد سیاہ کاری کی وجہ سے مارے جا رہے ہیں۔ (۱۱)

نصیر آباد میں منعقد ہونے والے سیمینار میں سیاہ کاری کے نام پر خواتین کے قتل کو بدترین ظلم قرار دیا گیا ہے اور کہا گیا کہ اس قتل سے اکثر قبائلی تصادم جنم لیتے ہیں۔ سیمینار کی صدارت ضلعی ناظم محمد امین عمرانی نے کی۔ مقررین نے کہا کہ اسلام نے اس نوعیت کے اقدام کی اجازت نہیں دی۔ انہوں نے کہا کہ عوام اس گھناؤنی رسم کا خاتمہ چاہتے ہیں انہوں نے اس گھناؤنے عمل کے خاتمے کیلئے مؤثر قانون سازی کرنے پر زور دیا۔ (۱۲)

ڈھاڈر میں سیاہ کاری کے الزام میں شوہر نے بیوی اور اس کے آشنا کو قتل کر دیا۔ یہاں آمدہ اطلاعات کے مطابق ڈھاڈر میں پیرو نامی شخص نے اپنی بیوی مسماۃ (ع) اور اس کے آشنا نوردین کو قابل اعتراض حالت میں دیکھ کر مبینہ طور پر فائرنگ کر کے دونوں کو موقع پر ہی قتل کر دیا اور خود فرار ہو گیا۔ مقامی انتظامیہ نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ (۱۳)

خواتین کو وراثت سے محروم کرنے کیلئے جس انداز سے کاروکاری کی رسم کا سہارا لیا جا رہا ہے یا خاندانوں کے جھگڑے نمٹانے کیلئے جرگوں کے ذریعے لڑکیوں کا رشتہ بطور جرمانہ کرایا جاتا ہے اسے روکنے کیلئے قانون سازی سمیت بعض اقدامات ضرور کیے گئے ہیں اور مزید اقدامات کے عزائم کا اظہار بھی ہوا ہے مگر عملی طور پر ان زیادتیوں کی مؤثر روک تھام ابھی تک ممکن نہیں ہو سکی۔ خواتین پر تشدد اور ان کے حقوق کا استحصال روکنے کی کوششیں اسی صورت میں زیادہ بارآور ثابت ہو سکتی ہیں جب تعلیم کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے، تاکہ جہاں خواتین کو اپنے حقوق سے آگہی ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں انہیں استحصال کا نشانہ بنانے والوں تک بھی یہ پیغام پہنچے کہ وہ عورتوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کر کے ایسے سنگین گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں جس کا دنیا ہی میں نہیں، آخرت میں بھی ان سے سخت مواخذہ ہوگا۔ (۱۴)

اوستہ محمد بس اسٹینڈ پر ایک شخص ولی محمد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ مقتول نے اپنے نزاعی بیان میں پولیس کو بتایا کہ غلام قادر ولد علی حسن نے اسے اپنی بہن سے ناجائز تعلقات کے شبہ میں سیاہ کاری کا الزام لگایا تھا اور قبائلی طور پر اس کا فیصلہ بھی ہو چکا تھا، اور تاوان کے طور پر اپنی کمسن بیٹی کا رشتہ ملزم پارٹی سے طے کیا تھا، تاہم جرمانے کی رقم کی ادائیگی میں تاخیر کے سبب غلام قادر نے گولی ماردی مقتول کو علاج کی غرض سے لاڑکانہ لے جایا جارہا تھا کہ وہ راستے میں جان بحق ہو گیا پولیس نے ملزم کو آلہ قتل سمیت گرفتار کر کے مقدمہ درج کر لیا ہے۔ (۱۵)

یہ ہمارے معاشرے کا تاریک ترین پہلو ہے کہ صرف غیرت کے نام پر یا غیرت کی آڑ لے کر جیتے جاگتے انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے اور مارنے کے لئے صرف اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ فلاں شخص کارو ہے یا فلاں عورت کاری ہے۔ جب سندھ کے دیہات میں 16 سال سے 40 سال تک کے خواتین و مردوں کو کھلے عام صرف غیرت کے نام بے دردی سے قتل کر دیا جاتا ہے تو انسانی حقوق کے علمبرداروں کے ایوانوں میں کوئی ہل چل نہیں مچتی، کہیں سے کوئی آواز نہیں اٹھتی، یہ صرف اس لئے کہ کاری قرار دے کر قتل کی جانے والی عورت کسی بڑے باپ کی بیٹی نہیں یا صرف اس لئے کہ ان کا قتل اہمیت نہیں رکھتا کہ وہ کسی ہاری کی بیوی یا بہن ہے اور کسی یونیورسٹی کی پڑھی لکھی عورت نہیں بلکہ ایک اجڈ اور گنوارا عورت ہے یا پر کاری کے الزام میں قتل ہونے والی عورت آج بھی پتھر کے دور میں زندہ ہے، جہاں انسانی حقوق صرف بڑے لوگوں کے لئے مخصوص ہیں۔ جہاں آج بھی ایک نہیں کئی کئی قتل کے فیصلے علاقے کے وڈیروں کے رحم و کرم پر ہیں اور وڈیرے چاہیں تو فیصلہ کریں اور نہ چاہیں تو نہ کرے۔ ہم دین اسلام کے پیروکار ہیں اور دین اسلام میں ناحق کسی کو آزار دینا بہت بڑا گناہ ہے، تو پھر کارو کاری کے تحت لوگوں کا ہر مہینے بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعداد میں قتل کیا جانا ہمیں کہاں لے جارہا ہے؟ بالائی سندھ کے ستم زدہ دیہاتی مختلف الیوں سے ہمیشہ دو چار رہے ہیں کیونکہ کبھی انہیں وڈیروں کے ظلم وستم کا نشانہ بنا پڑا ہے تو کبھی قبائلی جھگڑے خاندان کے خاندان اجھاڑ دیتے ہیں یا پھر کسی خاندان کو کاروکاری کے نام پر مشق ستم کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ محترمہ عاصمہ جہانگیر پر پنجاب میں ہونے والے معمولی تشدد پر تو سرکاری ایوانوں میں زلزلہ آ گیا مگر صرف مئی کے ۱۵ دنوں میں (سندھ میں) 5 عورتوں سمیت 11 افراد نام نہاد غیرت کی بھینٹ چڑھ گئے لیکن نہ تو سرکاری ایوانوں میں کھلبلی مچی اور نہ ہی معاشرے کے ٹھیکیداروں میں ہاہا کار مچی کیوں؟ انسانی حقوق کی علم بردار تنظیموں کیلئے ہی نہیں بلکہ سرکاری ایوانوں اور سماج کے ٹھیکیداروں کیلئے بھی ماہ مئی ۲۰۰۵ء کے صرف ۱۵ دنوں میں کاروکاری کے نام پر ۱۱ افراد کا قتل سوالیہ نشان ہے۔ (۱۶)

ڈھاوڑ کے قریب مشکاف کے علاقے میں خاوند نے بیوی پر سیاہ کاری کے الزام میں اس کے گلے میں رسی اور کپڑے کا پھندا ڈال کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اطلاع ملتے ہی تحصیلدار ڈھادر افتخار احمد بگٹی جائے واردات پر پہنچ گئے اور ملزم کو گرفتار کر لیا۔ لیویز نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ (۱۷)

جمعہ ۱۰ مارچ کو ڈیرہ اللہ یار کے قریب گوٹھ شفیع محمد کے مقام پر ایک شخص بنگل خان نے اپنی بیوی مسماۃ (ع) کو سیاہ کاری کے الزام میں ڈنڈوں کے وار کر کے ہلاک کر دیا، مقتولہ کو بچانے کی کوشش میں ملزم نے ایک اور شخص غلام شبیر کو ڈنڈے مار کر ہلاک کر دیا اور فرار ہو گیا۔ (۱۸)

سیاہ کاری کے الزام میں ہونے والے واقعات کی اکثریت حقیقت میں ''سیاہ کار'' نہیں ہوتی بلکہ اس کے پس پشت جائیداد کا حصول یا ذاتی انتقام کارفرما ہوتا ہے۔ گزشتہ ہفتے لاڑکانہ کے قریب غلام شاہ تھانے کی حدود میں واقع گوٹھ چنیسر جتوئی میں پرویز جتوئی نامی شخص نے اپنی بیوی سعیدہ جتوئی پر اپنے ہی بڑے بھائی اعجاز جتوئی سے ناجائز تعلقات کا الزام لگا کر اس پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں اس کا سات ماہ کا حمل ضائع ہو گیا اور اسے شدید زخمی حالت میں چانڈکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میڈیکل کالج ہسپتال لاڑکانہ میں پہنچایا گیا، جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لا کر ہلاک ہو گئی۔ ملزم پرویز بعدازاں تھانے پہنچ گیا۔ دوسری جانب متوفی سعیدہ جتوئی کے بھائی یاسین جتوئی نے پرویز جتوئی کے الزام کی سختی سے تردید کی اور اپنی 40 سالہ بہن کو پاکباز خاتون قرار دیتے ہوئے اپنے بہنوئی پر کام چوری اور لالچی ہونے کے الزمات عائد کیے۔ پولیس نے متوفی سعیدہ جتوئی کے بھائی کی رپورٹ پر ملزم کو گرفتار کر لیا ہے۔ دوسری جانب سفاک شوہر کے بڑے بھائی اعجاز جتوئی نے بھی اپنے اوپر لگائے جانے والے الزامات کی نہ صرف تردید کی بلکہ متوفی سعیدہ کو اپنی بہن اور بیٹی کہا ہے اور اپنے قاتل بھائی پر بعض سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ (۱۹)

ڈیرہ مراد جمالی کے قریب گوٹھ بزدار خان میں اختیار علی نامی شخص نے اپنے بھائی نور محمد کی مدد سے اپنی بیوی مسماۃ (ز) اور اس کے مبینہ آشنا علی بہار کو سیاہ کاری کا الزام دے کر فائرنگ کر کے دونوں کو ہلاک کر دیا۔ صدر پولیس نے بروقت کاروائی کر کے ملزمان نور محمد اور اختیار علی کو گرفتار کر کے ایک ٹی ٹی پستول اور شاٹ گن برآمد کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ (۲۰)

ضلع گھوٹکی کے پولیس تھانہ یارو لونڈ کی حدود کے گاؤں ابراہیم لونڈ میں دو نوجوان دوشیزائیں مسماۃ حاجراں اور مسماۃ داد ھل کو کاروکاری کا الزم لگا کر ان کے قریبی رشتہ داروں نے جنگل میں لے جا کر ایک ٹریکٹر کی رسی کے ساتھ باندھ کر ایک میل تک انہیں گھسیٹا اور جب وہ نیم مردہ ہو گئیں تو ملزمان نے انہیں زمین پر لٹا کر تیز دھار آلے سے ان کی گردنیں جسم سے جدا کر دیئے اور انہیں جنگل میں گڑھا کھود کر دبا دیا۔ واردات کے بعد ملزمان فرار ہو گئے۔ (۲۱)

ڈیرہ اللہ یار کے قریب گوٹھ درانی میں دو افراد لال خان اور شہزاد احمد نے اپنے دیگر تین ساتھیوں کے ہمراہ فائرنگ کر کے اپنی کزن مسماۃ (گ) اور اس کے مبینہ آشنا غلام سرور کو ہلاک کر دیا پولیس نے مقتول کے والد کی درخواست پر مبینہ ملزمان کو گرفتار کر کے رائفل برآمد کر لی۔ ضروری کاروائی کے بعد لاشیں ورثاء کے حوالے کر دی گئیں۔ (۲۲)

کوئٹہ میں جان محمد روڈ کے علاقے جتوئی کالونی میں ایک 18 سالہ خادم نامی نوجوان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کاروکاری کے الزام میں اپنی سوتیلی ماہ مسماۃ (ب) اوراس کے مبینہ آشنا جمعہ خان کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔قتل کی وجہ سیاہ کاری بتائی جاتی ہے۔مقتولین کی نعش ضروری کاروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کردی گئیں۔(۲۳)

ڈیرہ مراد جمالی پولیس تھانہ بابا کوٹ کی حدود میں میر محمد نامی شخص نے اپنی بہن کو سیاہ کاری کا الزام لگا کر فائرنگ کر کے ہلاک کرنے کے بعد فرار ہو گیا۔پولیس نے ضروری کاروائی کے بعد لاش ورثاء کے حوالے کردی اور مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کردی ہے۔(۲۴)

ڈیرہ مراد جمالی کے قریب گوٹھ فوج علی کٹوہر کے رہائشی چودہ سالہ لڑکے ریاض احمد کٹوہر کو ملزم علی نواز کٹوہر نے سیاہ کاری کے الزام میں فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔پولیس نے ملزم کو گرفتار کر کے تفتیش شروع کردی ہے۔جبکہ مقتول ریاض احمد کے چچازاد بھائی وڈیرہ گھنور خان کٹوہر و دیگر ورثاء نے صحافیوں کو بتایا کہ علی نواز نے کزن کی مدد سے ریاض احمد کو ناجائز قتل کرنے کے بعد سیاہ کاری کا الزام لگایا ہے۔(۲۵)

نواں کلی کوئٹہ کے علاقے کلی ناصران میں مسلح افراد نے ایک گھر میں گھس کر دوشیزہ مسماۃ (ح) کو مبینہ آشنا عبدالرزاق سمیت فائرنگ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کردی ہے۔(۲۶)

ڈیرہ مراد جمالی کے قریب گوٹھ سبز علی کے مقام پر عبدالرزاق نامی شخص نے اپنی بیوی مسماۃ (ک) اوراس کے مبینہ آشنا علی نواز کو سیاہ کاری کے الزام میں فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا اور فرار ہو گیا پولیس نے ضروری کاروائی کے بعد لاشیں ورثاء کے حوالے کردیں۔(۲۷)

گنداوہ میں سیاہ کاری کے الزام میں شوہر نے بیوی کو قتل کر دیا،کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی تفصیلات کے مطابق گنداوہ سے 25 کلومیٹر دور بی ایریا تحصیل جھل مگسی کی یونین کونسل پنجک میں شوہر نذیر احمد خاصخیلی نے اپنی نوبیاہتا بیوی مسماۃ (آ) کو سیاہ کاری کے الزام میں قتل کر دیا اور فرار ہو گیا جھل مگسی انتظامیہ نے مقدمہ درج کر کے مزید تفتیش شروع کردی ہے۔(۲۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاڑکانہ میں علی جان مہیسر نامی شخص نے گوٹھ بکھو مہیسر کے 25 سالہ نوجوان ساجد مہیسر کو موٹر سائیکل پر لاڑکانہ آتے ہوئے نہایت سفاکی سے قتل کر دیا۔ ملزم نے متوفی پر الزام عائد کیا کہ اس کے علی جان کی بیوی ''کامل'' سے ناجائز تعلقات تھے۔ ملزم کا اقبالی بیان اپنی جگہ مگر گوٹھ بکھو مہیسر کے بعض افراد نے رابطہ کرنے پر نہ صرف اس الزام کو غلط اور مضحکہ خیز قرار دیا بلکہ قتل کی وجوہات کچھ اور ہی بیان کیں۔ (۲۹)

اوستہ محمد کے حسینی آباد محلّہ میں ایک شخص غلام رسول نے اپنی بیوی مسماۃ (ح) کو سیاہ کاری کے الزام میں چاقو سے وار کر کے قتل کر دیا جبکہ مقتولہ کے بیٹوں نے مبینہ آشنا عبدالستار کو نوتال کے قریب گوٹھ اللہ رکھا جمالی کے مقام پر بیدردی سے قتل کر دیا۔ ڈی ایس پی جمیل اصغر پولیس کی نفری کے ہمراہ موقع پر پہنچ گئے ملزم غلام رسول کو گرفتار کر کے آلہ قتل برآمد کر لیا گیا۔ (۳۰)

لاڑکانہ میں ایک سال قبل محبت کے جذبات سے مغلوب ہو کر پسند کی شادی کر کے سہانے خواب دکھانے والے امجد تھیبو نے 25 سالہ بیوی شہناز کو کھانا کھانے کے بعد اچانک کلھاڑی کے وار کر کے ہلاک کر دیا اور بعد میں دیدہ دلیری سے رحمت پور تھانے پہنچ کر گرفتاری پیش کر دی اور اپنی بیوی پر بدچلنی کا الزام عائد کر کے اس کے قتل کو عین ''شوہری انصاف'' کے مطابق قرار دیا۔ جبکہ دوسری جانب مقتولہ کی لاش ہسپتال پہنچانے والی اس کی ساس اور امجد کی والدہ نے اپنے ہی بیٹے کے الزامات کو غلط قرار دیا اور کہا کہ میاں بیوی کے درمیان اکثر و بیشتر لڑائی تو ہوتی رہتی تھی، تاہم اس کی بہو کا کردار خراب نہ تھا۔ ایک اور واقعے میں باکرانی تھانے کی حدود میں واقعہ گوٹھ قلندر آباد میں نوجوان نعمت خاتون آریجو کو اس کے بھائی اعجاز اور قریبی عزیز دھنی بخش نے پہلے بندوق سے فائر کر کے ہلاک کرنے کی کوشش کی، تاہم وہ بچ گئی تو پھر بندوق کی نالی سے اس پر وار کیے جس سے اس کا سر پھٹ گیا اور شدید چوٹ لگنے کے باعث طبی امداد ملنے سے قبل ہلاک ہو گئی۔ مقتولہ نعمت خاتون کے بیٹے برکت نے تھانے میں دونوں ملزمان کے خلاف رپورٹ درج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرائی جس کے بعد SHO حق نواز لولائی نے فوری طور پر ملزمان کو گرفتار کر کے آلہ قتل برآمد کرلیا متوفیہ کے بیٹے نے بتایا کہ متوفیہ اس کی بہن کا رشتہ کلہوڑو قبیلے میں کرنا چاہتی تھی جبکہ ملزمان متوفیہ کی بیٹی کی شادی اپنی مرضی سے کرنا چاہتے تھے اور اسی تازعہ کی وجہ سے بھائی نے اپنی بہن کو قتل کر دیا ہے، جب کہ ملزمان نے متوفیہ کی ہلاکت کو سیاہ کاری کا نتیجہ قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ (۳۱)

کلی غلام پڑینز مستونگ میں بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے سیاہ کاری کے الزام میں نوجوان حسین بخش اور ایک خاتون کو قتل کر کے فرار ہو گئے پولیس نے مقتولین کی نعشیں ضروری کاروائی کے بعد ورثاء کے سپرد کر دیں۔ (۳۲)

نواب شاہ میں ایک عورت سمیت دو افراد کارو کاری کی بھینٹ چڑھ گئے، جبکہ سیشن جج کے حکم پر 7 افراد کے خلاف ایک عورت کے ساتھ زیادتی کا کیس داخل کیا گیا۔ قاضی احمد پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع گاؤں رضا محمد کیہری میں ملزم عبدالخالق کیہری نے اپنی شادی شدہ سگی بہن 28 سالہ حسنہ کو اس کے سسرال میں کلہاڑیوں کے وار کر کے بے دردی سے قتل کر دیا اور تھانے جا کر خود کو پولیس کے حوالے کر دیا۔ مقتولہ کے سسر بہادر کیہری نے تھانے میں رپورٹ درج کرائی ہے کہ اس کے بیٹے کبھو کی شادی 10 سال قبل مقتولہ سے ہوئی تھی لیکن اس کا چال چلن ٹھیک نہ تھا۔ بہادر کیہری نے یہ بھی الزام لگایا کہ اس کی بہو حسنہ نے برادری کے ایک نوجوان ذوالفقار ولد بجن کیہری کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کر رکھے تھے، اسی بناء پر اس کے بھائی نے اسے قتل کر دیا۔ تعلقہ نواب شاہ کے گاؤں میر جان محمد تالپر میں دو بھائیوں موسی خاصخیلی اور عیسی خاصخیلی نے اپنے ایک ساتھی کی مدد سے اپنی ہی برادری کے ایک نوجوان ۲۲ سالہ ضمیر خاصخیلی کو کارو کاری کے الزام میں کلہاڑیوں کے وار اور فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا اور جائے وقوع سے فرار ہو گئے، زخمی نوجوان کو پی ایم سی ہسپتال نواب شاہ لایا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا۔

کارو کاری ایسی مکروہ رسم ہے جو ہر سال سینکڑوں ہزاروں مرد و عورتوں کو نگل لیتی ہے۔ اس طرح کے واقعات میں یہ بات کھل کر سامنے آ گئی ہے کہ کارو کاری کو صرف اور صرف مردانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرہ اپنے بچاؤ کے لئے استعمال کر رہا ہے، جبکہ غیرت اور خاندانی عزت کے نام پر ہونے والی قتل و غارت گری میں پولیس کا رویہ عام طور پر جرم کو نظر انداز کرنے والا ہوتا ہے، ایسے ملزم کے ساتھ نرمی برتی جاتی ہے۔ (۳۳)

اوستہ محمد کے قریب سیاہ کاری کے الزام میں خاتون سمیت تین افراد ہلاک ہو گئے نواحی گاؤں بسنت عمرانی میں باپ اور بھائیوں نے مل کر مسماۃ (پ) کو سیاہ کاری کے الزام میں موت کے گھاٹ اتار دیا جبکہ بہن کے ساتھ ناجائز تعلقات کے شبہ میں اسکول ٹیچر محمد اسلم عمرانی اور ٹیکسی ڈرائیور جبل ایری کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق مقتولہ (پ) رات کو اچانک گھر سے غائب ہو گئی گھر والے اسے تلاش کرتے رہے جبکہ صبح کو مقتولہ ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر گھر لوٹ آئی، مقتولہ کے بھائیوں نے بہن اور ٹیکسی ڈرائیور کو موقع پر ہلاک کر دیا جبکہ بعد ازاں محمد اسلم کو بھی ہلاک کر دیا۔ (۳۴)

فقیر والی میں نواحی بستی چک 6/R.120 میں مشکوک کردار کے باعث والد نے حقیقی بیٹی سحر ایوب کو جو ایف اے کی طالبہ ہے فائرنگ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ سحر ایوب اپنے باپ ایوب کی پہلی مطلقہ بیوی سے تھی اور اب اپنے بھائی کے ہمراہ اپنی دادی کے پاس سکونت پزیر تھی۔ گزشتہ شب اس کے والد نے اسے مشکوک کردار کی وجہ سے اسکی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ پولیس نے مقتولہ کے بھائی فیاض ایوب کی رپورٹ پر باپ کے خلاف مقدمہ درج کر کے ملزم کو گرفتار کر لیا۔ (۳۵)

خان پور کے قریبی گاؤں آری مہر میں ایک غیر شادی شدہ عورت مسمات حسینہ کو اپنے چچا زاد بھائی اکبر پتافی نے ناجائز تعلقات کے شبہے میں قتل کر دیا۔ مقتولہ کی نعش کو پوسٹ مارٹم کے لئے میر پور ماتھیلو ہسپتال لایا گیا اور بعد میں ورثا کے حوالے کر دیا گیا۔ (۳۶)

شہداد کوٹ کے قریب کھمڑ تھانہ کی حدود گوٹھ واحد ڈنو کلھوڑو میں کارو کاری کے الزام میں دو بھائیوں نے اپنے ہی گھر میں 17 سالہ بہن گل بی بی اور 25 سالہ نیاز حسین مگسی کو قتل کر دیا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرار ہو گئے۔ مقتول نیاز کے والد فتح محمد مگسی نے اپنے بھتیجوں محمد ابراہیم اور عبدالخالق مگسی کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کر لیا۔ ادھر پیر اور منگل کی درمیانی شب سرحد تھانے کی حدود گاؤں حسین بھیو میں نظام الدین ولد الٰہی بخش عباسی نے اپنی 24 سالہ بیوی حاکم زادی کو اپنے رشتہ دار گلو ولد ملوک عباسی کے ساتھ ناجائز تعلقات کے الزام میں کلہاڑی کے وار کر کے بیدردی سے قتل کر دیا اور کلہاڑی سمیت سرحد تھانے میں پیش ہو گیا۔ مقتولہ کے والد علی اکبر نے ملزم نظام الدین اور اس کے دو ساتھیوں نظر و اور صاحب عباسی کے خلاف مقدمہ درج کر لیا۔ (۳۷)

ڈیرہ اللہ یار کے قریب گوٹھ گل حسن میں اتوار کو علی حسن نامی شخص نے اپنی بیوی اور رار بیلا خان نامی شخص کو سیاہ کاری کے الزام میں فائرنگ کر کے موقع پر ہلاک کر دیا اور فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ پولیس نے ضروری کاروائی کے بعد لاشیں ورثا کے حوالے کر دیں ورثا کی رپورٹ پر ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر لیا۔ (۳۸)

غیرت کے نام پر اندرون سندھ میں ایسے ایسے سنگین واقعات ہوتے رہے ہیں جن پر دل خون کے آنسو رونے لگتا ہے۔ گزشتہ دنوں تراب علی جتوئی نے اپنی 19 سالہ بیوی مجیداں اور 30 سالہ چچا زاد بھائی ممتاز علی جتوئی کو اندھا دھند فائرنگ کر کے نہایت سفاکی سے قتل کر دیا۔ بعض عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ ممتاز جتوئی ملزم تراب علی جتوئی کے گھر موجود ہی نہیں تھا اسے قریبی گھر میں قتل کرنے کے بعد اس کی لاش پہلے سے قتل کی گئی مجیداں کے قریب ڈال دیا اور ملزم نے خود کو جھوٹی غیرت کا امین ظاہر کرتے ہوئے مقامی پولیس کے حوالے کر دیا۔ پولیس کے لئے ایسے قتل اور ان کے ملزمان کی رضاکارانہ گرفتاری ایک خوش آئند بات سمجھی جاتی ہے کیونکہ ان کے خیال میں ''واردات'' کے بعد پولیس ''حکمت عملی'' کی وجہ سے ملزمان نے خود کو مجبوراً پولیس کے حوالے کر دیا ہے۔ گویا رضاکارانہ گرفتاری بھی پولیس کی بہتر کارکردگی کا ثبوت ہے۔ دوسری جانب مجیداں کی والدہ نے ملزم پر الزام عائد کیا کہ اس نے یہ قتل کاروکاری کی بنیاد پر نہیں بلکہ رشتے کے ایک تنازعے کے بنیاد پر کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی الزام عائد کیا کہ کاروکاری کا نام دے کر ملزم نے خود کو سزا سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچانے کی منصوبہ بندی کی ہے۔(۳۹)

بھائیوں کے ہاتھوں بہن اور اس کے آشنا کے قتل کے واقعے کے حوالے سے ڈی پی او بہاولنگر نے "جنگ" سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ مقبول اور اسلم نے غلام نبی شاہ کو اپنی بہن کے کمرے سے پکڑا اور پھر دونوں کو اینٹیں مار مار کر ہلاک کر کے خود کو پولیس کے حوالے کر دیا قتل کے بعد لوگوں کو اطلاع دی گئی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مقتول غلام نبی قتل اور چوری کے مقدمات میں ملوث تھا اور اس کی شہرت اچھی نہیں تھی۔ اس سے قبل بھی ایک خاتون سے چھیڑ خانی پر منہ کالا کر کے اسے گاؤں میں پھرایا گیا تھا۔ ڈی پی او بہاولنگر ظفر عباس بخاری کے مطابق مقتولہ الٰہی حسین کی شادی اس کے کزن سے وٹہ سٹہ کے رسم ورواج کے مطابق ہوئی۔ ان کے یہاں تین بچے پیدا ہوئے لیکن مبینہ طور پر غلام نبی کے کردار کی وجہ سے نباہ نہیں ہو سکا اور دونوں میں علیحدگی ہو گئی۔ مسماۃ الٰہی حسین کے بھائی مقبول اور اسلم اس صورتحال سے پریشان رہتے تھے انہوں نے عید الفطر کے موقع پر غلام نبی شاہ کے گھر جا کر اس کی منت سماجت کی تھی کہ وہ ان کی بہن کا پیچھا چھوڑ دے۔ وقوعہ کے روز ملزموں نے اشتعال میں آکر دانتوں سے اس کی ناک بھی چبا ڈالی۔ فورٹ عباس سے نمائندہ جنگ کے مطابق ملزمان نے بتایا کہ وقوعہ کے روز تقریباً رات ساڑھے گیارہ بجے ہمیں محسوس ہوا کہ ہماری بہن کے کمرے میں کوئی اس سے باتیں کر رہا ہے جب ہم نے دروازہ کھلوایا تو غلام نبی شاہ چار پائی کے نیچے چھپ گیا جس پر ہم طیش میں آگئے اور اس کو اینٹیں مار کر اور گلے میں رسی ڈال کر مار دیا جبکہ ہماری بہن مسماۃ الٰہی حسین بھاگ کر دوسرے کمرے میں چھپ گئی لیکن ہم نے دروازہ توڑ کر اس کو بھی اسی کمرے میں لا کر سر میں اینٹیں مار مار کر ہلاک کر دیا۔(۴۰)

مستونگ، سیاہ کاری کے الزام میں ایک خاتون قتل، ملزم آلہ قتل سمیت گرفتار۔ تفصیلات کے مطابق مستونگ کے نواحی علاقہ کلی ڈنڈ کے مقام پر ایک شخص حسین خان نے فائرنگ کر کے سیاہ کاری کے الزام میں اپنی رشتہ دار خاتون مسماۃ (خ) کو قتل کر دیا۔(۴۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہدادکوٹ میں کاروکاری کے دو واقعات میں دو مرد اور ایک عورت کو بے دردی سے قتل کر دی گیا جبکہ ایک عورت کو شدید زخمی کر کے اس کی زندگی اجیرن کر دی گئی ہے جو اس وقت موت وزیست کا شکار ہو کر جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہے۔ کاروکاری کی پہلی واردات شہدادکوٹ سے 15 کلومیٹر دور گوٹ امیر علی جونیجو میں ہوئی جہاں ملزم نظر محمد جونیجو نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے کھیت میں کام کرنے والے نوجوان حبدار علی جونیجو کو دوڑا دوڑا کر فائرنگ کر کے قتل کر دیا اور وہاں سے 20 کلومیٹر دور سجاول جونیجو تحصیل کے گاؤں انجینئر جو گوٹھ میں اپنی بیوی 35 سالہ حسینہ کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا جو نو بچوں کی ماں بتائی جاتی ہے۔ کاروکاری کی دوسری واردات شہدادکوٹ سے 21 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع گاؤں گل محمد جروار میں ہوئی جہاں ملزم نے شادی کی رات گزارنے کے بعد علی الصبح دولہا مینہل چانڈیو نے 14 سالہ نئی نویلی دلہن ارشاد خاتون کے چہرے پر فائرنگ کر کے اسے شدید زخمی کر دیا، پھر فرار ہونے کی کوشش کی اور راستے میں 15 سالہ نوجوان حبدار چانڈیو کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ ملزم مینہل چانڈیو کی عمر 35 سال کی قریب ہے، وہ پہلے سے شادی شدہ ہے۔ اس کی تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ اپنی بیٹی رخسانہ کا رشتہ لیکر اس نے ارشاد خاتون کا رشتہ حاصل کیا تھا اور شادی کی رات گزرنے کے بعد یہ کاروائی کی۔ ملزم نے شہدادکوٹ کے حوالات میں جنگ سے بات چیت کرتے ہوئے قتل کا اعتراف کیا اور کہا کہ میری بیوی بدچلن تھی اور اس کی عزت محفوظ نہیں تھی اس کے حبدار چانڈیو سے ناجائز تعلقات تھے جن پر میں نے غیرت میں آ کر یہ کاروائی کی ہے۔ مقتول حبدار چانڈیو کے بھائی ایاز چانڈیو نے جنگ کو بتایا کہ ارشاد خاتون رشتے میں ہماری بھتیجی ہے۔ ہم مینہل چانڈیو کے ساتھ اس کا رشتہ طے کرنے پر ناراض تھے اور اس وجہ سے ہم نے شادی کی تقریب میں شرکت نہیں کی جس کا ملزم کو ملال تھا۔ اس نے ہمارے بھائی کو بے گناہ قتل کیا ہے۔ دوسری جانب دلہن کے جوڑے میں ملبوس ارشاد خاتون کا لاڑکانہ ہسپتال میں علاج معالجے کی بہتر سہولیات میسر نہ ہونے پر موت وزیست کی جنگ لڑ رہی تھی کہ اس کے بوڑھے دادا در محمد چانڈیو نے جہیز میں ملنے والے طلائی زیورات فروخت کر کے اور مخیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات اور سماجی کارکنوں سے مالی تعاون حاصل کر کے جناح ہسپتال کراچی میں داخل کر دیا ہے جہاں ڈاکٹر اس کی زندگی بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (۴۲)

اوستہ محمد کے فردوس کالونی کا رہائشی حبیب اللہ مینگل صبح نماز کے لئے وضو کرنے کی تیاری کر رہا تھا کہ مبینہ طور پر اس کی بیوی مسماۃ مریم اور اس کے مبینہ آشنا غلام نبی ببر اور بھائی احمد علی نے تیس بور کے پستول سے فائرنگ کر کے اسے ہلاک کر دیا۔ ایس ڈی پی او جمیل اصغر فوری طور پر پولیس نفری کی ہمراہ موقع پر پہنچ گئے اور مسماۃ مریم اور اس کے مبینہ آشنا غلام نبی ببر کو آلہ قتل سمیت گرفتار کر لیا جبکہ تیسرے ملزم احمد علی کی تلاش جاری ہے۔ (۴۳)

ڈیرہ مراد جمالی کے قریب شوہر نے بیوی کو سیاہ کاری کے شبے میں فائرنگ کر کے قتل کر دیا، پولیس نے ملزم کو آلہ قتل سمیت گرفتار کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق منجھو شوری کی حدود میں محمد موسیٰ نے فائرنگ کر کے مسماۃ (س) کو قتل کر دیا پولیس نے ضروری کاروائی کے بعد لاش ورثا کے حوالے کر دی۔ (۴۴)

قلعہ عبداللہ میں دیور نے سیاہ کاری کے الزام میں اپنی بھابھی کو مبینہ آشنا رحمت اللہ کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں دیکھ کر قتل کر دیا، مقامی انتظامیہ نے ملزم کو آلہ قتل سمیت گرفتار کر لیا۔ (۴۵)

سوئی میں سیاہ کاری کے الزام میں بھائی نے بہن کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق سوئی سے پانچ کلومیٹر دور ملزم نے سیاہ کاری کے الزام میں اپنی بہن مسماۃ زر خاتون کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا اور فرار ہو گیا۔ (۴۶)

حوالہ جات باب ہفتم

(۱)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 04-04-2004

(۲)۔ روزنامہ عوام، کوئٹہ، 25-04-2004

(۳)۔ روزنامہ پبلک، کوئٹہ، 26-04-2004

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴)۔ روزنامہ عوام، کوئٹہ، 18-07-2004

(۵)۔ روزنامہ پبلک، کوئٹہ، 24-07-2004

(۶)۔ روزنامہ لشکر، کوئٹہ، 08-08-2004

(۷)۔ روزنامہ انتخاب، کوئٹہ، 20-08-2004

(۸)۔ روزنامہ پبلک، کوئٹہ، 07-09-2004

(۹)۔ روزنامہ [illegible]، کوئٹہ، 22-10-2004

(۱۰)۔ روزنامہ مشرق، کوئٹہ، 26-12-2004

(۱۱)۔ روزنامہ مشرق، کوئٹہ، 30-12-04

(۱۲)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 18-03-2005

(۱۳)۔ روزنامہ مشرق، کوئٹہ، 18-03-2005

(۱۴)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 27-05-2005

(۱۵)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 09-06-2005

(۱۶)۔ روزنامہ جنگ، کراچی (جون رنگین صفحہ)

(۱۷)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 28-02-2006

(۱۸)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 11-03-06

(۱۹)۔ روزنامہ جنگ، کراچی، 14-03-06

(۲۰)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 27-03-06

(۲۱)۔ روزنامہ ناظم، کوئٹہ، 16-04-06

(۲۲)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 29-04-06

(۲۳)۔ روزنامہ عوام، کوئٹہ، 20-07-06

(۲۴)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 31-08-06

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۵)۔ روزنامہ جنگ/باخبر، کوئٹہ، 06-09-11

(۲۶)۔ روزنامہ عوام، کوئٹہ، 06-09-14

(۲۷)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 06-10-07

(۲۸)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 06-10-17

(۲۹)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 06-10-19

(۳۰)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 06-11-15

(۳۱)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 06-11-28

(۳۲)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 06-12-08

(۳۳)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 06-12-19

(۳۴)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 06-12-27

(۳۵)۔ روزنامہ نوائے وقت، ملتان، 07-01-06

(۳۶)۔ روزنامہ نوائے وقت، ملتان، 07-01-06

(۳۷)۔ روزنامہ امت، کراچی، 07-01-10

(۳۸)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 07-01-15

(۳۹)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 07-01-16

(۴۰)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 07-02-02

(۴۱)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 07-02-05

(۴۲)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 07-02-13

(۴۳)۔ روزنامہ مشرق، کوئٹہ، 07-02-13

(۴۴)۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ، 07-02-16

(۴۵)۔ روزنامہ مشرق، کوئٹہ، 07-04-03

(۴۶)۔ روزنامہ مشرق، کوئٹہ، 07-06-01

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ بحث

پاکستان میں جب کوئی مرد کسی عورت کی جان لے کر یہ دعوی کرتا ہے کہ اس نے یہ کام اس بناء پر کیا ہے کہ وہ عورت جنسی بدفعلی کی مرتکب ہوئی ہے، تو اسے قتل نہیں بلکہ ''غیرت کے نام پر مارنا'' کہا جاتا ہے۔ 'زانی عورت' اور بعض اوقات (لیکن ہمیشہ نہیں) اس کے شریک جرم مرد کو قتل کرنے کا مقصد رسوائی مٹانا، عزت وآبرو برقرار رکھنا اور اس سماجی ضابطہ کا نفاذ ہوتا ہے، جو عورتوں کی زندگیوں کے متعلق اختیارات اور ان کیلئے حدود مقرر کرتا ہے، چنانچہ ''غیرت کے نام پر قتل'' کی اصطلاح، قتل کیلئے ایک قابل قبول محرک اور ایک قانونی دفاع کے طور پر پیش کی جاتی ہے جسے اکثر معاشرہ تسلیم کر لیتا ہے۔ خواتین کو وراثت سے محروم کرنے کیلئے جس انداز سے سیاہ کاری کی رسم کا سہارا لیا جا رہا ہے یا خاندانوں کے جھگڑے نمٹانے کیلئے جرگوں کے ذریعے لڑکیوں کا رشتہ بطور جرمانہ کرایا جاتا ہے اسے روکنے کیلئے قانون سازی سمیت بعض اقدامات ضرور کیے گئے ہیں اور مزید اقدامات کے عزائم کا اظہار بھی ہوا ہے مگر عملی طور پر ان زیادتیوں کی مؤثر روک تھام ابھی تک ممکن نہیں ہو سکی۔ خواتین پر تشدد اور ان کے حقوق کا استحصال روکنے کی کوششیں اسی صورت میں زیادہ بارآور ثابت ہو سکتی ہیں جب تعلیم کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے، تاکہ جہاں خواتین کو اپنے حقوق سے آگہی ہو وہاں انہیں استحصال کا نشانہ بنانے والوں تک بھی یہ پیغام پہنچے کہ وہ عورتوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کر کے ایسے سنگین گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں جس کا دنیا ہی میں نہیں، آخرت میں بھی ان سے سخت مواخذہ ہوگا۔

قتل غیرت اور کاروکاری میں ایک بنیادی فرق ہے۔ کاروکاری کے واقعات میں متعلقہ قبیلے یا قبائل کے بزرگ جمع ہو کر باقاعدہ جرگہ کی شکل میں ایک فیصلہ کرتے ہیں۔ قبائلی روایات کا یہ خودکار نظام ہے جو پولیس کے بغیر ایسے علاقوں میں اخلاقی جرائم کی روک تھام کے لئے بڑا مؤثر کردار ادا کرتا ہے جبکہ قتل غیرت میں اس طرح کا جرگہ کوئی فیصلہ نہیں کرتا۔ بلکہ عورت کے خاندان کا فرد فوراً مشتعل ہو کر اس عورت اور ملزم مرد کو قتل کر دیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح کے واقعات میں یہ بات کھل کر سامنے آ گئی ہے کہ کاروکاری کو صرف اور صرف مردانہ معاشرہ اپنے بچاؤ کے لئے استعمال کر رہا ہے، جبکہ غیرت اور خاندانی عزت کے نام پر ہونے والی قتل وغارت گری میں پولیس کا رویہ عام طور پر جرم کو نظر انداز کرنے والا ہوتا ہے، ایسے ملزم کے ساتھ نرمی برتی جاتی ہے۔

یقیناً سبھی مرد اپنی عورتوں کو ہلاک نہیں کرتے مگر ان میں سے متعدد افراد چونکہ غیرت کے نام پر قتل کر رہے ہیں، اس سے نہ صرف اس کا وجود باقی ہے بلکہ ہر قسم کے قتل پر پردہ ڈالنے کی خاطر اس کی صورت ہی بگاڑ کر رکھ دی گئی ہے۔ حالیہ برسوں میں سیاہ کاری یا غیرت کے نام پر کیے گئے قتل سے متعلق واقعات میں اضافہ ہوتا چلا گیا ہے اور مذکورہ واقعات کی اخبارات میں بہت زیادہ تشہیر کی گئی ہے تاہم زیادہ تر رپورٹنگ نہ تو اس دہشت کی ترجمانی کر پاتی ہے اور نہ ہی اس کی وجوہات اور اس کے نتائج کی نوعیت کے متعلق وضاحت کرتی ہے۔ جب اس رسم کا شکار بننے والے مرد وعورت کا تعلق شہر کے کسی اعلیٰ طبقے سے ہو تو اس کی کہانی کی تشہیر سنسنی خیز ہونے کے علاوہ چٹخارے دار اور فحش ہوتی ہے، لیکن جب کوئی گمنام کسی دور دراز کے دیہات میں قتل کر دیئے جاتے ہیں تو اس جرم کے بارے میں صرف دو انچ کی رپورٹ شائع ہوتی ہے۔ دونوں صورتوں میں طرز بیان حقیقت سے اتنا دور ہوتا ہے کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایسے واقعات کا ہماری زندگیوں سے کوئی تعلق نہیں۔

سیاہ کاری کی روک تھام اور ان کے مطالعہ وغور وخوض کیلئے کمیٹیوں وکمیشنوں کے قیام کے حوالے سے معمول کے بیانات کے باوجود یکے بعد دیگرے آنیوالی حکومتوں نے اصل میں اس ملک کی شہری کی حیثیت سے ایسے افراد کے تحفظ کیلئے کچھ بھی نہیں کیا۔ اس وقت مسئلہ سے براہ راست نپٹنے کی فوری اور اشد ضرورت ہے کیونکہ یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ 'غیرت کے نام پر قتل' کے رجحان میں باقاعدہ طور پر اضافہ ہو رہا ہے، جس کا مختلف ذرائع کے علاوہ سرکاری ایجنسیوں کے پیش کردہ اعداد وشمار بھی تائید کرتے ہیں۔ اگرچہ ان اعداد وشمار کی درستگی کو ثابت کرنا بہت دشوار ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ انہیں زیادہ تر اخباری اطلاعات کی مدد سے مرتب کیا جاتا ہے، نیز اس میں ایسے کیس بھی شامل نہیں ہوتے جن کی اطلاعات موصول نہیں ہوتیں، لہذا یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ ملک میں ہر سال سینکڑوں افراد کو'غیرت' کے نام پر قتل کیا جارہا ہے۔ مزید برآں، اگرچہ اس جرم کے حجم کا تعین کرنے کی غرض سے اعداد و شمار بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں، مگر یہ بات بھی مد نظر رہنی چاہیے کہ کسی مرد کی غیرت کے کفارہ کے طور پر ایک مرد یا عورت کا قتل بھی قابل معافی جرم نہیں۔

یہ ہمارے معاشرے کا تاریک ترین پہلو ہے کہ صرف غیرت کے نام پر یا غیرت کی آڑ لے کر جیتے جاگتے انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے اور مارنے کے لئے صرف اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ فلاں شخص کارو ہے یا فلاں عورت کاری ہے۔ جب ملک کے دیہاتوں میں 16 سال سے 40 سال تک کے خواتین و مردوں کو کھلے عام صرف غیرت کے نام پر بے دردی سے قتل کردیا جاتا ہے تو انسانی حقوق کے علمبرداروں کے ایوانوں میں کوئی ہل چل نہیں مچتی، کہیں سے کوئی آواز نہیں اٹھتی، یہ صرف اس لئے کہ کاری قرار دے کر قتل کی جانے والی عورت کسی بڑے باپ کی بیٹی نہیں یا صرف اس لئے کہ ان کا قتل اہمیت نہیں رکھتا، کہ وہ کسی ہاری کی بیوی یا بہن ہے اور کسی یونیورسٹی کی پڑھی لکھی عورت نہیں، بلکہ ایک اجڈ اور گنوارا عورت ہے یا پھر کاری کے الزام میں قتل ہونے والی عورت آج بھی پتھر کے دور میں زندہ ہے، جہاں انسانی حقوق صرف بڑے لوگوں کے لئے مخصوص ہیں۔ جہاں آج بھی ایک نہیں کئی کئی قتل کے فیصلے علاقے کے وڈیروں کے رحم و کرم پر ہیں اور وڈیرے چاہیں تو فیصلہ کریں اور نہ چاہیں تو نہ کرے۔ ہم دین اسلام کے پیروکار ہیں اور دین اسلام میں ناحق کسی کو آزار دینا بہت بڑا گناہ ہے، تو پھر کارو کاری کے تحت لوگوں کا ہر مہینے بڑی تعداد میں قتل کیا جانا ہمیں کہاں لے جارہا ہے؟ ملک بھر خصوصاً بالائی سندھ کے ستم زدہ دیہاتی مختلف المیوں سے ہمیشہ دوچار رہے ہیں کیونکہ کبھی انہیں وڈیروں کے ظلم و ستم کا نشانہ بننا پڑا ہے، تو کبھی قبائلی جھگڑے خاندان کے خاندان اجھاڑ دیتے ہیں یا پھر کسی خاندان کو کارو کاری کے نام پر مشق ستم کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ محترمہ عاصمہ جہانگیر پر پنجاب میں ہونے والے معمولی تشدد پر تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرکاری ایوانوں میں زلزلہ آ گیا مگر سینکڑوں افراد نام نہاد غیرت کی بھینٹ چڑھ گئے لیکن نہ تو سرکاری ایوانوں میں کھلبلی مچی اور نہ ہی معاشرے کے ٹھیکیداروں میں ہاہا کار مچی کیوں؟ انسانی حقوق کی علم بردار تنظیموں کیلئے ہی نہیں بلکہ سرکاری ایوانوں اور سماج کے ٹھیکیداروں کیلئے بھی کاروکاری کے نام پران بے گناہ افراد کا قتل سوالیہ نشان ہے۔

اس سلسلے میں یہ بات بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ سیاہ کاری کے معاملے میں خواتین یا انسانی حقوق کے نام پر قائم این جی اوز کا کردار بھی غیر معیاری اور غیر منصفانہ ہے، جس کی کسی صورت مکمل تائید اور حمایت نہیں کی جاسکتی کیونکہ آج کل این جی اوز پاکستان میں 'غیرت' کو جس طرح بھیانک جرم اور دہشت گردی بنا کر پیش کر رہی ہے، اس نیں ان کی اکثر و بیشتر ساری ہمدردی مفرور ہونے والی سیاہ کاری یا دوسرے مختلف قسم کی جرائم میں ملوث خواتین کے ساتھ ہیں۔ شادی شدہ ہونے کی شکل میں ان کے معصوم بلکتے بچے اور ان کے شوہر اور اجڑ گھر ان کو نظر نہیں آتے، کنواری ہونے کی شکل میں والدین کی عزت کی تباہی و بربادی اور عمر بھر کی بدنامی کا وہ شعور وادراک کر ہی نہیں سکتیں، نہ انہیں معاشرتی اقدار کی پامالی کا کوئی شعور ہے۔ اگر وہ عورتوں کے حقوق کیلئے اتنے مخلص ہیں تو کشمیر، فلسطین، بوسنیا اور دیگر مقامات پر جو عورتوں کی عزتیں پامال ہو رہی ہیں اور دشمنوں کے ہاتھوں گاجر مولی کی طرح کٹ رہی ہیں کچھ ان پر احتجاج کرتیں مگر ان کا تو مقصد ہی کچھ اور ہیں! اگر وہ پاکستان میں یہ قتل ختم کرنا چاہتی ہیں تو پھر فحاشی، عریانی اور شہوت رانی کے سدباب کیلئے بھی کوششیں کریں، لڑکیوں کی اخلاقی تربیت کے مراکز قائم کریں تو ہمیں بھی اندازہ ہو کہ وہ ایسے قتل رکوانے میں کچھ مخلص ہیں۔ اور اگر مذکورہ بالا باتوں کے ساتھ ساتھ انہوں نے بے حجابی کا بازار گرم کر رکھا ہے، مخلوط میراتھن ریس کے نام پر بے حیائی کو فروغ دے رہے ہیں ،تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ وہ پاکستانی معاشرے سے غیرت کے قتل کے خلاف چلائی جانے والی مہم کی بجائے خود غیرت اور عصمت و آبرو ہی کے خلاف ہیں۔

سیاہ کاری سمیت دیگر تمام اقسام کی جرائم پر سزا دینے کے حوالے سے موجودہ زمانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مروجہ نظام عدل ناکارہ ونامراد ہو چکا ہے۔ پہلے تو غیرت اور خاندانی عزت کے نام پر ہونے والی قتل وغارت گری میں کوئی گرفتاری ہوتی نہیں اور اگر بالفرض کوئی گرفتاری ہو بھی جائے تو جس طرح پہلے ذکر کیا گیا کہ اس میں پولیس کا رویہ عام طور پر جرم کو نظر انداز کرنے والا ہوتا ہے، ایسے ملزم کے ساتھ نرمی برتی جاتی ہے۔ اسی طرح آئے دن پھانسی، عمر قید اور دوسری سنگین سزاؤں کے باوجود جرائم میں کمی کی بجائے اضافہ ہوتا جارہا ہے، مجرم جیل سے سزا کاٹنے کے بعد جب جیل سے باہر آتے ہیں تو ان کو زیادہ احساس ندامت نہیں ہوتا، نہ ان میں گناہ وجرم میں پرہیز کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، بلکہ زیادہ تر سزا یافتہ اشخاص جیل سے باہر آنے کے بعد مزید زیادہ دلیری اور بیدردی سے زیادہ خوفناک اور شرمناک جرائم کرنے لگ جاتے ہیں۔ مختصرا یہ کہ اس طرح کے قتل کو اگر قتل خطا قرار دیا جائے تو قتل جیسے بھیانک جرم کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ چند ایک معاملات میں تو واقعی جرم موجود ہوتا ہے مگر زیادہ تر قتل بدچلنی کے شبہ میں ہی کر دیئے جاتے ہیں اور کہیں مخالفین کو لقمہ اجل نے کیلئے درمیان میں خواہ مخواہ بہن بیٹی کا من گھڑت قصہ ڈال کر مخالف کو قتل کرنے کیلئے اپنی کسی عزیزہ کو بھی قتل کی بھینٹ چڑھا دیتا ہے۔ مخالف کو ویسے قتل کرتے تو اس کی سزا قتل عمد ہوتی، اور خود قتل کا نشانہ بننا پڑتا، مگر اس طرح وہ قتل، قتل خطا کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ قاتل چند سال کی سزا بھگت کر گھر آجاتا ہے۔

لہذا انسانی جان کی حرمت کا تقاضا ہے کہ ایسے قتل کو قتل عمد قرار دیا جائے۔ مگر پاکستان کے مخصوص حالات کے پیش نظر مسئلہ نازک صورتحال اختیار کر جاتا ہے۔ لوگ حکومت کے پاس اپیل کرنا لاحاصل سمجھتے ہیں کہ ہمارے موجودہ نظام عدالت میں ایسے کیس دس دس پندرہ پندرہ سال لٹکتے رہتے ہیں، ان پر بہت سے اخراجات کرنے کے باوجود بھی قرار واقعی انصاف نہیں ملتا۔ لہذا حقیقی جرم اور بے حیائی دیکھ کر بھی لوگ خاموش رہیں گے۔ دوسری طرف حکومت شرعی سزاؤں کے نفاذ میں مخلص نہیں ہے تو پھر اس عمل بے حیائی کو فروغ حاصل ہوگا۔

حدود کے معاملات میں سزا کا نفاذ کسی انسان کی نہیں بلکہ حکومت وقت کی ذمہ داری ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف وہی سزا دینے کی مجاز ہے۔لہذا قتل غیرت دراصل قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کے مترادف ہے، جو شریعت کے احکام سے متصادم ہے۔ عدالت کسی بھی معاملے میں قانونی پہلوؤں کو خوب جانچ پرکھ کر اور شہادت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے بعد سزا کا نفاذ کرتی ہے اور عدالت کا قیام ہوتا بھی اسی لئے ہے۔اگر کوئی شخص بطور خود سزا نافذ کرنے لگے تو عدل، قانون اور شہادت وغیرہ کے تقاضے پورے نہیں ہو سکتے۔

جبکہ اسلامی شریعت میں سزا کا فلسفہ جداگانہ ہے۔اسلام انسانی ضمیر کی تربیت کر کے مسلمانوں کو لالچ، بغض، حسد، خیانت اور دیگر رذائل سے باز رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔انسان کو جب یہ سمجھ میں آجائے کہ اس کا جرم اگر حکومت اور لوگوں کی نظر سے پوشیدہ بھی رہا تو اس دنیا میں تو وہ سزا سے بچ جائے گا مگر اللہ تعالیٰ کے عذاب اور قہر سے نہ بچ سکے گا۔انسانی ضمیر جب روز حساب کی صداقت کو مان لے اور یہ بات جان لے کہ اللہ کا عذاب اور ناراضگی تمام دنیاوی سزاؤں سے زیادہ سنگین اور شدید ہے تو انسان اقبال جرم کر کے سنگساری تک دردناک سزا کو اصرار کے ساتھ طلب کرنے لگتا ہے تاکہ آخرت کی سزا اور عذاب الٰہی سے بچ جائے جس طرح کہ ماعز اسلمی نے بغیر کسی پکڑ دھکڑ کے ازخود بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ طهرني يارسول الله سنگساری کی سزا جاری ہونے کے بعد ماعز اسلمیؓ کی مقبول توبہ اور طہارت کی گواہی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ سے امت کو سنائی کہ ان کی توبہ ایسی عظیم ہے جو پوری حجاز بلکہ پوری امت کے بخشش کیلئے کافی ہو سکتی ہے۔

لقد تاب توبۃ قسمت بین امۃ لوسعتھم

جبکہ غامدیہ عورت کے بارے میں فرمایا:۔

:فوالذی نفسی بیدہ لقد تابت توبۃ لو تابھا صاحب مکس لغفرلہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

ا۔القرآن الکریم

تفسیر

2۔آلوسی، ابوالفضل شہاب الدین سید محمود، روح المعانی فی تفسیر قرآن العظیم والسبع الثانی، مکتبہ امدادیہ، ملتان

3۔ابن کثیر، حافظ عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن کثیر، تفسیر قرآن العظیم، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور 1984ء

4۔الازہری، محمد اکرم شاہ، ضیاء القرآن، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور، 1998ء

5۔اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، 1990ء

6۔الجصاص، ابی بکر احمد بن علی الرازی، احکام القرآن، دار الکتب العربی، بیروت، 1335ھ

7۔جلالی، مولانا سید عبد الدائم، مترجم اردو تفسیر مظہری، دار الاشاعت، کراچی، 1999ء

8۔الخازن، علامہ علاؤ الدین علی بن محمد، لباب التاویل فی معان التنزیل، یالخازن، مکتبہ شعبیہ، بیروت

9۔دہلوی، شاہ عبد العزیز، تفسیر عزیزی، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، 199ء

10۔السیوطی، جلال الدین، الدر المنثور فی تفسیر بالماثور، دار المعرفہ، بیروت

11۔القرطبی، امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی، الجامع لاحکام القرآن، دار الکتب العربی، قاہرہ

12۔المظہری، محمد ثناء اللہ العثمانی الحنفی پانی پتی، تفسیر مظہری، ندوۃ المصنفین، دھلی

13۔ملاجیون، شیخ احمد، تفسیرات احمدیہ، مطبعہ کریمیہ، بمبئی، 1327ھ

14۔مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ادارۃ المعارف، کراچی، 1996ء

15۔مودودی، ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 1998ء

حدیث

16۔ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی (متوفی ۲۷۳ھ) السنن، مطبع مجتبائی، لاہور، 1984ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17۔ابی داؤد،سلیمان بن اشعث (متوفی ۲۷۵ھ)،السنن،مطبع مجتبائی،لاہور،198ء

18۔احمد بن حنبل،مسند،دارالفکر،بیروت

19۔البخاری،امام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل (متوفی ۲۵۶ھ)،الجامع المسند المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ،نور محمد اصح المطابع،دہلی،1938ء

20۔البیہقی،ابی بکر احمد بن حسین ابن علی،السنن الکبریٰ،دائرۃ المعارف العثمانیہ،حیدر آباد دکن،1252ھ

21۔ترمذی،محمد بن عیسیٰ بن سورہ (متوفی ۲۷۹)،الجامع المختصر من السنن عن رسول اللہ ﷺ ومعرفۃ الصحیح والمعلول وما علیہ العمل،مطبع مجتبائی،لاہور،1985ء

22۔الحاکم النیسابوری،الحافظ ابی عبداللہ،مستدرک علی الصحیحین،دارالمعرفۃ،بیروت

23۔الخطیب العمری،ولی الدین محمد بن عبداللہ (متوفی ۷۴۳ھ)،مشکوٰۃ المصابیح،نیشنل بک فاؤنڈیشن،اسلام آباد

24۔الشوکانی،محمد بن علی ابن احمد،نیل الاوطار،دارالجیل،بیروت لبنان

25۔المتقی،علاؤالدین علی بن حسام الدین الھندی،کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال،موسسہ رسالۃ،بیروت

26۔المسلم النیسابوری،ابی الحسین مسلم ابن الحجاج (متوفی ۲۶۱ھ)،المسند الصحیح المختصر من السنن بنقل العدل عن العدل عن رسول اللہ ﷺ،احیاء التراث العربی،بیروت،1906ء

27۔مالک بن انس بن مالک بن انس (متوفی ۱۷۹ھ)،موطا،مطبع مجتبائی،لاہور

28۔محمد ابن سعد،طبقات کبریٰ،احیاء التراث العربی،بیروت1985ء

29۔نسائی،احمد بن شعیب بن دینار (متوفی ۳۰۳ھ)،المجتبیٰ من السنن،مطابع الشرکۃ،قاہرہ 1384ھ

فقہ واصول فقہ

30۔ابن عابدین،شیخ محمد امین،ردالمحتار علی الدرالمختار،دارالکتب العربیہ الکبری،مصر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

31۔ ابن الہمام، کمال الدین محمد بن عبدالواحد، فتح القدیر، مکتبہ تجاریہ کبری، مصر

32۔ الجزیری، عبدالرحمن، کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ، احیاء التراث العربی بیروت، لبنان

33۔ الحموی الحنفی، سید احمد بن محمد، الاشباہ والنظائر مع شرح حموی، لکھنو، ہندوستان، ۱۲۹۶ھ

34۔ دھلوی، علامہ شیخ عالم ابن علاء، فتاوی تاتارخانیہ، دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان، 2005ء

35۔ الزحیلی، استاد ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ

36۔ سکروڈی، جمیل احمد، اشرف الھدایہ شرح اردو ہدایہ، مکتبہ شرکت علمیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان

37۔ سید امیر علی، عین الھدایہ، قانونی کتب خانہ، کچہری روڈ، لاہور

38۔ عزیز الرحمن، فتاوی دارالعلوم دیوبند، دارالاشاعت، کراچی، 1986ء

39۔ العلامہ الشیخ نظام وجماعہ من العلماء الھند، فتاویٰ ھندیہ، مکتبہ ماجدیہ طوغی روڈ، کوئٹہ، 1983ء

40۔ الفرغانی المرغینانی، ابوالحسن برہان الدین علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل، ھدایہ، مکتبہ امدادیہ، لاہور

41۔ مفتی محمد شفیع، امداد المفتین، دارالاشاعت، کراچی، 1977ء

لغت

42۔ الراغب الاصفہانی، علامہ حسین بن محمد، مفردات فی غریب القرآن، کارخانہ تجارت کتب، کراچی، 1961ء

43۔ قاسمی کیرانوالی، مولانا وحید الزمان، القاموس الجدید، ادارہ اسلامیات، انارکلی، لاہور، 1990ء

44۔ الناطئی الارکاتی، علامہ محمد غوث، بنثر المرجان، شمس الاسلام پریس، حیدرآباد دکن، 1340ھ

متفرقات

45۔ آچاریہ کوتلیہ چانکیہ، ارتھ شاستر، ٹیکساس پرنٹر، 1991ء

46۔ آفندی، فرید وجدی، مسلمان عورت، مکتبہ القریش، لاہور، 1989ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

47۔ اعوان، محبت حسین، اسلام قانون اور مظلوم پاکستانی عورت، مکتبہ البخاری، لیاری کراچی، 2002ء

48۔ ایس ایم شاہد، تعارف مذاہب عالم، نیو بک پیلس، لاہور، 1996ء

49۔ ایم انور رومان، بلوچستان کے قبائل، روبی پبلشرز، رستم جی لائن، کوئٹہ

50۔ باقی، صبیح الدین، پاکستان میں خواتین کی حالت اور طریقہ کار میں تبدیلی، ٹیکنیکل پریس، کراچی، 1972ء

51۔ علوی، ثریا بتول، جدید تحریک نسواں اور اسلام، منشورات، لاہور، 2000ء

52۔ جان ایل ایسپا زیتو، اسلام صراط مستقیم، آکسفورڈ یونیورسٹی، 1992ء

53۔ جلال پوری، علی عباس، رسوم اقوام، حامد جعفر خرد افروز، جہلم، 1993ء

54۔ چغتائی، حکیم محمد طارق محمود، خواتین کی اسلامی زندگی کے سائنسی حقائق، دارالاشاعت، کراچی 1999ء

55۔ خبرنامہ، عورت پبلیکیشنز اینڈ انفارمیشن سروس فاؤنڈیشن، اسلام آباد

56۔ رابعہ علی، غیرت کا تاریک پہلو مترجم افتخار محمود، شرکت گاہ، لاہور، 2001ء

57۔ رئیس امروہی، جنسیات، فرید پبلشرز، اردو بازار کراچی

58۔ سید جلال الدین، عورت اسلامی معاشرہ میں، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، 1987ء

59۔ سعید، سید احمد علی، عورت اور اسلام، ادارہ اسلامیات، لاہور، 1997ء

60۔ عبدالرشید، تقابل ادیان، طاہر سنز اردو بازار، کراچی، 1981ء

61۔ کتاب مقدس، بائبل سوسائٹی، انارکلی، لاہور، 1973ء

62۔ محمد اسماعیل، مقالات سرسید احمد خان، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1962ء

63۔ محمد دین، حدود کی وکالت، ایلفا برادرز، لاہور، 1985ء

64۔ محمد ظفر الدین، اسلام کا نظام عفت و عصمت، دارالاشاعت، کراچی، 1413ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

65۔ محمد غزالی، اسلام کے بارے میں سو سوال، نگارشات پبلشر، لاہور 2004ء

66۔ محمود ثناء اللہ، اسلام اور دیگر مذاہب و معاشروں میں عورتوں کے حقوق و مسائل، دارالاشاعت کراچی

67۔ مری، شاہ محمد، بلوچ سماج میں عورت کا مقام، سیوا پبلیکیشن کوئٹہ، 2005ء

68۔ مؤمن خان، خطبات قائد جمعیت، جے یو آئی او گی، سرحد، 2002ء

69۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، پردہ، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، 1359ھ

70۔ ول ڈیورانٹ، ہندوستان ترجمہ طیب رشید، ادارہ تخلیقات، لاہور، 1996ء

اخبارات وجرائد

71۔ اخبار جہان، کراچی

72۔ روزنامہ امت، کراچی

73۔ روزنامہ انتخاب، کوئٹہ / حب

74۔ روزنامہ باخبر، کوئٹہ

75۔ روزنامہ پبلک، کوئٹہ

76۔ روزنامہ جنگ، کوئٹہ / کراچی

77۔ روزنامہ عوام، کوئٹہ

78۔ روزنامہ لشکر، کوئٹہ

79۔ روزنامہ مشرق، کوئٹہ

80۔ روزنامہ ناظم، کوئٹہ

81۔ روزنامہ نوائے وقت، ملتان

82۔ سالانہ رپورٹ، پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، لاہور، 2004ء تا 2007ء

83۔ ماہنامہ جہد حق، پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، لاہور

84۔ ماہنامہ وفاق المدارس، شیر شاہ روڈ گارڈن ٹاؤن ملتان

85۔ نیوز لائن، کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

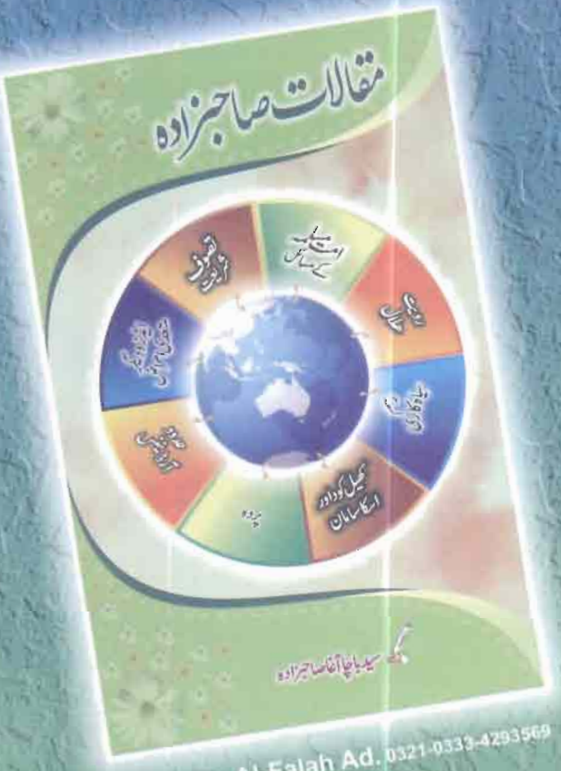

Printed By: Al-Falah Ad. 0321-0333-4293569